



وسيلة القبول الى الله والرسول

ه ا ا ا ه

عن مکتوبات شریف از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۱۵۱۵ هـ)

(جمع کردہ مولانا غلام الدین محمد علیہ الرحمہ)

(حصہ اول)



پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی بی بی ایچ ڈی، ڈی لیٹ

صدر شعبہ اردو و سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

۱۹۶۳ء

(مطبوعہ - سیدتہ زین حیدرآباد)

درستی
مکتوبات
شریف
از
حضرت
محمد
نقشبند
ثانی
رحمۃ
اللہ
علیہ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم 391/5

حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۴۹ھ) کے منجھلے صاحبزادے
 حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ ان مکتوبات شریفہ کے مصنف ہیں۔ وہ ماہ ذی قعدہ
 ۱۰۳۲ھ میں سرہند شریف میں پیدا ہوئے اور چھوٹی سی عمر ہی میں قرآن پاک حفظ کر کے اپنے چچا خواجہ
 محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے علوم متداد لہ کی تکمیل کی۔ پھر اپنے والد بزرگوار سے علوم باطنی کی
 تحصیل کی اور جلد ہی اعلیٰ مقامات و کمالات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس مجموعے کے ابتدائی چھ ۶
 مکتوبات ان کے والد بزرگوار ہی کے نام ہیں جن میں ان کمالات کا ذکر آتا ہے۔ پہلے مکتوب
 کے جواب میں حضور والد بزرگوار نے جو مکتوب تحریر فرمایا تھا وہ اس طرح ہے: "الحمد لله وسلام
 علی عباده الذین اصطفوا۔ آپچہ اذاذواق علیہ ومواجید سنیہ وشمول عنایات ومواہب کہ درآدہ
 خود احساس نموده اند و سر فرازی یافتن یہ اسرار خلقت و ملقب شدن بہ القاب بزرگ..... کہ
 بزرگاشتم بودند بوضوح بیوست و سبب لذت معنویہ گردید۔ علو رتبہ دین اسرار چہ بیان نماید
 کہ از حیثہ درک عقل و تصویر خیال بیرون است....."

اس مجموعے کے دوسرے مکتوب کے جواب میں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے فرمایا تھا:
 "الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفوا۔ چہ لایسید از مطالعہ رقعہ شریفہ کہ مشتمل بر العالیات
 عجیبہ والقاب شریبہ وخطایات علیہ وشرایفیات و تکریمات سنیہ کہ یہ آن ممتاز و سر بلند شدہ اید



پہ قدر خوش وقت و تملذ ذکر دید..... و از مشاہدہ الوار و برکات این اثر مبارک و معجزہ
نمودن فتح ابواب آسمان و ابواب جنان بوضوح پیوست، امور سیت کہ دیدہ عمل مفید و در
خبرہ و در مرارت و خبر بہ الوار الہی و تائیدات لامتناہی پے تو اں بگرد و احتیاج بقصدیق این حقیر نہ دارد
یہ واردات ابتدائی دور سے متعلق ہیں تو ظاہر ہے کہ بعد کی کیفیات کیا ہوں گی۔ اسی لیے حضرت
حجۃ اللہ علیہ الرحمہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "اگر تمہ از حقیقت معاملہ این اکابر در میان آرد نزدیک نزدیکان
دوری جویند و اعزاز راہ ہجر پونید۔ مستح از ہوش رود و متکلم راتاب نامند....."

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی تربیت باطنی کے لیے آپ کے پھوٹے بھائی خواجہ سیف الدین رحمۃ
اللہ علیہ (م ۱۹۲) دہلی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن پھر آپ بھی تشریف لے گئے (صفحہ ۱۳۹) اور بادشاہ
کو متعدد مکتوبات (صفحات ۲۵-۲۷-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۸-۸۷-۹۹) ارسال فرمائے۔ اسی طرح بادشاہ کے
مقربین میں سے قاضی شیخ الاسلام (صفحہ ۳۱)۔ بادشاہ زادی (۸۸)۔ شایستہ خان (صفحہ ۲۳)۔ عاقل خان
(صفحہ ۳۷)۔ سینت خان (صفحہ ۴۰)۔ بختاورد خان (صفحہ ۸۵)۔ مکرم خان (صفحہ ۳۶)۔ مصطفیٰ خان (صفحہ ۱۰)۔ میرزای میرک
گزر بردار (صفحہ ۱۶) وغیرہ کے نام مکتوبات میں ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہانگیر کے زمانے سے حضرت مجدد
الافت ثانی رضی اللہ عنہ کا فیض خاندان مغلیہ پر کس قدر جاری و ساری رہا ہے۔ یہ حضرت ہی کا فیض ہے
کہ وہ سیاست جو اکبر کی وجہ سے کفر و الحاد کی طرف جاری تھی اس کا رُخ دین کی طرف پھیر دیا اور شاہجہاں
اور اورنگ زیب جیسے متقی بادشاہ پیدا ہوئے۔ اور فن مصوری جو جہانگیر کے ابتدائی عہد میں کماں کو سپنچا ہوا
تھا فن خطاطی کی ہارت منتقل ہو گیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں فقہ کی سب سے بڑی کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہوئی
اور دربار میں دینی علماء و فضلاء کو جگہ ملی۔ یہ بھی حضرت ہی کا فیض ہے کہ آپ کے شاگردان سلسلہ میں حضرت

لہ ان تعلقات کی وجہ سے نعمت خاں عالی نے اپنے دفاع میں ہمارے بزرگوں پر اس طرح حملہ کیا ہے۔

انقرارد و زور بہتان قال و خواب خواجگان
شید و خدو دعوت شیخان مرہندی وطن

شاہ دلی اللہ دہلوی، حضرت میرزا منظر جان جاناں، خواجہ میر درد، شاہ غلام علی، قاضی شہار اللہ پانی پتی وغیرہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور ان کے اسباط و اخلاط نے دین کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت قدس سرہ کا الف ثانی کا مجدد ہونا ان کے فیوض و برکات کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ دین سے متعلق جتنے مسائل استہام سے لے کر اب تک کھڑے ہوئے ہیں (یا آئندہ بھی) اس دوسرے ہزار سال کے احتتام تک کھڑے ہوں گے (اگر دنیا قائم ہی) ان سب کا حل صراحتاً یا کنایہً ان کے مکتوبات شریف میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کے مجدد الف ثانی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ نے غالباً ۱۰۹۵ھ میں حج کیا تھا۔ واقعہ اس طرح منقول ہے کہ حج کے لینے روانگی کے وقت آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے بچوں پر نظر رکھنا کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی عمر بہت ہوگی، البتہ مجھے اپنی زندگی کی بالکل امید نہیں، اس لیے آپ میرے بچوں پر نظر شفقت رکھیے گا چنانچہ پھر ان دونوں بھائیوں کی ملاقات نہیں ہو سکی۔ چونکہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۶ ربیع الاولیٰ ۱۰۹۶ھ (دو شنبہ ۲۰ اپریل ۱۶۸۵ء) کو ہوا، اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وہ حج ۱۰۹۵ھ میں ہوا ہوگا اور حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ عبدالرحمن علیہ الرحمہ کا ذکر جس مکتوب (صفحہ ۱۳۴) میں آیا ہے، وہ اس سال کے بعد کا ہے۔ اس مجموعے میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان محمد زبیر، عبدالعزیز، ابوالاعلیٰ، محمد عمر اور محمد کاظم (رحمہم اللہ) کا ذکر بھی آتا ہے۔ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وصال ۱۸ سال کی عمر میں شب جمعہ ۹ محرم ۱۱۱۵ھ (۲۱ مئی ۱۷۰۳ء) کو ہوا، اور آپ اپنے والد بزرگوار کے مقبرے کے شمال کی جانب علیحدہ مقبرے میں مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۵۲ھ) کے اوشاد کے مطابق مکتوبات کا یہ مجموعہ تیار ۱۸ مکتوب نمبر ۱۳۸ میں ابوالاعلیٰ علیہ الرحمہ کے انتقال کی تاریخ ۱۳ شعبان ۱۱۲۸ھ مذکور ہے۔

کرایا گیا تھا (صفحہ ۸) اور اس کا تاریخی نام "وسیۃ القبول الی اللہ و الرسول" رکھا گیا تھا یعنی دل کے بعد ہی مز کیا گیا تھا۔
 موجودہ مجموعہ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۱ھ) کے کتاب خانے میں تھا جو
 ۱۱۸۷ھ میں سرہند شریف سے پشاور تشریف لے آئے تھے۔ اور وہاں چوکناسر خاں محلہ حضرت فضل حق
 میں مدفون ہیں۔ آپ نے علوم باطنی کا استفادہ حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا، انھوں نے
 حضرت خواجہ محمد یار رسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور انھوں نے حضرت شیخ عبید اللہ نیر حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی
 (علیہم الرحمہ) سے کیا تھا۔ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد ۱۲۶۲ھ میں ریاست سوات کو
 منتقل ہو گئی تھی، انہی کی خالقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب فاروقی سرہندی مدظلہ العالی نے
 کمال شفقت عنایت سے یہ مجموعہ راقم الحروف کو مرحمت فرمایا اور اسی کے ساتھ حضرت میرا میر کلال رحمۃ اللہ
 علیہ کی سوانح عمری بھی عنایت فرمائی جس کی اشاعت کی سعادت راقم الحروف کو ۱۹۶۱ء میں حاصل ہو چکی ہے۔
 موجودہ نسخہ مورخہ ۱۲۴۲ھ کسی نہایت بدخط اور غلط نویس کا تب لکھا ہوا تھا جینا پچھ اس کی تصحیح کی نہ
 مولانا سعد حسن خاں صاحب، مفتی محمد منظر بقا صاحب، حافظ محمد صاحب اور عزیز شرف الدین صاحب کو بھی دی گئی،
 لیکن پھر بھی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ احادیث یا اقوال صوفیہ کے نقل کرنے
 میں سہو نہ ہو گیا ہو جس کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں راقم الحروف نہایت شرمساری کے ساتھ عفو و درگزر
 کا ملتی ہے۔ انہی غلطیوں کی وجہ سے فی الحال اس مجموعے کے ابتدائی ۱۲۸ مکتوبات شایع کیے جا رہے
 ہیں جو طبعی اور تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ بقیہ النشاء اللہ پھر شایع کیے جائیں گے۔
 یہ اور اس کے پہلے جتنی کتابیں تصوف سے متعلق شایع کی گئی ہیں وہ اپنی طباعتی خامیوں کے
 باوجود محفوظ تو ہو گئی ہیں۔ اب کسی صاحب کو توفیق ہو تو وہ بہتر طریقے پر شایع کرا سکتے ہیں۔

احقر — غلام مصطفیٰ انان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ . وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ
 الْمُصْطَفَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَالْمُرْسَلِينَ وَجَبِيْبِ الرَّحْمَنِ عَلَى الدَّمِ وَأَصْحَابِهِ كَمَا كَلَّمَ لِهَدَايَةِ وَ
 سَفَائِنِ النَّجَاتِ وَالْأَمَانِ ، وَعَلَى الَّذِينَ تَبِعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ وَعَلَى الَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ
 رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ الَّذِينَ جَدُّوا وَالَّذِينَ وَصَّارُوا وَبِحُجَّةِ
 اللَّهِ عَلَى أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالطَّغْيَانِ الْمُعْصُوْمِينَ بِفَضْلِ اللَّهِ عَن فَسَادٍ ظَهَرَ فِي هَذَا الزَّمَانِ
 لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانِ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ .

اچھ بعد از شمار جناب کبریا ولعت حضرت مصطفیٰ کافہ انام را بتقدیم باید رسانید بشکر منعم
 حقیقی است کہ ظاہر دباطن انسان را از قوی و جوارح و حواس و لطائف روحی و نفسی و قلبی و قلوبی باجمعا
 مشمول النعم و آلائے توفیق ساخت . و این مشیت خاک را بہ تشریف جناب ان الله یسلیح علیکم
 نعمه ظاہرہ و باطنہ بنواخت . و بتوسط نبیاء علیہم السلام قرناً بعد قرن راہ رشد بیان نمود .
 و طریق مستقیم عیاں فرمود . و در آخر ہمہ سید الرسل و افضل الانبیاء رحمت و شفیع امت صدر آراء
 مقام محمود ، ابرو بخش توفیق مورود او لہم نوراً و اخرہم ظموراً محمد عربی را صلی اللہ علیہ وسلم

فرستاد۔ وہاں رحمت کہ فی الحقیقت سرمایہ جمیع رحمتها است بر کافہ عالمیان منت نهاد، و دین متین اور
تاقیام قیامت باقی داشت و در اعلیٰ آن لوای اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنِکُمْ برافراشت۔

اے سید ولد آدم اے فخر بشر مدح تو زہر چہ گفتمہ آید بر تر
اتباع ترا حبیب خود کرد خدا بر قدر تو فهم را چہ یار اے منظر
بعیثش را حکم بیت خود بخشید اِنَّ الدِّیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ۔ و

پیرانش را محبوب خویش گردانید فَاتَّبَعُوْنِیْ یُحِبُّکُمْ اللّٰهُ۔ امت اور اخیر اُمَّة فرمود۔ یہ وعدہ
اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا بِشَرِّ فَرْمُود۔ آری چون مہمان عزیزست طفیلیان نیز عزیز خواہند بود

و خیار این امت اصحاب کرام و اہل بیت ذوی الاحترام اند حکم را ایشان را منسور و مؤید گردانید
وَ کَانُوا اَحَقُّ بِهَا وَاَهْلُهَا وَاَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ و بعد ایشان ابن خدمت را از تابعین

و تبع تابعین بقدیم رسانید۔ واقطاب داوود و ابدال را بر اے این مہم ایجاد نمود۔ و بہر سررمانتہ
مجددے مقرر فرمود تا آنکہ این منصب عظمیٰ در البتہ ثانی بر امام المتفقین قلیب العارفین المستغنی عن محمد

الحمدین المتعالیٰ من توسیعت الواصلین عالم علوم ربانی شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالیٰ قرار
گرفت۔ و بعد رحلت آن جناب ہمان دولت علیا بہ امام کامل مکمل برہان الشریعت حجت الطریقیت

سید الزمان شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد معصوم قدس سرہ رسید۔ و پس از وصال آن واصل حق
نظر آن کمالات و مورد آن عنایات ذات بابرکات قدوة الاولیاء رئیس الواصلین و حمید الدہر

زید العصر قلیب الوقت قیوم الزمان صاحب الاستقامت و الکرامت مورد الوار محمدی مخزن ہرار احمدی
الکریم ابن الکریم شیخ الآفاق حضرت نقشبند گردید۔ امر و مدار قیام عالم و البتہ بذات بابرکات

اوست۔ و انتظام نظام عالمیان متعلق بہ وجود گرامی صفات او۔ روز روز و دست و وقت وقت او
اے غامہ کن گرفتارانی۔ در دست نقشبند ثانی۔ آن آئیہ زحمت الہی۔ آن منظر فیض لاسناھی۔

آن ہادی خلق و در سیردادہ . آن عارف سر بی مع اللہ . مجموعہ حسن ذات و اوصاف . نعم خلف گرامی اسلام .
 معصوم صفات احمد . نخل برومند گلشن دین . از راز و تیار قریب محرم . تسبیح زمانہ قطب عالم .
 فانوس مثال چرخ اخضر . از شمع وجود او منور . و نقش ہمہ صرف ہر عبادت ہر عادت او خرق عادت
 از بہر شائے آن دل سگاہ . نامش کافی است حجہ آید من قابل مدح او کجایم . مداحی او بود شنایم .
 اللَّهُمَّ اَلْعَمَّتْ عَلَيْنَا بِرُؤْيَتِ جَمَالِهِ . اَنْعِمْ عَلَيْنَا بِاِيَا خَاصَّتِ كَمَالِهِ .

اما بعد . این خزینہ است از اسرار الہی و کثر است از فیوض لامتناہی کہ قلم فیض رقم حضرت
 ایشان بطریق مکاتبت مرقوم ساختہ و منعم حقیقی بسعادت جمع آن تیبہ عاصی عماد الدین محمد را نواختہ .
 ذَالِك فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ . اگر چہ این بیچ بدان رایارای
 باغبانی این گلستان قدس نہ بود ، اما بموجب اقتضای محذوم و محذوم زادہ اعلیٰ فطرت کرامت مرتبت
 نتیجہ ولایت و اقطیبت از سلف خود ، خلعت ارجمند زیم دہ سلسلہ نقشبندہ از پدر و از جد یادگار ،
 سلمہ اللہ گلے زان بہار تیر و ادب فلک سمدی ، تازہ نہال چمن احمدی موسے خدا مقبل معروض ز غیر عارف
 شیخ محمد زبیر سلمہ اللہ سبحانہ ، بر این امر خطیر اقدام نمود . امید از سائر این چمن الوار و توقع از زائران این
 گلشن اسرار آن است کہ اگر امرے لفہم آہنا در نیاید حمل آن بر تصور خود نمایند و از موسے ادب بجناب قدس
 خود را در مملکہ ننیدازند . بیت

آثار سبک رداں ز نقصان دور بہت
 خاد بہت بہ پا کہ نقش پانہیت تمام
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَ هُوَ دَاخِرٌ مِّنْ كِتَابِ اسْتِطَابِ
 مستفی بہ وسیلہ القبول الی اللہ والرَّسُولِ ساخت . الحمد للہ کہ تاریخ جمع آن از اعلا دآن
 استفاد بہت .

مکتوب - بیبریزہ گوار .

قبلہ عالم و عالم سلامت، درین دوسرہ روز آن قدر شمول عنایات و مواہب و عطیات الہی
 نشانہ، در بارہ خود احساس نمود کہ ششمہ اذان بیان بر تابد۔ علی الخصوص درین نزویکی آن قدر بہ وقایع
 و اسرار غلت نواختند و بہ آن سر بلند ساختند کہ تفصیل آن از حیطہ بیان خارج است۔ و موافق بالقائ
 بزرگ سہ افزا زگر دید۔ و یکے روز بعد از نماز عصر کہ فی الجملہ در آزار خفے داشت متوجہ حال خود گشت
 ہمان اسرار واجب الاستتار بقوت و غلبہ تمام ظاہر شدن گرفت و عجائب غیب و دلال در میان آوردند
 درین اثنا ظہم ساختند کہ خدا تعالیٰ پیش تو آمدہ است، احساس نمود کہ در ہمان بالاخانہ باخیر و برکت
 گویا نزول بے کیف با عظمت و کبر یا واقع شد۔ و خصوصیتے کہ بہ این بندہ عاجز در میان آمد تو اہم کیفیت
 لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ، يَصْنِقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي، زیادہ برین جرات نمی تواند
 نمود۔ اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت جل سلطانہ، از تنگی میدان عبارت است و مفردت از ظاہر
 إِلَّا فَوْسِحَانِ، مَنْزَهٌ عَنِ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَالنَّقَالِصِ كُلِّهَا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
 وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

مکتوب ۲۔ نیز بہ والد و پیر نیزہ گوار۔

حضرت سلامت درین آزار بعضے اوقات بہ الہامات مجیبہ و القاب غریبہ خطابت کریمہ
 مشرف و سر بلند می سازند از کمال حیا و عدم لیاقت بہ اظہار آن جرات نمی تواند کرد۔ اما چون این
 امور بے قصد این حقیر علی التواتر و التوالی موکد و مؤید فائز می گردید، بہ عرض بعضے اذان جرات
 می نماید اَنْتَ حَبِيبُ اللَّهِ تَوْهَمُ يَارِ خَدَائِي وَهَمُّ مَحْبُوبِ خَدَا، اَنْتَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ، اَنْتَ مِنَ
 الْبَنِيْنَ مِنَ الْاَخْوَاتِ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اَنْتَ مِنْ اَوْلِيَائِي، اَنْتَ مِنْ عِبَادِي الصَّالِحِينَ
 تو مقبول خدائی دوست خدائی، ترا خدا تعالیٰ دوست می دارد، ترا خدا تعالیٰ یار خود کرد و گناہان ما تقدما

واما خرام زیدند از مقام شفاعت نصیب دادند. اِنَّا غَيْرُ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّرِيفَاتِ وَالْكَرِيْمَاتِ
 الَّتِي لَا تَعْدُوْا وَلَا تَحْصِيْ نَحْوُ مَا دَرَسَ اِيَّامُ بِهٖ الْقَابِ غَلَّتْ وَحُبَّتْ وَتَشْرَفَاتِ وَخَطَابَاتِ مَسْتَوْرَهٗ
 اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِطْلَاعِی دَهْمِنْدُوْ مُثَلْ فَلَیْ صَبِيْحَ رُوْشْنِیْ سَازَنْدُوْ بِهٖ دَقَائِقُ وَمَعَارِفُ بِرْ كَدَامِ
 مَسْتَحَقِّ مَتَحَقِّقُ وَاَسْرُ بَلْبَنْدِیْ كَنْسَنْدُ. چوں علوسے شان آن امر از حیطہ ضبط و بیان خارج بہت غیر
 خموشی و سکوت چارہ نیست، ہمان قصیدہ بہت لَوْ اَظْهَرْتُ لَقَطِيعِ الْبُلْعُوْمِ، ہیچ گوئی نہ در خود قابلیت
 نمی یابد و ہیچ عمل خود را شایان قبول آن جناب مقدس نمی شناسد. ہمان مثل بہت قَبْلِ مَنْ قَبْلُ
 بِلَا عِلَّةَ اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتِكَ اَوْ سَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتِكَ اَرْحَمُ عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ بِمَعَالِمِ كَرَمِ
 جِدَا سَتِ دَوَسَعَتِ مَغْفِرَتِ وَرَاحَتِ. روزے ملہم ساختند کہ ادبجانہ بردل تو زول فرودہ بہت
 دران وقت گذشت ایچہ گذشت، قلم این جا رسید بر شکست. گاہے ورود حضرت خضر علی ابنیانا
 وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیش خود می یابد. تا حال مکالمہ و محادثہ واقع شدہ بہت. حضرت سلامت
 الذاوہ برکات این ماہ معظم را تا کجا معروض دارد کہ از حیطہ حدود عد بیرون بہت. چنانچہ در فضائل
 این ماہ آمدہ بہت تَفْتِيْحُ الْبَابِ السَّمَاوِيّ وَتَفْتِيْحُ الْبَابِ الْجَنَّةِ. گویا این امور محسوس گردیدہ و
 دریاے رحمت کشادہ شدہ مثل ابر نیسان می بارد. اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْنَا مِنْ بَرَكَاتِ هٰذَا الشَّهْرِ
 الْمَعْظِيْمِ الْمَكْرُوْمِ. واقعے کہ درین نزدیکی دیدہ بہت بعرض آن گستاخی می کند و تعبیر آن مسالت می نماید
 قبل ازین بچند روز در ہین حجرہ نشستہ بود کہ از دروازہ صورت مبارک ظاہر شد. بعد از ان
 آمدہ بمن لمخ شد و دران وقت خود را در صورت دلپاس بہ آن حضرت متحد یافت. درین میان
 ندادند کہ امر وز ترا باید تو متحد و یکے ساختیم. ظاہر اکر و موکد بہ این نوید ساختند. این قسم
 دید گاہے پیشتر ہم رومی داد. اما این الہام مخصوص ہی نوبت بود. تعبیر این را و ہمچنین تصدیق
 امور سابقہ را از حضرت مستدعی بہت. بعضی چیز با کہ منوط بہ مناصب عالیہ اند معلوم می کنند.

و بعضے آثار آن در خودی یابد، ادب را جرات نمی توانند کرد. اگر چه سابقاً درین باب بلکه در محالاً
سابقه از آن حضرت بشارت یافته است. اما باز امیدوار است کُلُّ ذَلِكْ فَضْلُكُمْ وَالْعَالِي
وَالْآمِنِ هَمَانِ خَاكُمُ كِهْتُمْ وَالْعَبُودِيَّةَ.

مکتوب ۳ - نیز به والد پیر بزرگوار.

الحمد لله على جميع نعمائه والصلوة على سيد انبيائه. حضرت سلامت امر دزبہ یاران
نشسته بود در آن اثنا دید و ملهم گردید که کمال رحمت الهی جل سلطانہ شامل حال این ضعیف گردید
و محیط عنایات بے غایت او سبحانہ گشته. چون نیک متوجه حال خود شد عجائب و غرائب
نواز شہا مشاہدہ نمود. طرفہ در مراتب قرب و ظهور تشریفات و تکریمات در آن بارگاہ
مقدس و آن حریم معلی خود را ممتاز و سر بلند یافت. روزی در نواز شہا سے تازه و عنایت
بے اندازه مرحمت می فرمایند. نزدیک است که از تذکر و خطور آن عقل بلرزد و این کس از جا
رود و کیفیت که مورد آن گردد. شاہان چہ عجیب گردنوازند گدارا. منی داند که با وجود این
ناتابلی و عصیان از چہ راہ این ہمہ قبول یافته و مورد این ہمہ عنایات و اہتمام او سبحانہ گشته
کہ سرگز عبارات را و اشارات را در حریم قدس آن جانیست. پس از آن مہمیات چہ عرض نماید
و چگونہ زبان را بہ بیان آن بکشاید، غیر از آن کہ بہ ضمیر منیر کہ منظر فیض النوار الهی است جل سلطانہ
آن را حوالہ نماید. ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ لِيَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
فقیر از سعادت حضور از راہ عجز محروم است. و اگر در خدمت ہم اسر معادت می رسید از بیان آن
معانی عاجز بود، لهذا غائبانہ در ونیرہ گرد توہمات کہ بر حقیقت این رموز مطلع گشته این فقیر را بجواب
سر افراز فرمایند در حین ظهور آن اسرار بخاطر رنجیت کہ دعا درین وقت مستجاب باشد. ہر چہ
مقدر بود بہ آن التجا نمود و دعا آن حضرت را سر افرازی خود دانستہ تقدیم رسانید. انہ سبحانہ

قریب مجیب حضرت سلامت واقعہ کہ درین نزدیکی دیدہ بعرض آن جرات نماید . می بیند کہ نور سے ازین حقیر ظاہر گشتہ است و عالم فرودگرفته ، معلوم نیست کہ جلسے از و خالی مانده باشد ، و این نور زمانے در نظر بود از ان افاق ت رد نمود ، باز یہ نوید منصبی کہ مناسب این دیدہ است سر بلند گردید . قبل ازین بہ مدت دیدہ این قسم نور در لفظہ در خود مشاہدہ می نمود ، آن را بعرض آن حضرت رساندہ بود . متوجہ گشتہ فرمودند دیدم کہ نور من در ذات و افراد عالم سرایت نمود ، بعد از ان نور تمام بین قسم در ان افراد سر یان کرد . زیادہ چہ عرض نماید .

مکتوب ۴ . ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت امشب کہ شب سبت و ہفتم ماہ مبارک بود بہ امید دریافت فیوض و برکات آن حضرت بعد از نماز عشا منظر و لمعی و مستقر غلشستہ بود ، ندا در دادند کہ ترا در زندان ترا بخشیدند ، والدین ترا نیز آرزیدند ، والدہ فرزندان ترا بکرات بہ این نیز خواختند ، باز ندا در دادند کہ یاران و دوستان ترا بخشیدند . ہمین قسم بہ تکرار این معنی سر بلند ساختند . ظاہراً درین اثنا بخاطر رحمت کہ یاران و دوستان ماضی یا حال یا استقبال نیز ندا در دادند کہ ہمراہ بعد از ان ہم گم گردید کہ ہر چہ تو گوئی خدا تعلقے ہمان کند . مگر و موکد بہ این امور سر فرار ساختند چون این امور را از وصلہ خود زیادہ می دانند حیران است . امامی دانند کہ رحمت او واسع است .

إِنَّ رَبِّيَ وَاسِعُ الْمَغْضَةِ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

و صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

مکتوب ۵ . نیز بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت فیوض و برکات . امشب کہ شب آخر رمضان المبارک بود عرض نماید کہ خارج از بیان است از اول شب بعضی معاملات ظاہر شدن گرفتند ، چون در ان وقت بہ امور دیگر

ہم مشغول بود تو انتست منقید تمام نمود . در نماز عشا و بعد فراغ اذان بکلمہ خود متوجہ گشت دید
 کہ او سبحانہ تعلق لایرین بندہ حقیر خود در کمال اقبال است . و در نظر بصیرت این معنی بصورتی واضح
 بے پردہ و حجاب با کمال توجہ و التفات متمثل گشت . و خود را بہ قبولیت خاص الخاص در ان حکیم
 متعال مقبول یافت و تاملتے این معانی در نظر متمکن بودند . بعد ازان خود را از مرتبہ تا قدم بخواہ
 زمین و محلی بہ انواع حلی دید کہ نزدیک بود کہ جمال خود والہ و شفیقتہ گردد . درین اثنا ملہم ساختند
 کہ این مقام محبوبیت است ، گویا از ہر بنی مو این صدا برخواست و در نظر بصیرت تاملتے این
 معنی بہ نوعی منکشف و بیدہی گشت کہ گویا در ان گنجایش ریب نماند الغیب عند اللہ سبحانہ
 این دید موافق فرمودہ می روزہ آن حضرت است . الحمد للہ علی جمیع نعمائہ و الصلوٰۃ
 والسلام علی سیدہ ابیاتیہ ام روزا منظار قدم آن حضرت موافق فرمودہ در حد کمال است .
 مکتوب ۶ . ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت قبلہ دین پناہ سلامت . از دی روز فقیر بہ جہت غلبہ حرارت بسیار
 در صنعت و آنا رہت ازین جہت از ملازمت ہر امر سعادت منتظر مانده . بعد از نماز فجر روز بہ سکو
 نشستہ بود جامعیت و عظمت خود آن قدر محسوس گردید کہ چہ عرض نماید ، گویا تمام عالم علوی و سفلی
 در گرفت ، بعد ازان نظر بر وصول خود بر کعبہ مقصود افتاد ، دید کہ وصول این حقیر بہ آن مرتبہ مقدّم
 از روی اصالت و استقلال است بے جمعیت و توسط احدی . و این دید از دی روز گویا
 بر سبیل استمرار است . ہر چند تامل می کند خلافت آن ظاہر نمی شود . و این قسم دید سابق کاہت
 روی نہ داده بود . الحال القاسی یعنی بے سابق تامل و توجہ درین حاصل شدہ و وصول ذاتی
 بظہر در آمدہ والغیب عند اللہ سبحانہ . دیگر نوید حصول محبوبیت و غیر با با ظہور بعضی لوازم
 و امر بر آن نہ چندان بہ ظہور می رسد کہ بہ عرض آن لب توان کشود و ہم چنین ظہور حضرت علی ابنینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام احياناً وبعض الايام یبکی باخصوصیات و عنایات کہ در دے می دہد چہ عرض نماید کُلُّ ذَلِكْ بِبَرَکَاتِ تَوْجُّهِ سَائِقِكُمْ الْعَالِيَةِ . امیدوار کہ بہ صحت و سقم این معانی سر فرزند فرمایند .

مکتوب ۷ . بہ مخدوم زادہ ابوالاعلیٰ فولیند .

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِي لِمَا نَفَعُ بِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا صَنَعْتُ . یہ شبہ دستہ سحری فقیر را ہمہ ساختند کہ قدم تو برگردن جمیع اولیاء است . چون این معنی را بہ عرض حضرت پیر دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعت ارشاد تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان یعنی الشیخ بہ فقیر رسیدہ بود آن را بہ تو پوشانیدند . وہ خاطر می رسید کہ فرمودند کہ ترا با خود مثل اولیائین یافتم . فقیر معروض داشت کہ خلعت کہ از حضرت مجدد الف ثانی بحضرت رسیدہ است خلعت قیومیت است مدار قیام عالم و معالکہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن است . این خلعت کہ بیان احمقہ نایت شدہ همان است یا غیر آن . فرمودند کہ همان است . بعد از ارتحال آن حضرت این فقیر بعضی آثار و علامات آن معالکہ در خود نیز احساس نمود . روز دویم از قضیہ ارتحال بعد از نماز عصر عنایات خاص از حضرت دایم العظایا ، جلب آلا کہ بیرون از حیطہ بیان است شاہد نمود ، و معالکہ قطبیت را بصد آب و با چندین طبل و نفیر در خود دریافت . وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ .

مکتوب ۸ . بہ حقائق آگاہی برادر زادہ حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد پارہ صمد دریا .

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ المتحیة والسلام ، بہ فرزند شیخ محمد پارہ صمد دریا . مکتوب مرغوب با فرمان عالی شان در گشت صحرا و میر نواحی کسطل و سلمانہ و ستام رسید و لیسہ در جواب آن بخدمت آن خلیفہ رحمان فرستادہ در وقت نیک بہ نظر عالی بگذرانند و بظاہر و باطن بیاید خدا جل و علی بارتند ، باطن

بہ تمام و کمال برائے حق بل و علی مسلم است و ظاہر نیز آن چنان . و آنچه برائے حقوق عباد است چو بام اللہ
 است آن نیز عائد بہ ادگشت تعالی و شرکت دیگرے از ظاہر و باطن بالکل رفت الیہ یرجع الاصل کلہ
 فاعبُدہ و توکل علیہ و ما ربک یغافل عما تعملون . مدار کار بہ توکلے است . آن اگر بہ حکم
 عند اللہ القکم در کلام حضرت اعلام است جل و علا . پس تقوی را شعار خود سازند و از تصاد گناہ
 بگزارند . ایتات و المعصیۃ فان بالمعصیۃ جعل سخط اللہ . غضب خدا سهل نباید شد
 و از سمیت آن باید گدراخت . زمین و آسمان اگر بگذارند بر جا است . عرش و کرسی اگر آب شوند ردا
 آتش سوزان اثرے است ازان عذاب و محیم و محیم متفرع بر آن کریمہ کو انزلنا هذا القرآن ان علی جیل
 لکن ایتہ خاشعاً متصدعاً من حسنۃ اللہ گواہ آن . در ان روز کز فعل پسند و قول ادوا نعم
 را تن بلزد ز ہول در ان روز ہیات غذا ہماے گوناگون در پیش تا کے این خواب خرگوش دارند و فکر
 فروانہ نمایند . فتذکر و اما اقول لکم و افوض امری الی اللہ . واللہ بصیر بما لعبادہ
 را خوانند . بالجملہ در بندگی بکوشند در طلب اولسوزند و ہوازہ اورا جویند و دل را از نقوش ماسوی
 بشویند . این زمان در ہاے مراتب قرب کشایند و در وہبار الازار و اسرار در آید این کار دولت است
 کنون تا کردہند . درین آوان رسالہ در تحقیق گناہان و تمیم نصائح و فوائد دیگر بعد آن بہ تعجیل تمام
 بحسب اقتضای حال نوشتہ فرستادہ است . آن را مطالعہ نمایند . و سعی فرمایند . و بہ نظر بندگان حضرت
 دارند . و عذر تقصیر خواہند . از آزار شما خاطرہ بار بود الحمد للہ کہ مرادہ صحت رسید نجافا اللہ سبحانہ
 عن الاقام و الخطایا فانہا رؤس النبلا یا . والسلام علی خیر البرایا .

مکتوب ۹ . بجانہ عالی شان منل خان شرف صدور یافت .

بِاسْمِہِ سُبْحَانِہُ حَامِدِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ مُصَلِّیًّا عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ . السَّلَامُ عَلَیْکُمْ
 وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ . اللہ تعالی ما گرفتارن را بہ تمام و کمال بہ توسل نویس خواند و از غیر خود براند .

دلے کہ گرفتار غیر بہت ازوچہ توقع خیر بہت . روحے کہ مائل بہ کتر بہت نفس امارہ ازو بہتر بہت .
 صحیفہ گرامی آن فرزند سعادت مند رسید . مضامین آن بہ وضوح انجامید . فقیر را درد عا دارند .
 و امیدوار باشند . **إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** . ہر چیز اوقتے بہت معین و
 دزلنے بہت مسنی . **كُلُّ ذَلِكْ فِي كِتَابٍ وَإِلَيْهِ الْمُرْجِعُ وَالْمُنَافِ** . بہت را بلند دارند و کار
 خود را بہ او سبحانہ گزارند . و راہ دیگر اندیشہ بخاطر نیارند . و در طلب بندگی مولا سے تحقیق مرقم ہونے
 و بجان ددل بہ سوسے او دوند . چند روز کسل و آشوب چشم داشت لہذا در جواب توقف افتادہ .
 مندور دارند و امیدوار باشند . و سلام .

مکتوب ۱۰ . بہ مرزا کا میرگ گز بردار .

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَكَ يَا حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَّمَ . **السلام عليكم ورحمة الله وبركاته**
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ . صحیفہ گرامی آن برادر سامی رسیدہ سبب محبت و مسرت گردید . اللہ تعالیٰ
 آن برادر را بہ محبت خویش سر بلند دارد و بعناایت خود ممتاز گرداند . در حق شما امید بہت و
 و قبول بزرگان را اثر بہت و حدیث **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** . کلام حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم . فقیر را در یاد داند و مشتاق شناسند و در کار مولا باشند .

ہرچہ جز ذکر خدا سے احسن بہت
 گر شکر خوردن بود جان کندن بہت

خروی بنامی کہ بفقرا فرستادہ بودند بموجب نوشتہ رسید . و مہربانی دیگر نیز معلوم گردید .
 اللہ تعالیٰ سعی شمارا مشکور سازد و درد و برکاتہ بیفزاید .

مکتوب ۱۱ . سیادت پناہی محبت اہل اللہ میر عبد اللہ .

بِحمد الحمد والصلوة و تبلیغ التحیة والسلام . بخدمت سیدی سندی سلم اللہ
 ربہ می رساند . از خرابی احوال و اطوار چہ نویسید . عمر بہ آخر رسید و از سیاہی سفیدی دید .

و معاملات گور و قیامت بر سر آمد و از کردار خود مگی شرمندگی و ندامت . فردا چه جواب خواهد داد و
 بکدام روز در حشر خواهد برخاست . مرکب رسید فکر آخرت چیست ، خواب خرگوش تا که و عذاب
 گوناگون پیدر پی ، آخر همه را باید گذاشت . فکر مردز به فردا نباید انداخت . دوباره در دنیا
 آمدنی نیست تا فکر آن نماید و کار بر اصل فرماید

ترسم که یار با ما نا آشنا بماند تا دامن قیامت این غم بهمانند

بعد بر رات بر تقدیر حیات غم سفر حجاز مصمم هست تا شیبہ اللہی جل شانہ کرام سورہ بہرست
 شوق ذاللب آمدہ و لیثک بر زبان ماندہ راحۃ المیدین کما عسیرو علیہ الیشاء قدیر
 و صلی اللہ و سلم علی سیدنا محمد و آلہ الطیبین . اذہ راہ کما کما غالب بہت . تا خود
 جل شانہ بہ کدام جانب است در اسلام برادر عزیز میرزا ابوالقاسم و میر نسل اللہ بعافیت و
 استقامت و برادر خدا جل و علاشتابند . کار این است و غیر این همه بیچ .

مکتوب ۱۲ . بمرزا محمد تقیم صدوریانت .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التحیة والسلام ، برادر عزیز میرزا تقیم لازال
 مستقیماً علی الدین می رساند . مکتوب مرغوب رسیده سبب محبت و مسرت گردید . لے وقت تو
 خوش که وقت ما خوش کردی . ہوارہ بیاد ذکر الہی مہمورد منور باشند ، در محبت او سرخوش
 و سرور روند ، بلکہ از ذکر بہ مذکور روند و از محبت بہ محبوب شوند ، و از لفظ بہ معنی روند خوشیست

قوس ز وجود خویش منانی رشتہ ز حروف در معانی

از محبت و یوانگی شوا این امور مادل است و بہ غنناست المرء شاع من احب . این معانی
 سرمایہ الخصوص ابیانت شما خواند ، و با عدم لیاقت ہر دو دست بہ دعا برداشت ، داد و سجانہ
 بحیب الدعوات ہوارہ بر وظائف بندگی و طاعات راسخ و مستقیم باشند . و بر محبت شیوخ

خود مستدیم بوند، داین را سرمایه سعادت شمارند. اهل خانه دفرزندان دبرادران را سلام رسانند، دبیاد خدا جل شانه سرگرم بوند. کار این است دغیر این همه بیج. استماع توفیق آن همیشه سبب مسرت گردید. اللہ تعالی در توفیق و در جمعیت میفرزایند. احوال را اولیایان باشند و اسلام. و از سفر حجاز استفسار بوند. بعد القضاے موسم برسات بر تقدیر حیات احرام این سعادت را امیدوار است. دتین طریق را من بعد قلم گذار انشاء اللہ المتعال و اسلام.

مکتوب ۱۳ . به شیخ پیر صدوریافت .

باسم سبحانه حاداً و مصلیاً و مسلماً خدمت فضائل و کمالات دستگاہی شیخ جیوازین فقیر سراپا تقصیر سلام عاقبت انجام خوانند و مقصد دانند از محبت و اخلاص این فقیر نسبت شما خدای جل و علا آگاہ و دانا است، در هر چیز او توانا است. در دوستی و اخلاصها بمقتضای بشری چیزها در میان می آید. اللہ تعالی به کرم خویش آن همه را عفو فرماید. اگر عفو نباشد کار بر عاصیان مشکل آید *مَا بَنَّا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَعْفُزْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ* ط بهر حال ازین فقیر راضی باشند و محبت شناسند و بخاطر شریف بیج نیارند و به دمایا ددارند. وانه کیش که فرستاده بودند رسید، تصدیق کشیدند، اللہ تعالی قبول فرماید و میفرزاید از جانب فقیر زاده ها سلام مطالع نمایند. و اسلام و الاکرام.

مکتوب ۱۴ . بحقائق و معارف آگاہ مولانا عبدالصمد کابلی صدوریافت .

باسم سبحانه بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الخیة و اسلام به آن حقائق و معارف و آگاہ می رسانند صحیفه گرامی شریفه مشرف ساخت و مضامین آن شناخت. اللہ تعالی عواقب امور محمود گرداند، و از ماسوا برهاند. خاطر فقیر بحبت جمعیت شماست *إِنَّهُ الْمُبْتَغَى لِكُلِّ عَسِيرٍ عَلَى مَا آتَاهُ قَدِيرٌ* کار خود به ادا اندازند و خود را در راه او دریازند. چون این قدر اقامت نمودند چند روز دیگر

ہم دران جا باشند و باستغناء بودند فان شرف المؤمن قیامہ باللیل و عمرہ استغناء
 عن الناس . اچھے مقدر بہت کمشیت الہی بل شانہ بوجہ حسن ظور خود اید حسبتنا اللہ و نعم الوکیل
 نعم المؤمن و نعم النصیر . از صحبتہا شہزادہ عالی مقدار نوشتہ بودند از جانب خود حتی المقدور است
 نمایند و از جانب این فقیر بہرچہ دانند مطمئن الخاطر سازند . بعد از قضای برسات بر تقدیر حیات
 عازم حرمین شریفین زاد ہما اللہ تشریفاً و تکریماً مصمم است و الحال راہ خشکی بہ خاطر مقرر تا در میان
 خواستہ کرد گارہ حسیت . و اقول حق امری ائی اللہ ان اللہ بصیر بالعبادہ و در کتاب
 قرندے محمد پارسا دعائے خود شمانوشتہ است مطالعہ نمایند . این فقیر را بہ دعایاد دارند
 العاقبت بالخافیت والسلام . برادر گرامی خواجہ عبدالاحد و خواجہ میر و سار دوستان
 سلام خوانند و بیاد مولا جل و علا باشند .

مکتوب ۱۵ . بجقائن و معارف آگاہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ مخدوم زادہ شیخ
 عبدالاحد سلمہ اللہ تعالیٰ بسدور یافت .

و هو حسبی و نعم الوکیل و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الکریم . ورود
 صحیفہ گرامی آن عارف سجایا از خود فانی برادر امجد شیخ عبدالاحد مشرف و مسرور ساخت . لے
 وقت تودوش کہ وقت ماخوش کردی . مہربانی ہا نمودہ ، زیادہ از استحقاق ستودہ من سچیم و کتر از
 پیچ بسیارے در باب استخارہ ملازمت حضرت ظل الرحمة لازال فی عین الامن و الامان .
 ایامے نمودہ بودند . بعد وصول رقمہ تجدید و عنو کردہ بحصول پیوست و اہتمامے درین امر مفہوم
 گشت و انیب عند اللہ سبحانہ وقت رفتن شما بعد آن این قسم امور یکشوف و محسوس
 این یقینی شد چنانکہ ہوارہ درین گمان می بود و قد وقع ما فی قلبی وقع . تاحق را سبحانہ
 در تحریک دوستان خود چہ حکمتہا است . و هو سبحانہ اعلم و حکمہ انکم دیگر از شہت

احوال ناشی از کثرت عیوب و معاصی پدید آید. خواہم شد از دیدہ، درین فکر غیر سوز مع ذلک
بمقتضای بیت :

لَعَلَّ مَرْحَمَةَ رَبِّي جِئِن يُغْفِرْهَا ذَاتِي عَلَى حَسْبِ الْعِصْيَانِ

و این قسم امید با تقدیر وقت است. اگر به تفصیل آن بکار رحمت و کمال رافت پردازد مگر کمتر می قبول
کند. اَإِذْ لَكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مِنْ شَاءٍ. وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. بحتمل که
برخی ازان از زبان برادر عزیز محمد خلیل اللہ کہ مصداق شایب نشاء فی عبادۃ اللہ است
معلوم شریف گردد. استغفر اللہ سخن بجا ب دیگر رفت مقصود در یوزہ دعاء توجه شفاست
و از مثل شما سابقان امید واری با است کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بَعْضُهُمْ نَشَانِ حَالِ شَانِ
است. دیگر چون ازان دو امر عظیم القدر اَحَدُهُمَا الْغَفْرَةُ الْمَطْبُوعَةُ وَالثَّانِي أَمْرٌ بِالرَّوَدِ
وَ الْقَبُولِ الْمُتَقَدِّمِينَ. استفسار فرمودند. توجهات در آن بکار برده در عین آن تفرعات القاء
نمودند کہ ہر چه خواہی چنان کنم. خاطر تو عزیز است چنان کردیم. و این دو امر به فطانت عطا فریادم
هَذَا اقْرَبُ مِنْ هَذَا. چون درین باب از ایشان مبالغہ تام ظاہر شد آنچه دریافت نیکان است
وَ الْغَيْبِ كَدُنَّ الْعَلِيمِ الْكَوْثَابِ. رَبِّمَا لَا تُوَاخِذُنَا بِاِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَ السَّلَامِ.
ملکتویہ ۱۶. بیاد شاہ دین پناہ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِبِعَمَلِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ السَّادَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْأَتْجَادِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِنْ اَكْرَمَكُمْ هَبْدًا اللَّهُ
اَتَقَمَكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ اَشْرَفْتُ اَعْبَادَكَ فَوَجَّعَ بِالْاِثْمِ اَبْ لَوْ اَقْسَمَ
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. اما بعد ذرہ احقر بفرمود حضرت خلافت منزلت می رساند
به ورود فرمود عالی شان ہر آنرا از دسر بلند گردید، و در اداسے شکر آن خود را عاثر و قاصر دید۔

من کہ یا شتم کہ بر آن خاطر خاطر کندم، لطیفی کتی، لے خاکِ درت تاجِ مرزم، دیگر چه عرض نماید
وگنایانِ خود را تا کجا شمارد و قد قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رَأْسُ وَالْمَعْصِيَةِ
جَلَّ سَخَطُ اللَّهِ، گناه و معصیت الٰہی موجب سخط خداست و سبب غضب من اجل و علی، سخط
و غضب خدا را من نباید پذیرا شت بلکه از تذکر و مہیبت آن باید گذاشت، از ہیبت او زمین
آسمان بگدازد و فریاد است و از ہول آن عرش و کرسی بشکند بر جاہست، آتش سوزان اثر سے
از آثار آن و عذاب الیم و محیم متفرع بران دران روز کز فعل پیرسند و قول اولوالعزم تن
بلرزد در ہول و از ہیبت خدا سے کہہ بیزیرہ در آید و از عظمت و قہر و کبریائی او عرش بہ آن
شکوہ بزاری در آید، قال اللہ تعالیٰ لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جِبِلٍّ لَأُتِبَتْهَا سُعًا
مُتَصِدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، برگ رسید و معاملہ گور و قیامت بسر دوید، علاج آن چیست
بے یاد او نباید زلیست، یاران و دوستان رفتند و بناک پیوستند و بجا سید خود مشغول گشتند و
نیز باید رفت و بزیر خاک شست و بہ دو فرشتہ سبب جواب باید داد و حدیث التبر اتار و ضہ
مِّنْ مِّنْ يَّأْتِي الْجَنَّةَ أَوْ حُفْرًا مِّنْ حُفْرِ النَّيْرَانِ، راہ باید شناخت، بہیات دقت کار است
نہ موسم خور و خواب فاعتبروا یا اولی الابصار ط و در حدیث آمدہ است، چون بیت راد فن
کنند و اصحاب وی برگردند او ہر آئینہ می شنود آواز نعال النیشان را دوستان او را در زیر خاک
گذارند و احساس آن نماید و چارہ بجز آن نہ دارد و بہیات آخر ہمہ را باید گذاشت، چرا
امروز نہ گزارند، و مردانہ وار رو با آورند و کریمہ قبل اللہ ثم ذرہم را خواندہ در بندان
و آن نامندان الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَخَرَّانِ اِنْ رَأَيْتَ اِحْدَاهَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰى
دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا تلافی ماضی نماید و فکر بر اصل فرماید۔

ترسم کہ یار با ما آشنا بماند تا دامن قیامت این غم بماند

وفي الحديث وَاللّٰهُ لَوْ كَفَّحُوْنَ مَا عَلِمَ لَضَحِكُمْ قَلِيْلًا وَكَبَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا لَذَمُّ
بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفَرَسَاتِ وَكُنْزُهُمْ إِلَى الصَّعْدَاتِ نَجْمُ رُؤْيَى الرَّسُوْلِ وَاللّٰهُ سِرُّهُ أَحْمَدُ
وَالْتَرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ . اِنْ كَرِيْمٌ دَرِيْزِيْ بِهٖ اَزْهَرِ اِرَانِ مَسْرُوْرٍ وَّشَادِيْ . وَاِيْنَ دَرْدُوْغَمِ
بِهْتَرِ اَزْ كُوْنَا كُوْنَ تَنْعَمِ .

غرض از عشق تو ام چاشنی درد غم است
در نه زیر فلک اسباب تنعم چه کم است
دخوش گفتم :

مناسی کزین ره گذرمی بر بند
لب خشک و مژگان ترمی بر بند

قبله کا پندر روز از راه جنون و شور لہجہ آورده بود ، همان جا عنایت حضرت رسید و مناسب
حال خود این بیت دید :

بسوزد نثر اشعار را به صبحرا گیر !
چه وقت بدرسه بخت کشف و کشاکش است

قبله کا ہا رسالہ در تحقیق گناہان کبارہ و صغائر یا ذکر و آداب و اخلاق زداند و بحالہ الوقت
بطریق اجمال و اختصار نوشتہ فرستادہ است و تفصیل و تمیم آن را بروقت دیگر انداختہ امید
کہ بطلانہ خاص در آید و قبول باید و اسلام قبلہ کا ہا مکتوب قطب محی الدین علیہ الرحمہ مطالعہ
نمودہ عبرت افروز و این مراتب معلوم است اما توفیق عطا کریم کسے را کہ مرگ در پیش است
شصت و ہفتاد سال نرد او بیخ است . اگر بالفرض ہزاران ہزار سال عمر باید یک ساعت
شمارد و جز بندگی بیخ نیارد فق ذلک در کمال النعمان و خجالت ماند و از او را خواهد داد
نعیم و محیم بیخ در نظر در نیارد ، بلکہ خود را فدائے مولا سازد و در راہ او خویش را در باند
این زمان بہ اعلیٰ مراتب عبودیت رود و بہ اقصائے منازل علیین رود . وَاللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ اَلْتَّوَكُّلُ .

مکتوب ۱۷۰ • بہ خان عالی شان شالیہ خان .

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عباداً يصنع الناس اليهم في
 نحو ايجهم هم الامنون يوم القيمة من عذاب الله . حضرت فياض على الاطلاق جمل ذكره
 جمانيان را بوجود سراسر بوجود خان والا شان رفيع المكان منبع الجود والاحسان سلمه الله المتان ،
 كامياب دارد . وانه هر چه مي رود سخن دوست خوش تر بهت محذوم اطاعا التي نيامت رعة الاخر
 فلما تزيع تحصد و كما قد جن ثن ان . پس امر دز بر هر كس واجب ولازم آيد كه فكر محصل
 زودانمايد . اگر تخم صلح در زمين استعداد كاشته اميد دار ثمره نيك باشد قليلاً . و اگر فاسد
 انداخته تا تواند تلاني و تدارك آن نمايد آية كه همه . يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلِنَنْظُرْ
 نَفْسٌ مَّا قَدْ مَتَّعْتُم بِغَيْرِهَا إِن كُمْ تَعْلَمُونَ . آية كه اولين و آخرين از هيبت آن در خورش اند . جن
 و انس و وحوش و طيور از هول آن در اضطراب اند جلور زير آمده و هنگام رد و قبول كه فرقي في الجنة
 و فرقي في السعير كناية ازان است شتابان در رسیده فِقْرًا وَإِلَى اللَّهِ رَاجِعُ كُمْ مِنْهُ بَدِئًا
 قَبْلِينَ . حيث است از جوانان خردمند و پيران هوشمند غفلت از گوش هوش بر نيارند و پرده غور از
 بصر بصيرت بردارند . و هر جا كه نشان ازان بے نشان يا بند خود را فداي آن ديار ديار سازند

دلبرے دربرے و ما فارغ در قدم جوعه و ما ہستیار

زین سپس دست مادد این دوست زین پس گوش ما و حلقه یار

آوردہ اند کہ محبوبہ در دار القضا از اختیار کردن زوج او زوجہ دیگر شکوہ نمود . قاضی فرمود
 منعش نہ می رسد . آن محبوبہ گفت آری منعش نہ می رسد اگر نہ پردہ حیا بردست داشته
 درین مجمع چہرہ زیبای خود آشکارا می کردم تا مردم انصاف می دادند کہ ہر کہ چنین کبری و عنانی
 داشته باشد دے را سزد کہ بزورے بہ دیگرے پردازد . صاحب دے حاضر بود لغزہ بزورے ہوش

افتاد۔ چون بخود آمد استکشاف نمودند، فرمودند چون این ضعیفہ این نکتہ رنگین ظاہر نمود، در
 ہر من نہاد دادند کہ اگر نہ حجاب عظمت و نقاب جبروت بر وجه کریم داشتے ذات مقدس را بر مردم
 عیان نامی نموسے تا ہما نیمان می دیدند و الغصاف می دادند کہ ہر کہ چنین مولائے ذوالجلال داشتے
 باشد تو اندکہ او آن دیگرے باشد، سزد کہ بہا سواسے او آرام و قرار گیرد۔ اما بعد احقر فقرا
 متصدع خدمت سامی می گردد، شرافت آب کمالات انتساب خواہہ عباد اللہ بہ صلاح
 آراستہ است و کلیہ تقویے و خدا پرستی پیراستہ۔ درین ولا بہر ارتفاع عامہ خلق اللہ از قصد
 رو پر نہرے کندہ بجانب سر ہند رسید، بعض حسود از راہ تعدی و عناد امتیاز اولیے راہ ساختند
 و پلہا سے آن را بکستند۔ اکنون آن عزیز در درطہ پریشانی دگر داپ ہیرت افتادہ،
 محنتا بر باد شاہے می باید داد۔ او در گرواپ فقر و ناداری جان گاہ و اہل مطالبہ گیرد
 داد خواہ چون آوازہ ذات الامنان۔ بہر جانب پچیدہ و بانگ کرم آن جناب بہر سور سیدہ
 فقرار ناچار بہر آن آوردہ کہ یکے بخدمت گرامی اظہار این معنی نماید باشد کہ بہ آب آن محتج
 دستگیرے رود و از ذمہ آن بے چارہ کلاً او بعضاً بقراضہ خوان احسان مفروض گردد۔
 قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَ مِنَ الْحَيَاتِ أَكْمَلُهَا مَنْ فَرَّجَ عَنْ
 أَخِيهِ بِسَلِيمٍ كَمَا يَتَىٰ مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ
 وَأَظْلَمَهُ اللَّهُ وَ تَحْتِ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ . وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ
 السُّلْطَانِ . وَالتَّزَمَ مَتَابَعَةَ الْمُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ
 مکتوب ۱۸ . نیز سبحان شایستہ خان صدور یافت .

الحمد لله أولاً و آخراً و الصلوة على من سوليه دائماً سقماً . سلام و تحيت
 تمام ازین احقر انام بہ آن مکرم و شہرہ انعام خان رفیع المکان سلمہ و المنان موصول باد دیگر چہ

گوید دچہ نوید کار سے کہ اذان آفریدہ اند و خدمتے کہ یا آن امر فرمودہ اند پچ از دست نیامد
بلکہ تمام خلافت آن ازین کس بر آید، ازین سبب مستحق حرمان گشت، و بخسراں پیوست **إِنَّا لِلّٰهِ**
کدام مصیبت عدیل این حرمان است کدام بلا برابر آتش سوزان است
ہیہات نہ بیگانگی کسے کند یادوست آنچه تو بحق می کنی بگو از یاران است
دستان باید کہ این قسم مصاب را تغزیر نمایند۔ السلام۔

مکتوب ۱۹ . بیاد شاہ دین پناہ شرف صدور یافت .

المحمد لله على ما ألتئم و علم من البيان كالم يعلم . وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ خَيْرِ الْأَهْمِ وَالسَّلَامُ عَلَى
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ . قبلہ گاہا ، عالم پناہا ، چون عمر غریزہ
در ذنوب و معاصی صرفت نموده و گناہان از حد افزوده و ذکر توبہ را از ہمت ہم می داند
و اشتغال بہ آن فرض میں می شناسد۔ لہذا در تحقیق معنی توبہ و مراتب آن با تدقیق در او
و ذکر اختلاف مذاہب در ضمن آن رسالہ مرتب ساخته و بذکر فضل و ثواب آن در احسن
رسالہ پرداختہ۔ و رسالہ دیگر در شرح اسمائے حسنی و بیان فضیلت و اجر قاری آن نیز
ترتیب دادہ، بعد نقل از سواد بیاض امید کہ شرف قبول نظر کمیی اثر یابد۔ ہر چند مولف آن
پچ نباشد و درین عرصہ شمرہ اذان نیز ایرادی نماید۔ ہوا ہمہ شرمندگی گناہان از فضل او امید
دارد۔ باز آئی باز آئی، صد بار اگر توبہ شکستی باز آئی۔ کہ یہ۔ **إِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ الذُّنُوبَ**
جَمِيعًا۔ بر آن برہان است۔ توبہ بنزد جمہور علما عبارت است از ترک گناہ از خوف خدا
جل و علا و تداومت بر آن و غریمت بر عدم معاودت بسوئے آن و استغفار و تضرع بدل و
جان و تدارک آن ہر چہ ممکن است، تدارک آن مثل قضایا مافات من الاعمال و رد الحقوق

الی العباد و تحصیل البراءة من هذه الآفات، و ہر چند ندم و غم بیشتر توبہ مقبول تر۔ بعضے اکابر
 گفتہ اند کہ لفظ توبہ جامع شش معنی است۔ اول ندم بر تقصیر ماضی، دوم غم بر ترک آن در حال
 سیوم ادا سے فرض کہ آن راضیای ساخته است، چہارم رد مظالم و استغفار آن، پنجم گذارن ساختن
 گوشت و پوست و خون کہ از حرام پیدا شدہ است، ششم چشمانیدن بدن را الم طاعات
 چنانکہ چشمانیدہ است آن را ازات سیئات۔ و اگر صاحب مال و عرض مردہ باشد یا اورا
 نہ شناسد بقدر آن بفقرا و مساکین بہ نیت اولصدق کند، اگر دارت او نہ باشد۔
 و اگر دارت یابد یا وعائد سازد و بہر حال خصوصاً در اعراض بہ دعا و استغفار اورا
 امداد فرماید۔ و بعد عنیت بمقتضای حدیث این دعا بخواند رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ۔ و
 این را کفارت آن داند۔ و تلافی تقصیرات مادر و پدر میت را بدعا و استغفار نشان نماید
 تا بموجب حدیث در زمرہ یاران در آید۔ انا تدارک مظالم کفار دعا و استغفار در حق آن
 غیر نافع است، بسیار مشکل است، و تلافی آن بکمال استغفار در حق خود۔ اما توبہ در حال
 غرہ۔ پس ظاہر از احادیث و قرآن عدم قبول توبہ است درین آوان۔ و بعضے گفتہ اند کہ
 توبہ از سائر معاصی و اسے کفر در حالت غرہ جائز است نہ توبہ از کفر۔ فَعِنْدَهُمْ اِيْمَانٌ
 الْيَاسِ غَيْرُ مَقْبُولٍ و تَوْبَةُ سَائِرِ الْمَعَاصِي مَقْبُولَةٌ وَ طَيْبِي شارح مشکوٰۃ گفتہ کہ
 این اختلاف در توبہ از گناہان است۔ اَمَّا تَحْلِي وَ اَسْتِحْلَالُ اَزْ مَظْلَمٍ دَرِیْنِ وَ قَتِ جَائِزٌ
 وَ مَحْبُوبٌ وَ صِيَّتٌ بِرِخْرٍ يَالْضَبِ وَ صِيٌّ بِرِاطْفَالِ خُودِ دَرِیْنِ حَالِ نِيْرَ جَائِزٌ هِست۔ و توبہ از جمع
 گناہان واجب۔ تَوْبُوا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ۔ بر آن دلیل
 قاطع کرم اوعام است و از بندہ بجز شکستگی تمام
 چہ توفیق توبہ از فضل است
 زما ہر چہ باشد بود ناد است

نیا درم از خانہ پیرے نخست تو دادی ہمہ چیز من خیرتست

بارخدا یا تو راہ نامے و درے بسوے معرفت خویش بکشای! الہی تو دستگیر در سکر ات
 موت و سوال منکر نگیر و دران روز شدید و ظہور غیظ و غصہ سیر کریمہ . وَہی تَعْنُومَا
 تَسْكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ بر آن دلیل . اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا سَوَاءَ السَّبِيلِ وَتَنَا هَذَا السَّبِيلِ الْحَقِيْمِ
 وَاَدْخِلْنَا جَنَّةَ النَّعِيْمِ . قبلہ گاہا حقیقت دعا گوے این فقیر و مراتب اخلاص این برایا
 تقصیر راء فان پناہی فضائل و کمالات دستگاہی شیخ عبدالاحد زبانی معروض خواہند
 داشت . امید کہ از غایت کرم برادر مشار الیہ آثار کمال عنایات آن حضرت انخواہند
 شناخت . والسلام !

مکتوب ۲۰ . ایضاً یہ سلطان وقت مدظلہ درود یافت .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاقِيقِ الْحَبِيبِ وَالنَّوَى مُنْزِلِ الْمَطَرِ مِنَ السَّمَاءِ مَلِكِ السَّمَاوَاتِ
 وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَاتَحْتَ الثَّرَى . وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالرُّهْدَى ،
 صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنَى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْبُرْدَةِ النَّقِيَّةِ .
 عالم پناہا ، این بندہ شرمندہ از عنایات و انعامات بادشاہی مفتخر و مباہی گشت . و نظر
 بر امید بالیت از شکر آن چہ عرض نماید بجز آنکہ دست بدعا بر آورد اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ اِمَامَنَا
 فِي الدُّنْيَا وَالدِّينِ فِي مَجْمَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَدْخِلْهُ فِي زُمْرَةِ الصّٰلِحِيْنَ
 السّٰلِفِيْنَ . بارخدا یا این بندہ عاصی را نیز از عذاب خود آزاد کن و در ہاے رحمت و معرفت
 بروے و کن . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنْتَ غَرِيْبٌ
 اَوْ غَايْبٌ سَبِيْلُ ذُو الدَّرَاهِمِ اَقْلُ حِسَابًا مِنْ ذِي الدَّرَاهِمِ جُزْئِيَّةٌ مِنْ جُزْئِيَّةِ
 الْحَقِّ تَوَزَّنْ عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ . اَللّٰهُمَّ لِاَعِيْشِ الْاٰخِرَةِ جَاءَتْ الْمَرَاتِحُ

تَبِعَهَا الرَّادِفَةُ أَيْنَ الْعَمَلِ وَنَحْنُ فِي الْحَرِّ مِنْ وَطْءِ الْأَمَلِ، أَيْنَ الطَّاعَةِ فَلَيْفَ الْفَلَاحُ
جَاءَتْ الْمَاءُ فَأَيْنَ أَسْبَابِ الْغِيَابِ فَرَقُّ فِي الْجَنَّةِ وَفَرَقُّ فِي السَّعِيرِ. وَنَحْنُ فِي طَلَبِ
الْمَالِ وَالْجَاهِ. وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالْمَغْلِيبِ عَنِ النَّهْرِ فِي الطَّاعَةِ كَيْفَ السَّرُورِ وَالنَّارِ
فُورِ. فَمَنْ نَرَحُحْ عَنِ النَّهْرِ فِي الطَّاعَةِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
الْأَمْتَاعُ الْعُرُودُ. طَالَ الشُّوقُ إِلَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ إِلَيْكَ الرَّغْبَاءُ وَ
مِنْكَ النِّعْمَاءُ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ. صَلَّى يَا رَبِّ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَإِرْحَمْ
عَالِمِينَ وَعَلَى سَائِرِ عِبَادِكَ الضُّعَفَاءِ. اَزْدَعَاكَ نُوْدِيهِمْ عَنْ نَمَائِدِ. دَرَمِ يَا بَرِّ رَمَائِدِ

آن حضرت می خواهد. والسلام.

مکتوب ۲۱ • به هدایت و ایشاد دوم مرتبه نتیجه ولایت و القطبیت شیخ مخدوم زاده

محمد زبیر سلمه اللہ الی یوم الدین.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَوَسْلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ صُطِّقُوا. فَرَزْدَاؤُكُمْ جَمْدُ شَيْخِ مُحَمَّدِ زَبِيرِ زَيْدِ عَمْرُهُ
وَتَوْفِيقُهُ. اَزِينَ فَعِيرِ سَلَامِ سَلَامَتِ اِنْجَامِ نَوَانِدِ وَسَلَامَتِي دَرْتَرِكِ اِنَامِ دِمَاعِي دَانِدِ. دَرْتَرِكِ
اِسْبَابِ حَمِيَّتِ شِنَا سِنْدِ. مَدْتِ اِسْتِ كِه اَزْ چگونگی احوال ظاہر و باطن اطلاق نہ داده اید. ہر کجا ہست
خدا یا سلامت دارش. ساعتی بہ غفلت نہ گذرد. فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ لَنْ يَدْخُلَ اَهْلُ
الْجَنَّةِ اِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَدْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهَا. بِالْحَمْدِ وَتَبَّ كَارِهَتِ نَهْ نِهْ كَامِ
خورد خواب. روحی کہ مائل بہ کبر ہست نفس امارہ از وہتر ہست. آتش سوزان در پیش و ما بہ تدبیر
نفس خویش تا عقدہ الہام فریق فی الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ وَالْبِسْمَةُ هِست. کبر خواص و عوام
ازان فرد شکستہ. وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَرَالَيْهِ اٰيْتِبُ. وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلَى سَيِّدِنَا وَآلِهِ اَجْمَعِينَ. احوال خیر مال را نولیان باشند و مشتاق شدند. والسلام.

مکتوب ۲۲ . به حقایق و معرفت آگاہی جامع علوم عقلیه و نقلیه العارف باللہ احمد
مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد سلمہ اللہ صدور یافت .

بِسْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ . السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ صَغِيرِ الدُّنْيَا بِأَعْيُنِنَا وَكَبِيرِ الْآخِرَةِ فِي قُلُوبِنَا بِحُرْمَةِ مَنْ
اِفْتَخَرَ بِالْفَقْرِ وَتَجَنَّبَ عَنِ الْغِنَى عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ الْعُلَى وَ
تُرْجُو مِنْ فَضْلِهِ أَنْ يَكُونَ الْحَالُ عَلَى كَذَلِكَ الْمَالِ عَلَى ذَلِكَ وَالْآخِرَةُ حِي دَارُ
الْقَرَارِ . وَالنُّورُ وَالظُّهُورُ وَكَامُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الْأَمْتَاعُ الْغُرُوسُ . مَفْتُونٌ عَيْنٌ مَحْرُومٌ مِمَّتْ
وَمَعشُوقٌ أَيْنَ دِيْوَانِ بَهْرَانِ . حَبِّ أَنْ سَمَّ تَقَالُ سَتِ . بِرِمْحِ أَنْ مَتَاعٌ بِلَا نَازِلِ . إِنَّ الدُّنْيَا بَالُ
وَمَا فِيهَا إِلَّا زَكَمُ الْحَقِّ فَإِنَّهُ النُّورُ الْمَطْلُوقُ مَرَّتْ نَجْمًا فَنَسَبَتْ وَقِنَا مَحَبَّتِ .
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ الْأَضْرَقَانِ إِنَّ رَضِيَّتْ أَحَدَاهُمَا سَخِطَتْ الْآخِرَى . عَاقِلٌ رَأَى نَاسِدَ
وَمَا دَرَكِيْدُ وَفَكَرَ أَنْ يَأْسَ بِنَدِ . خُوشِ كَفْتِ هِرْ كَهْ كَفْتِ .

پئے خرقہ لقمہ ہر لحظہ بند
بروزے بلاد نیم تانے کفایت
نہ شاید کشیدن ز خلقے گزند
بیرمی بود کہنتہ . دلھے پسند

اللَّهُمَّ لَا غَيْشَ الْوَالِعِيَّتِ الْآخِرَةِ بَجَاءِ الرَّاجِفَةِ تَتَبَعُهَا الرَّادِفَةُ مَا زَادَ أَنْ كَبَّرْتَ
وَفَكَرَ أَنْ كَرَا . صَاحِبِ أَيْنَ زَادَ دَاكُمُ وَرَشْفَا وَرَضَايَ خَلَا جِلَّ وَعَلَا وَنَاوَدِرَ أَنْ مَعِيشَةً دَرِيْلًا وَنَسَبَ
مَوْلَا . اللَّهُمَّ أَحْسِنِ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
اللَّهُ تَعَالَى مَا يَبْرَأُ وَاسِيرَانَ الرَّطْفِيْنَ شَمَا جَوَانَانَ دَا زَادَانَ دَلْشَا مَا بَا زَانَ هِرْ أَيْچِهْ بَا يَدِ مَسْمُودِ كَرْدَانِ دَرِ بَا
النَّبِيِّ وَالْإِلَهِ الْأَجْمَادِ . عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ شَفَعْتَ نَامَهُ كَرَامِي لِبَدَانِ
اَتَقَارِبِ ارْمَشْرُوتِ سَاعَفْتِ وَاسْتَرْبِرْ مَعْنَا مَيْنَ أَنْ اَطْلَعُ يَأْنْتِ نَحْسَبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَعْدِ كَيْلُ

نِعْمَ الْمُرْتَبِي وَنِعْمَ النَّصِيرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ. این غزلی بجز معاصی را از دعا فراموش نه سازند همواره بیاد
 آن آرند. و این حقیر را نیز در یاد و دعا سے خود دانند امید بکرم او سبحانه عواقب امور محو گردد.
 ز مال بجز انجا بد به زاد اند چه پردازد. والسلام علیکم وعلی من لذیکم.
مکتوب ۳۳ . به فضائل و کمالات دستگاه حقائق و معارف آگاه محذوم زاده میان
 فقیر الله درود یافت .

فرزند سعادت بند میان فقیر الله سلام خوانند و از دعا فراموش نه سازند. کتابت آن فرزند
 که مشتمل بر طلب علی بود سرور گردانید اللهم زد همه نور چشمان و فرزندان و متعلقان سلام می رسانند
 قَالَ عَمْرٍو مِنْ قَائِلٍ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ كَيْفَ شَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ. قَالَ الْمُفَسِّرُونَ لَمَّا نَزَلَتْ
 هَذِهِ آيَةُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَشْرَحُ اللَّهُ صَدْرَهُ
 فَقَالَ نُورًا يَقْدِرُ فِيهِ اللَّهُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَيَشْرَحُ لَهُ فَيَفْشَحُ فَقَالُوا هَلْ لَدَاكَ
 أَمَامَةٌ تُعْرِفُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ الْإِمَامَةُ إِلَى دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ وَ
 الْإِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نَزْوِيهِ. بیان حقیقت شرح صدر بنهور نور فرمود علامت آن باقبال
 در جوع بسوسه دار الخلد و نجانی و اعراض از دار غرور و استعداد الموت قبل نزوله نمود. چون آن
 نور به سینه بنده در آید تمام پناه مولا بل و علا خوانند. و از ماسومی برهاند. و از ظهور آن سینه
 چندان تشریح و وسیع شود که در جنب آن سموات و ارضین محو و متلاشی گردند. این جا حقیقت
 قَدْسِي لَا يَسْعَى أَمْرِي وَلَا سَمَانِي وَلَكِنْ يُسْعَى قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ نَهْوَرٍ فَرَمِيدِ. آیه
 کریمه اَوْ مِنْ كَانٍ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا. أَمْي أَوْ مِنْ كَانٍ قَائِمًا عَنِ الصِّفَاتِ

النَّفْسَانِيَّةُ كَاتِبَتْنَاهُ بِالنُّورِ الْحَقِّ وَأَصْبَرْنَا نَاهُ نَوْمًا فَحَصْنَا بِرَدِّهِ كَارَآئِدًا. این زمانہ نور
 بہ نور رسد دین کسے از لوک دین گردد. درین وقت فکر و اندیشہ دے ہمہ برسے آخرت شود۔
 این کار دولت بہت کنون تا کراد ہند۔ الدَّاعِي فِدْوَعِي وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ دَارِز ہوا دہوں
 وارد۔ ہیہات ہیہات گوئی توفیق و سعادت در میان انگندہ اند۔ کسے بمیدان در نمی آید ہوا را
 راجہ شد۔

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 سہر تھا گردید و مضامین آن بہ وضوح انجا مید۔ ہوا رہ در طلب و یاد داد باید بود و در مراتب
 بندگی باید افزود و قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا عَجِدَ
 ظَنُّنَّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَ
 إِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ حَيْرٌ مِنْهُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ
 ذِمًّا عَاوًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِمًّا عَاوًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعَاوَةٍ وَمَنْ آتَانِي بِمِثْقَلِ حَبَّةٍ
 وَبِأَجَلِ إِذَانٍ طَرَفٍ هَمَّةٍ حَمَّتْ سَهْمٌ. لہذا مثل این عاصی از کرا امیدوار این ہمہ مکرمتہ بہت۔ گر
 بگویم شرح این بے حد شود لابل آن نہ از قسم گفتار بہت بل از اسرار لازم استتار بہت۔ و قول
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لَوْ أَظْهَرْتُ لِقَطِيعِ الْبُلْعُومِ. نشان حال این بہت۔ مَنْ عَرَفَ
 رَبَّهُ كَلَّ لِسَانَهُ، نیز بر آن برہان بہت اسْتَغْفِرُ اللَّهُ مِنْ قَوْلِي بِإِعْمَلٍ مُتَوَدِّعِيَّتِ
 بہ ہوا رہ براحوال خود اطلاع می دادہ باشند و از دعا فراموش نہ کنند۔ و السلام۔

مکتوب ۲۲۰ • بہ فضائل و کمالات دستگاہ قاضی شیخ الاسلام۔

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. أَمَّا بَعْدُ فَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ بعد ورود صحیفہ گرامی و نمیقہ سامی آن مقتدا سے قاضی دوانی مشرف
گشت و مضامین نجستہ آئین آن بہ دل و جان عَظَّمَ اللَّهُ وَبَجَّرَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ وَحَكَمَكُمْ
عَلَى الشَّاسِ وَالْعَيْنِ وَنَحْنُ فِي كَمَالِ النُّقْصِ وَالْمَشِينِ آن جا این ہم ہدایت و ارشاد
و از مآتماہی اطاعت و انقیاد . اما این تقریبیچ بدان عاری مدارسہ این دآن بہت و گرفتاری ذوق
و آتام عاصی یا فکر معاصی خود را ہم دادنی کہ خود کار تا جبار و مولا گناہگار را توبہ و استغفار و گریہ
اسخار بہتر از مطالع اسرار و مکاشفہ الزارہ . ہیہات قرب وقت الحساب و الكتاب وَنَحْنُ فِي
كَمَالِ الْعُقْلَةِ وَالْأَدْبَارِ فَأَعْتَبُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ . فقیر در مدت عمر بدرسی این امور نہ
پرداختہ و آن را در مردم مذکور ساختہ ہر گاہ از درسی امور ضروریہ از راہ عوارض بشریہ مقرر ماند
در امور دیگر خود چہ گونه نشاید از مدت ایام بغیر نام بحسب استعداد بہ کلام سید انام عَلِيهِ وَ
عَلَى إِلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ . بہ درس صحیح بخاری با شروع و ہواشی مع فرزندان و جماعت دیگر
از فضلا و درویشان اشتغال دارد و آن را ہم از غایت پریشانی حال ہنگی و بال ہر روز سے تاملند
سہ انجام داد . گاہ بہ آن مشغول است و زملے بہ دیدن عیوب مقبوض و مہجور . راہ اختلاط بہ کس
کمتر دارد و خود از ہمہ بدتر می انگارد . من بیچم و کم زاپچ

من بیچم و کم زاپچ ہم بسیارے ذرا پیچ کم از پیچ نیاید کارے

دیگر این خود ارادہ درست نہ دارد و دیگر سے را چگونہ مرید خود سازد . آن مثل بہت کہ رنگ رینہ
بہ ریش خود گرفتار است . اما یاران و دوستان این فقیر اصلاً گفتگو سے این امور نہ دارند بلکہ
اکثر سے آن را نمی دانند . داگر بالفرض کسی بر آن واقف بہت از راہ علم و تجربہ و ارشاد صاحب کلام
بر اعتقاد اہل حق را سخ بہت بہ کرم اللہ تعالی . ہمہ اہل طریقت بر مرکز استقامت و برعت اند
اہل صفت و جماعت ثابت اند . و از زلیخ و ریب بہ مراحل مآرب ہمہ را براہ حق می خوانند

دبتدعان می رانند. و این معنی نه پنهان است، بلکه در عالم عیان هست قال الله تعالی قل
 هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ وَمَنْ اتَّبَعَنِي فَسُبِّحَانَ اللَّهِ وَكَافًا مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ. مقصود از اطاعت کلام دفع اتهام است، در عقاید سلام نه دعوت استقامت
 در جمیع احوال و اعمال و کوعاد تشتره از همه ذنوب و آثام یافتن، همانا قرآن کریم
 و یاتحیر و فیہ الاقرام. خصوصاً این دور از کار که درین باب کمال فہم منده از پروردگار
 است. اما او کریم و پروردگار است و غفای است محذوم ما من لکم لیشکر الناس لکم لیشکر الله
 وصیت بزرگان این طریق خصوصاً جد شریفیت این چنین است. و فی الواقع نیز همین است که
 مدار کار بر کمال اتباع سید اولین و آخرین است صلوة الله علیہ و علی الہیکرام و صحبہ
 العظام. و التزام طریقہ اہل سنت و جماعت و کمال اجتناب از بدعت با شاعت ہر اہل ان
 مواجید و اتوال و کثوف و خوارق عادات را بے اتباع و التزام و وبال و عنایاں می دانند و باطل
 و استدراج می شمارند. ہذا ہوا الحق فہذا الحق الا الضلال. محال است

محال است سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز در پیہ صفا

قلیہ و علی الہ الصلوة و التسلیما علی و کتب در سائل ازین امور مشخون است و در
 عالم معروف و مشہور. با مجملہ عالمی بنور ارشاد ایشان می بارد و کمال عشق جمال احمدی علیہ
 الصلوة و سلام متعال ایشان می آرد، خود را فدای دین محمدی ساختہ اند کہ ادنی اصحابی ما
 از جمیع اولیای امت افضل انکاشتمہ و عدیل فضل صحبت نیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوة و سلام
 لا طریق چیز نہ پنداشتہ بہ انبیای کرام خصوصاً بنجاتم و سید این بزرگان عظام چہ رسد

در قافلہ کہ دوست داکم نہ رسم لے بس کہ رسد ز دور بانگ جرم

خوش گفت: محمد عربی کا بردے ہر دوسرہ است کہے کہ خاک در شمسیت خاک بر میراد

بِعَزَاهُ اللَّهُ عَنِ الطَّالِبِينَ خَيْرُ الْجَزَاءِ فَأَيُّه مَابِي الْبَابِ . اگر گاہے بہ مقتضائے حالے
وَعَلَى سَبِيلِ الْفَلَّةِ وَالنُّذْرَةَ كَلِمَةٌ دُونَ ذَلِكَ صَادِرَةٌ بَعْدَ انْتِبَاهِ حَلِّ آن مَنُودند
وَبِرَاهِ حَقِّ ارْتِشَادِ مَنُودند كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى النَّاطِرِينَ فِي كَلَامِهِ قَدْ سَمِعْنَا سِرَّهُ . پس چون
صاحب کلام خود بیان مرام نماید اشتباه و التباس از کجا ماند و کما ذلک شواهد و بطاہر آن
بے تکلف در کتب شریعت غزالبیاری پنداشت و موافق آن بہ اصول ملت بیضا و ظاہر و نحوہذا
عَلَى الْعَالَمِ الْيَقِينِ الْمَتَّبِعِ الْفَطِيحِ وَچون این رقمہ گنجایش ذکر آن نہ داشت آن را برو فور عالم
الیشان گذاشت منع نداشت . اگر اشارہ شود تحقیق و تفصیل آن نوشتہ بخدمت شریف بفرستد
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانُ . وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الْعَلَامِ .
وَباقی آنچه درین باب تحریفات و مغزیات است مہدہ آن بر مغزی و محرف آن کلمات است ہمانا
کہ رسالہ یابن جماعہ منسوب است ہمہ معلول و معمول است . و بمصدق مؤلف آن ہمان مثل مشہور است
مَنْ تَمَّ يَعْرِفُ وَصَنَّفَ فِيهِ كَمَا بَأَفْكَيفَ يَعْرِفُ هُوَ قَائِمٌ الْعِلْمِ سَوَالًا وَجَوَابًا
بِتَعْيِيبٍ وَتَنْقِيصٍ . دیگرے ہر چند مرام است اما کہ میہ لایمجب اللہ الجہر بالشور من
القول الآمن ظلم . در بعض کتاب است بالجملہ آنچه براسے خداست جل و علی ہمہ زیبا و شفا
است و آنچه براسے نفس بدخواہ است ہمہ رنج و بلا است . عجب اذان جماعہ کہ محل اشتباہ جامع
تحریفات بہ اندازہ دریافت . نقل کردہ اند و از جو ابہا صاحب کلام زبان بستہ و قلم شکستہ
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَرَأْتُمَا لِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى وَهُوَ عِلْمٌ بِمَنْ أَتَى . و باب توہمات
در کلام نہ بعید و نہ عجیب است و صرف از ظاہر مرام نہ محدث و غریب بلکہ آن در کلام الہی و حدیث
رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نیز بسیار است . چہ محل آن بر ظاہر عبارت و شواہد است . و در
کلام مشائخ طریقت بے شمار توجیہ و تاویل آن از کمال ایمان است و البقائے آن بر ظاہر موجب

تفصیل امام کریمہ یضیل بہ کثیراً و ینہدی بہ کثیراً در لفظ قرآن بالجملہ قِاحْتِیَا مِ
طَرِیقَةِ التَّوْحِیْدِ وَالتَّوَارِثِ هُوَ طَرِیقَةُ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَالعُلَمَاءِ الرَّابِعِیْنَ .
ہر حال در فہم مرام و توجیہ کلام ہر کسے علم با سوال آن شخص بس است . اگر بعلم و صلاح موصوف
و معروف ہست اصلاح کلام وے محمود و مرغوب ہست . و اگر ارباب جہل و فساد ہست انکار
دے بر عباد ہست . و این معنی بہ تتبع اقوال و اطوار و مشاہدہ آثار و اتباع ہر کسے مخفی و
نہان ہست . فقاہت ابو حنیفہ و ولایت بعض اولیا گزشتہ ہمیں امارات ظاہر و عیان
ہست فَمِنْ ثَلَاثِ الْاَحَادِیْثِ الْمَحْمُولَةِ عَلٰی التَّوْحِیْدِ وَالتَّوَارِثِ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی مَنْ عَادَى لِیْ وَوَلِیًّا فَقَدْ اَذْنَتْ بِالْحَرْبِ وَ مَا
لَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ لِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْضَتْ عَلَیْہِ وَ مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَقْرُنُ
اِلَیَّ بِالنَّوْافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ لَیْسَمَعُ بِہِ وَ یَبْصُرُ
الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہِ وَ یَدُہُ الَّذِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَ یَرْجِدُہُ الَّذِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَ اِنْ
سَدَّ لِنِّیْ لِاَعْطِیْتُهُ وَ لَیْسَ اسْتِعَاذَیْ فِیْ لَا عِیْدَ لَہُ وَ مَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَیْءٍ اَنَا
فَاعِلُہُ تَرَدَّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ بِکُرْہِ الْمَوْتِ وَ اَنَا کُرْہُ مَسَاعَئِہُ وَ لَا بُدَّ
لَہُ مِنْہُ . رواہ البخاری مجذوماً . این فقیر فقرات چند از فقرات بسیار سگی الوار از کلام
جد بزرگوار در کاغذ علیحدہ نوشتہ بخدمت شریف فرستادہ ہست حسبہ رَلِلَہِ اَنْزَامَطَا لِعَم
نمائند و قیام نہ نمایند و بہ نظر بندگان حضرت در آرد القلیل یدلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالْقَطْرُ
تُبَّیُّ عَلَی الْبَعْرِ الْغَدِیْرِ . اشفاق پناہا بہ متقنناے ضرورت و دفع تہمت این ہمہ اطالت
و جرات نمود معذور خواہند فرمود العذر عند کبر اہم الناس مقبول .
ہرچہ جز عشق خداے احسن ہست . کہ شکر خوردن بود جان کسند ہست . والسلام !

مکتوب ۲۵ . بہ خان رفیع الشان مکرم خان .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ . سبحان سعادت نشان مکرم
 و مہربان سلمہ المنان ماساند صحیفہ شریفہ مشرف ساخت و مضامین نجستہ آئین آن را شناخت
 آنچه از عنایت حضرت ظل الرحمن نوشتہ بودند سبب افتخار این دور از کار شرمندہ روزگار گردید
 و اختیار مرضی آن حضرت سعادت خود دید خود را اسلوب الاعتیاد ساخت در ضمیمہ اختیار بہ آن
 حضرت گذاشت تراویح الجمیل و جمیل و کفیت الجمیل و هو اِمام المسلمین فی السنیۃ
 وَالِدِیْنِ کُنْتُ الْعُلَمَاءُ وَالصَّالِحِیْنَ لِأَمْرٍ أَلْ دَجِیْرًا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الرَّاقِعِ
 قَبِیْحٍ کَیْفَ الْقَبِیْحِ وَ هُوَ شَرُّ الْعَالَمِیْنَ وَ یَسُّنُ الْفَرِیْقِیْنَ اذْ قَبِیْحٍ خُودِیْہِہُ کَیْفَ اذْ غَیْرِ قَبِیْحٍ اذْ
 بیچ نہ روید خیر او ش زائد از شر او . چه گفتہ آید . واسے بہ حال و حال این قسم شخصے کہ دے
 بدتر از ہمہ کس . ہیہات نوشتہ آخرت ممیّب نہ ساخت و سگی بہ ہوا دہوس پرداخت کسے
 کہ آتش سوزان در پیش دارد کہ از گوشت و پوست بگذازد چگونہ باغیر می سازد و چنان قرار
 و آرام دارد . دیگر نمی داند تا چه در میان آرد مگر آن کہ از قرآن و حدیث چیزے بخواند . قَالَ
 اللّٰهُ سُبْحٰنُہٗ وَ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَّحَ اللّٰهُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَبُوْءَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رُّبِّہٖ
 قَالَ الْمُفْسِرُوْنَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِہٖ الْاٰیۃُ . سُبْحٰنُہٗ سُوْلُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَ سَلَّمَ کَیْفَ یَشْرَحُ اللّٰهُ صَدْرَہٗ فَقَالَ نُوْرٌ یَّقْدِرُہٗ اللّٰهُ فِی قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فِی شَرْحِ
 لَہٗ وَ یَفْشَحُ فَقَالَ الْفَہْلُ لِمَا لَکَ اِمَارَۃٌ یُعْرَفُ بِہَا . فَقَالَ نَعَمْ الْاِمَارَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ
 وَ اِلْتِمَاقِ عَنِ دَارِ الْغُرُوْدِ اِلَّا سَتَعْلَدُ اذْ لَمُوتَ قَبْلَ نَزُوْلِہٖ . بیان حقیقت شرح بہ طور
 نور فرمود علامتہ با قبالی و ربوع لبوسے دار الخلود و سبحانی و عرض از دار غرور و استعداد موت
 قبل نزول نمود . و چون آن نور بسینہ در آید بندہ را بہ تمام براہ مولاجل و علی تواند و از ما سواء

برہاند و از ظهور این سینه چندان قشعر و ویس شود کہ در جنب آن سموات و ارضین مجو و متلاشی
 گردد۔ این جا حدیث قدسی لَا لِسْعَانِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَانِيْ وَلٰكِنْ لِيَسْعَانِيْ قَلْبُ عَبْدِ مَوْءٍ
 ظور فرماید و تاویل کریمہ اَوْ مَنْ كَانَ قَيْتًا فَاحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا فَانْبِيَا عَنْ السِّقَاتِ
 النَّفْسَانِيَّةِ اَوْ مَنْ كَانَ قَيْتًا فَاحْيَيْنَاهُ النَّوْمَ الْحَقَّانِيَّ وَنَبِيْرُنَا هُوَ نُورًا مُّخَصَّنًا بِرُوحِ كَارِ
 آید۔ این زمان لوز بہ لوز رسد و این کس از مقربان گردد۔ و درین وقت فکر و اندیشہ دین ہمہ
 براسے آخرت شود از ہوس و اربہ و دستخ روح در یگان گردد۔ و در زمرہ الْاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ
 لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ شود۔ این کار دولت است کنون تا کرا دہند۔ حدیث
 هُوَ الْاَوْلٰى لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ فِي الْاَيْمَانِ صَادِقٌ هُوَ و ملائکہ بطوائف اینہا از آسمان نازل
 آید کُلُّ ذٰلِكَ مَنُوْطٌ بِمَتَابِعَتِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ حَبِيْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . بیت

محال است سودی کہ راہ صفا توان رفت جز در پی مصطفیٰ

فَعَلَيْكُمْ بِاِتِّبَاعِهِ وَاقْتِنَاءِ اَتَا مِرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ لِمَا اِنْ اَحْمَرِ اَنَامِ
 بخت است سعادت بکلام سید انام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام بدرس صحیح بخاری با شروع
 و حواشی بہ فرزندان و جماعہ دیگر از فضلا و درویشان از مدتی گاہ بگاہ اشتغال دارد و در ان اثنا
 تحقیقات عجیبہ و تدقیقات غریبہ رومی آورد، اما توفیق آن نمی یابد و خود را نیز قابل آن نمی داند
 وَا مَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَرَالَيْهِ اٰمِنْتُ . بہیات
 گوئے توفیق سعادت در میان انگذہ اند کس بہ میدان در نمی آید سواران اچہ شد

مکتوب ۲۶ . بہ خان ذی شان عاقل خان .

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ

کرما مدتی است که فقیر را از احوال خیر مال ذات بابرکات اطلاع نیست سلامت باشد و سلامتی را در طاعت و یاد حق تصور فرمایند. وقت کار است که فردا کار با جبار است. هنگام بندگی است که فردا خوف شرمندگی است. عذاب گوناگون در پیش قرار و آرام کراد و کیش آرام در یاد رحمن است که آن سبب دخول چنان است **ذَكَرُ اللّٰهِ دَوَاءٌ وَ شِفَاءٌ. اَلذُّنُوبُ نِيَا سَاعَةٌ وَ لَنَا فِيهَا طَاعَةٌ.** **اَلذُّنُوبُ يَكْرَهُمُ وَ لَنَا فِيهَا صَوْمٌ.** توفیق از خدا است. و نفس ما همه بلا. ذکر اللہ اعلیٰ و ادنیٰ اشفاق پناہ و اقبال آثار حاجی عوض کہ یکے از نیکان روزگار است چنانکہ معلوم الیشان است در صوبہ کابل ہمراہ امیر خان است. می خواهد بہ این صوبہ بیاید، براہ یثرب و بطحا در آید. و برائے امرے کہ آفریدہ اند بہ آن گرہید. توقع کہ حقیقت اد بعرض معلیٰ برسد تا ہر گاہ بخوابد از صاحب صوبہ دستک راہ یابد و بکار آخرت پردازد. ہر چند بود او در ان صوبہ در کار است اما خواہان در گاہ پروردگار است. و سلام!

مکتوب ۲ - بہ مخدوم زادہ شیخ محمد پارسا.

فرزند سعادت مند، ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند. چہرا دل ریش نہاشد کہ گورد قیامت در پیش دارد. چہ گونہ بہ جمعیت و آرام بود نمی داند کہ فردا کجا مسکن و مادی شود. **فُرُوقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فِرْيَقٌ فِي النَّارِ مَنْ نَزَّحَ عَنِ النَّارِ وَ ادْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ قَازَ.** وقت عمل است نہ هنگام حرص و طول امل. وقت کار است نہ موسم خور و خواب فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال. **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ. فَاَعْمَلُوا مَا تَسْتُمُّرَاتُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٍ.** ہیہات گوی توفیق سعادت در میان انگندہ اند. کسے بہ میدان در نمی آید، سوانان را چہ شد. مدتی است کہ چیزے از ان فرزند نہ داد. ہر کجا هست خدا یا سلامت دانش **السَّلَامَةُ فِي اِحْرَامِ الطَّاعَةِ وَ فِي الْاِقْبَالِ عَلٰی**

الْآخِرَةِ . اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ . اِرْتَبِ الْآخِرَةَ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ
كَاشِفَةٌ . مُحَمَّدٌ وَهُوَ بِالْحَمْدِ حَقِيقٌ وَنُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّهِ وَالصَّلَاةُ بِمُكَلِّبٍ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَهْلِ الْفَضْلِ عَلَى التَّحْقِيقِ . وَالسَّلَامُ عَلَى خَلِيْفَتِهِ وَهُوَ بِالْإِسْلَامِ

مکتوب ۲۸ - ببادشاہ دین پناہ - قبلہ کا ہاں فقیر زادہ اعازم ملازمت سراسر سعادت بودند۔ ابن فقیر سراپا
تقصیر بوسیلہ کلام رسول و چند کلمہ دیگر نامربوطا ظہار دعا گویے خود نیز نمود۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانُ
هَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَسَاكِنُ
حَيْبَةٍ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ . قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَرُّوا فِي الْجَنَّةِ مِنْ
لَوْ لَوْ فِيهَا سَبْعُونَ دَارًا مِنْ يَأْتِيَتْ حُمْرًا فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ بَيْتًا مِنْ زَمْزَمٍ وَخُضْرًا
فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ سَرِيرًا عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فَرَسًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ عَلَى كُلِّ فَرَسٍ
امْرَأَةٌ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ كَابِدَةً سَبْعُونَ نَوًّا مِنْ طَعَامٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ
وَصِيْفًا وَوَصِيْفَةٌ تُعْطَى الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةَ كَمَا يُعْطَى عَلَى ذَلِكَ كَلِمَةً فِي عِدَاةٍ وَاحِدَةٍ
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَبِهِتِيُّ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ . قَالَ إِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ تَسُوَّاهُ
النَّارَ جَعَلَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ صَنْدُوقٌ فِي صَنْدُوقٍ عَلَى قَدَرِهِ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَصَرَّمَ تَقْفُلُ
مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُجْعَلُ ذَلِكَ الصَنْدُوقُ فِي صَنْدُوقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَصَرَّمَ بَيْنَهُمَا نَارٌ . ثُمَّ
يَقْفُلُ ثُمَّ يَلْقَى أَوْ يَطْرَحُ فِي النَّارِ فَكَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلٌّ مِنَ النَّارِ
وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلٌّ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي هَتَمَةَ . قَالَ تَعَالَى وَجَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ ذَلِكَ .
ہیہات ہر گاہ حال کار بر آن و این ہست پس چرا ما فافلان را فکر چنان و چنین ہست و چگونه آرام و
تکین ہست ، و چہ طور جان بدن قرین ہست مگر و عبادات الہی جل شانہ نہ در گوش ہست تخیلیات
قرآنی ہمہ فراموش . کلا آتش سوزان در کمال جوش و خروش ہست و عامیان را آن طبع دہر پوش

و مردم از ہیبت آن ہمہ بے خود بے ہوش . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَ مَا لَهُمْ
 بِسُكَارَىٰ وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ . اما اولیاء و قربان از ان بعید کریمہ انَّ الَّذِینَ سُبِقَتْ
 لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ اُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ . بر آن شاہدوں . و کریمہ الْاٰرَآئِ اَدْلِیَاۗءُ اللّٰهِ
 لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ . و کریمہ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُکَانَ مِنَ الْمُفْرِطِیْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ یُحَافِظُ
 وَ یَحْتَنُ نِعْمَ نِزَآئِی رَاہِدِی وَ سَبِی . الہی رحمت تو عام ہست و ما خاصیان را ہزاران امید تمام اور سلامت
 مکتوب ۲۵ . ایضاً بہ بادشاہ دین پناہ :

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ . قبلہ گجاہا عالم پناہ ، این دعا گو
 فرزندے شیخ محمد پارسی را از جملہ سالکان مسالک تحقیقت و لذت مقبولان در گاہ با عظمت و رحمت تقا
 و تقدس می نمود از صغر سن تا حال بر اطوار بزرگان خود مستقیم و بر اذکار و مراقبات و اشتیاق و اذواق
 مستقیم و دعوات بہ اجابت قرین . مع ہذا در غربت و مسکنت و گدشتگی بے نظیر . بہر حال
 دعا گوے موردی ہست و فدوی آن حضرت بجان بسیار قوی ہمزوار عنایات مستحق اگر اہل ہست
 ہِنَا لِاَمَّا بَابِ النِّعَمِ لِعِيْمِهِمْ وَ لِلْعَاشِقِ الْمُسْكِينِ مَا يَجْتَمِعُ . و سلام .
 مکتوب ۲۶ . بہ سیادت پناہ سوا المکان سیف خان .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَ الصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . و سلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ . بزرگے کفہ ہست ان اَرَدْتَ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلٰی الدُّنْيَا . و ان اَرَدْتَ الْكِرَامَةَ
 كَبِّرْ عَلٰی الْاٰخِرَةِ یعنی اگر سلامت خواہی بر دنیا سلام گو و دست از دنیا بشو و اگر کرامت و بزرگی خواہی
 آخوت نیز و داعی ساز و با خدا جل و علا طلب آخوت اگر چه لا بد ہست . اما اگر از بزرگی خود ہست
 آن نیز منوط بقوی و زہد ہست . و اگر از برائے مولا ہست پس آن اعلیٰ و اولیٰ ہست . و این نصیب
 مقربان در گاہ ہست . و آن نصیب مومنان ابرار . ہمہا ت وقت کار ہست نہ ہنگام خود و خواب

خردا کار با جبار است فریق فی الجنة و فریق فی النار فاعبیروا یا اولی الارضان قصه
مختر از همه چیز یاد خدا بهتر و لذتگوار است.

هر چه جز ذکر خداست آخس است گز شکر خوردن بود جان کنده است

پوشک سادات آثار حضرت خان پیراه جامعه مستعلقان عازم ملازمت بود به این دو کلمه تا مر لوط
مصدع خدمت گرامی گردید۔ این فقیر را در عادات و فراموش نه سازند و آن حدود را
به تردید سنت و رفع بدعت منور سازند۔ مخدومنا کمالات کتاب سید عید الحکیم تیره مولانا
شیخ عبدالحی از خلفای حضرت قطب الاقطاب مجدد ملت ثانی و بلده مستنیر بر جاده بزرگان و طریقہ
الیشان است در حق اود شیخ محمد امین از خویش ایشان و فرزند ان شیخ نور محمد نیز خلیفہ آن قطب اکبر
مهربانها ممول است۔ والسلام۔

مکتوب اس۔ • ببادشاہ دین پناہ۔

الحمد لله العلی الاعلی الذی جعل کلمة الذین کفروا السفلی و کلمة الله
یحی المولیة و الصلوة علی رسوله محمد سید الوری و علی الیه و اصحابه الشفا۔
اما بعد و السلام علیکم و الله عونکم و هو معکم ایما کنتم بمعیت او سبحانه منوط
بمقوی و احسان است ان الله مع الذین اتقوا و الذین هم محسنون۔ قول رحمن است
و حقیقت تقوی در ترک ذنوب و آتام است۔ و الاحسان ان تعبد الله كأنک تراه
قول نبی علیه السلام است فاتقوا الله ما استطعتم و احسنوا ان کنتم شکرتم۔ جعلنا
الله و ایاکم من المتقین المحسنین و نجانا و ایاکم من عذاب الایم یوم الدین۔
و لنعزقنا و ایاکم علی القوم الکافرین و صلی الله علی سیدنا محمد و الیه اجتمعین
اشفاق پناہ عریفه نیاز بخدمت حضرت نفل الهی بدست فرزند محمد پارسا بان که درین ایام

بہ تحصیل کمال بغایت اشق گذاشت فرستادہ است . توقع کہ بزودی شرف ملازمت یافته و لطف
را بہ نظر معنی بگذارند و بغایات امتیاز یابد . چون غربت و مسافرت در حق دے از بزرگان
امیدها سدا فرست . بہیات سفر بعید و شدید در پیش است و زاد و را حلہ آن پنج در پنج است
بار خدا یا تو دستگیری فرما و ما شکستگان را بمنزل مقصود رسان .

تو دستگیر شوائے خفہ پے خجستہ کہ من
بیادہ می روم و مہربان سوارانند
مکتوب ۳۲ . ببادشاہ دین پناہ .

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاللَّيْلُ الْمُسْتَكْبِي وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَالْأَحْوَالُ وَالْأَقْوَالُ
قُوَّةُ الْإِلَهِ بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلَامِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْإِنَامِ وَ
عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْكِرَامِ . وَهَذَا الْحَمْدُ وَالِدُعَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ
هُوَ الْمُلْتَمَسُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَاللِّظْفِرِ عَلَى الْأَعْدَاءِ كَمَا أُلْتَمَسَ بِهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ حُنَيْنٍ
وَعَلَبَ بِهِ عَلَيْهِمْ وَالنِّبَمَ بِهِ مُوسَى يَوْمَ قَلْبِ الْبَحْرِ وَعُرَاتِي فِرْعَوْنَ مَعَ الْأَهْلِ .
اللَّهُمَّ انصُرْ جُنْدَكَ وَأَهْزِمْ عَدُوَّكَ . كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيُّهَا كُنْتُمْ
يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ لِأَزَالَهُ السَّلَاطِينَ الْغَائِبِينَ وَعَنْ عَذَابِ اللَّهِ آمِينَ وَالْأَعْدَاءِ
الْمَحَاسِرِينَ وَفِي النِّكَالِ دَائِمِينَ وَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّهُ نَاصِرُ الْأَوْلِيَاءِ .
قبلہ گاہا چون خود درین وقت از عدم لیاقت مقصر ماند فرزند سے محمد پار سارا بیان و لطف محقر
بخدمت سراسر سعادت فرستادہ و وظیفہ و علیے خود ظاہر ساخت رَبِّیْنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . دیگر چه معروض دارد کہ غیر از بدی در خود هیچ نمی داند . چون درین ایام بہ درس
صحیح بخاری با شروع و حواشی و جماعتہ دیگر از فضلا و درویشان بعد صلوة العصر اشتغال داشت
تیمنا حدیث چند از ان و از غیر آن درین عرصہ نیز می خوانند . وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ . أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ . رَوَاهُ الْمُسْلِمُ . مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
 بِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حِطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَيْدِ الْبُحَيْرِ . مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ
 أَنَّهُ كَيْفَانٌ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ لَوْ لَعَلُّوا
 مَا أَعْلَمُ لَبِكَيْتُمْ كَثِيرًا وَأَلْضَعِكُمْ بَلِيلًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . قبلہ گاہا در دنیا بیچ آرزوئی نسبت
 جز آنکہ گوشتِ خاطر بیابد و بہ این امور پردازد و با گریہ و سوز بسازد اتی آن یبلیغ الکتب باجلہ
 کفایت لا . وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَى . ہیہات عمر بر باد رفت و بیچ عمل شایان در گاہ مقدس او
 نہ کردہ و خجالت و بطالت ہمہ لغت و قت بہت و النفعال و شرمندگی بر کف دست حساب و کتاب
 آخرت در پیش و ما در پیش و عشرت نولش . تنگی و تاریکی گور فراموش . آخر تاکے این خوابے گوش
 آخر بیدار خواهند ساخت و بیچ سود نہ خواهد داشت . آتش سوزان در کمال جوش و خروش
 و آن مرعاصیان طبق و سرپوش گوشت و پوست از سوزشے بریزد و مانند آن بجایے آن بجزد .
 ددم قبیح از احراق آن جاری و صاحب آن خزی و خواری . ہر کس ساعتے درین تصور نشیند و لمحہ
 مثلاً خود را دران آتش بہ بنید ، بعد ازین چون خواهد زیست و چگونه نخواہد گریست بمقتضائے
 عمل ما زیادہ ازین است . اما خداے ما کریم در حیم بہت . عجب بعد ازین خبر حسیان جان در بدن بہت
 و چگونه دعویٰ ما دمن بہت . ہر بلا ازین ما دمن بہت . چون این از میان رفت از ہوا و ہوس رست
 و ہمہ نور گشت . و بحق جل و علا و اجل و اعلیٰ پیوست . و نعمت در حق او تمام گشت . قَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى أَوْ مَنْ كَانَ مِثْلًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا . وَقَالَ فِي نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاتِيهَا النَّبِيُّ إِذَا أُرْسِلَتْ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَرَاحًا
 مَنِيرًا فَوَرَبِّ الْعَالَمِينَ وَجَعَلَهُ سَيِّدَ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ
 عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ . خاتمة حسنه بسلام الملوك العلام وحدث بيت سيد
 الألقام عليه وعلى آله الصلوة والسلام . قال عمر من قابل الأولياء في مقابلة الأعدا
 قاتلوهم يعد بهم الله يأيديكم ويخزهم وينصركم عليهم واشفق صدور قوم
 مؤمنين ويذهب غيظ قلوبهم ويتوب الله على من يشاء . وقال النبي صلى الله
 تعالى عليه وسلم . الغدوة في سبيل الله أدم رحمة خير من الدنيا وما فيها . رواه
 البخاري . من أعترت قدام في سبيل الله فلا يمسه النار . رواه البخاري . الحمد
 لله الذي نصر أولياءه قال الله تعالى وكان حقا علينا نصر المؤمنين . وقطع
 دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العالمين . والصلوة على سيد العالمين
 سيدنا محمد وآله أجمعين . السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . كما از حال خود چه نوسید
 مکتوب ۳۳۳ .

چون توان شد ز عمر بر خوردار
 دان کیے تن نمی دهد در کار
 ہم دے نصیحت تا بگریم زار
 در سماع ز صوت آن فرما

میری ندانے دادہ یار
 کار ما یا کیے مست در ہمہ شہر
 محرمے نصیحت تا بگویم راز
 در خورشام نصیحت آن عشوق

آن خداے متعال بہ آن بزرگی واستقدار ما را بخود خواند و ابلیس را بہ آن عبادت
 بہ یک گناہ از در گاہ خود راند . ما باین بار گناہ ، دازوسے کرم ہائے بے شمار . ہیہات
 ازین جہان چه خواهد برد و ازین شرمندگی و حسرت خواهد بزد . دعوت اکرم الاکرمین قبول نکرد .

فردا در حضرت ادبچه رو خواهد رفت خرمی آن روز بدتر از آتش جان سوز. هنوز هیچ نہ رفتہ است

و در ہای توبہ نہ لیستہ است . اسے غافل بشتاب و قدر مولائے خود بشناس . بیت

کس نہ کند ہیچ بیگناہنگاں ایچہ توبا حضرت حق می کنی

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونُنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ . وَصَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

مکتوب ۳۳ . بہ محترم زادہ شیخ عبدالاحد قدس اللہ سرہ صدر دریافت .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ النجیة والسلام . ذرہ احقر بخدمت محترم معظّم
می رساند . بہ ورود صحیفہ گرامی مشرف گشت و مضامین نجستہ آئین آن بجان و دل پیوستہ رفیع
اللہ تعالی قدرکم و عظیم اجرکم ببرکة الصالحین و دعائہم یرحم علی هذا المعانی
یوم تبیین و جوه و تسود و جوه . و فی ذلک قلتلک الدّٰموع فیما نسفی
علی ما فرطت فی جنب اللہ و اعراضت عن اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ
مخدوما کتابت اخوی اغوی میان خلیل اللہ را دید و مضامین آن ہمید لا نزلتم فی خیر
و بركة و هو معکم ایما کنتم . اہل اللہ ہر جا باشند مبارک است و مرابدال آن مقام
را بشارت . باقی تفصیل جواب از مکتوب اخوی مذکور معلوم شریف خواهد گردید . انشاء
اللہ الخیر و السلام . چند روز از تنگی سینہ بر سبیل تجرید و تفرید بکوه و بیابان گذارند . و
بلسان حال این بیت می خوانند .

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را کہ سر بہ کوه و بیابان تو دادہ مارا

بعد از آن گذشت ایچہ گذشت نواز شہائے نصیب عاصیان گشت بلم این جا رسید لشکرت
اللہم فقیرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارحی عندی من علی . والسلام .

مکتوب ۳۵ . به محذوم زاده محمد زبیر نوشته .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ . به فرزند ارجمند زید توفیق می رسد
 مرغوب رسید و مضامین آن معلوم گردید . اَلْخَيْرُ فِيمَا صَنَعَ اللهُ تَعَالَى وَلَا شَرُّ لَكُمْ فِي خَيْرٍ
 بَرَكَهٍ مِنَ اللهِ وَأُفْوَسُ إِلَى اللهِ وَكُونُوا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مَعَ اللهِ . آمِنُوا
 بِاللَّهِ وَادْكُرُوا اللَّهَ وَالْقَوْمَ الَّيَوْمَ لَا يُخَيِّبُنِي وَالِدٌ عَنْهُ وَلَا أُمْرَةٌ لَوْ كَانُوا
 عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا . إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا يُغْنِيكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغْنُتُكُمْ
 بِاللَّهِ الْغُرُورُ . اللَّهُمَّ بَيِّنْ وُجُوهَنَا يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ . وَفِي ذَلِكَ
 قُلُوبٌ قَلِيلٌ قَالَتْ الدُّنْيَا مَوْجِعٌ . از غایت تنگی سینه و تذکر گناهان نود ویرمینه چند روز بر سبیل تجرید
 اقطان و خیزان و اشک حسرت از چشم ریزان بکوه و صحرا گذارند و لبسان حال این
 بیت می خوانند

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را که سر بکوه و بیابان تو داده مارا

بعد از آن گذشت آنچه گذشت . و آنچه لوازم شماسی الهی و حضرت رسالت پناهی علی علیه السلام
 آله و سلم نصیب عاصیان گشت . اللَّهُمَّ مَغْفِرًا نَكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْحَمُ
 عِنْدِي مِنْ عَمَلِي . ملازمت حضرت نعل الهی امام ربانی را کمالات سعادت خود دانند . اگر
 رخصت فرمایند بیایند و اگر نگاه دارند سعادت دارند باشند . سبق صحیح بخاری انشاء الله
 تعالی طرانی خواهد رفت . بهر حال در بندگی او کمر محکم باید بست . از فقیر زاده با سلام خوانند .
 مشتاق دانند بکرم الله سبحانه . هر کدام به تحصیل ظاهری و تکمیل باطنی مشغولند . اللَّهُمَّ بَلِّغْنِي
 إِلَى الْكَمَالِ . و اے بر حال این عاصی که در دوسه بوسه از خیر شناسی نیست . آری رحمت او
 وسیع است و آن مرعاصیان را دستگیر است

تو دستگیر شوی و خضر پیغمبر است که من پیاده می رومم هم با آن سوارانند و السلام.

مکتوب ۴۳۰

الحمد لله و السلام على عباده الذين اصطفى . خصوصاً على سيد الوری المصطفى

آن امام زمان ظل رحمان احقر انام پس از ادای مراتب سلام با کمال شکستگی و نیاز تمام بروض مقدس محلا می رساند و در فرمان عالی نشان این کمترین عالمیان را مغفرت و مباحی ساخت و آن را بر دیده و سر گذاشت . در شکر آن ازین پیچ مان چه امید غیر از آنکه دست به دعا با کمال تضرع و التماس بدرگاه کبریا بردارد اللهم اجعل كلمة الله هي العليا و اجزته خيرا من الادنى .

می تواند که دینش کم مر حسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرد القضاء الا الدعاء . ولا يزيد في الفهم الا البر . ما رواه الترمذی وغيره . لا يغني حد ر من القدر و الدعاء مما نزل و مما لم ينزل و ان البلاء لينزل يتلقاه الدعاء فيليقيا ان يوم القيمة . رواه المستدرک من لم يدع الله غضب عليه رواه الترمذی . لا تعجزوا في الدعاء فانه لم يهلك الدعاء . ما رواه ابن حبان . لو ان باکيا بکی في امة من الامة رحيم . ما رواه البيهقي وغيره مرسل . دعا را اثره بسیار است ، رعایت آن از جمله ضروریات است . بهیات توفیق کجا است و ما در هوا سے نفس مبتلا و عذاب گوناگون در قفا و الاخره خیر من الادنى . آدمی را نه بر سر خور و خواب آفریده اند و بجهت پیش خوشگوار او را ایجاد فرموده . کارخانه عظیم کخلعت او منوط است و عذاب و ثواب ابدی به آن مربوط و ما ازان غافل بعیش زمانی شاغل فردا چشم خواهیم کشود . اما هیچ سودی نخواهد بود . لقد كنت في غفلة من هذا فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد . امروز روز کار است که فردا کار با جبار است تا که توفیق دهند و قرعه دولت بنام کدام یکی

زمنہ گوئی توفیق سعادت در میان افکنده اند کس بہ میدان درہمی آید سواران را چہ شد۔ الہی توفیق
ہم از شست از ما چہ چیز نادرست ۔

نیا و ردم از خانہ چہ بے نخست
تو دادی ہمہ چیز من چیز شست

تو رحم نما و در ماندگان را دستگیری فرما ۔
تو دستگیر شوئے خنجر پے خنجر کہ من
پیادہ می ردم و ہمرہان سوارانند و السلام
مکتوب ۷۳ ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى۔ ذرہ احقر پس از ادائے سزا
و شکستگی و نیاز تمام بمرض عالی متعالی شاہ عالم و عالمیان می رساند ۔
بہ تن مقصرم از دولت ملازمت و لے خلاصہ جان خالی آستانہ شست

دیگر از احوال کثیر الاضلال خود چہ عرض نماید مگر آن کہ حدیثی از احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم خواند ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةَ
مَنْ يَنْظُرُ إِلَى أَحِبَّابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَلَعِيمٍ وَخَدَمِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَالْكَرِيمُ
عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وَجْوهُ يَوْمَئِذٍ نَاطِقَةٌ
إِلَى رَبِّهَا نَاطِقَةٌ ۔ مرادہ احمد و الترمذی و قَالَ الصَّائِلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِيهَا النَّاسُ أَتَبُّوْا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَبِتَا كَوَا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَكُونُ فِي النَّارِ
حَتَّى لَسِيْلٌ دُمُوْعُهُمْ فِي وَجُوْهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَائِدٌ حَتَّى تَنْقَطِعَ دُمُوْعُهُمْ فَتَسِيْلُ
الدَّمَاعُ فَتَنْفِجِرُ الْعَيُّونُ فَلَوْ أَنَّ سَفْنَا اجْرِيَتْ فِيهَا الْجُرَاتِ ۔ بہیات ہر گاہ
مال کار بریں منوال ہست پس چرا ما غافلان را آرام و قرار ہست ۔ مگر و عیدات الہی جل شانہ در گوش
است کلاب آتش سوزان در کمال ہوش و عاصیان را آن طبق دسر پوش ۔ اولیا و اولاد ان بعید

کرمہ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاصْحَابُوْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَجْنُ ذُوْنُ بَرٍّ اَنْ يَّشَاقِدَ سَفْرًا جَدِيدًا
در پیش وزاد و راحلہ آن پیچہ دپیچہ .

دوستگیر شوئے حضرت پیچہ کن
پیادہ می روم دہمراں سوار مند

قبیلہ گاہا فضائل و کمالات دستگاہ خدا کا خواجہ عبداللہمہ از دعا گویان حق آن حضرت ہست
فرزندان مشارک الیہ جو انان قابل اند و ارادہ لوزکری دارند امید کہ بجنایات شاہی از گرداب
تفرقہ بر آید و بساحل جمعیت در آیند . دیگر از مراتب دعا گوئے خود چہ عرض نماید کہ خدا جل و
آن را بہتری داند . کَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِكُمْ وَ جَعَلَ يُؤْتِيْكُمْ خَيْرًا مِّنْ اَمْوَالِكُمْ . و بسم

علی سید الانام .

مکتوب ۳۸ .

الحمد لله الذي وكفى والسلام على عباده الذين اصطفى . بہ ورود عنایت
نامہ

نامی مشرف و کرم گردید . ایچہ از دوسے کرم یاد آوری فرمودند نیز رسید و سبب دعا گوئے آن
لمجاہ و ملاذ فقر اگر دید . سَابِقًا لِّقَبْلِ مَبْنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . در حدیث آمدہ
ہست مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَا مِنْكُمْ فَتُحَّتْ لَهُ ابْوَابُ الْجَنَّةِ وَ فُتِحَتْ لَهُ ابْوَابُ
الْجَنَّةِ . و در بعضی روایات فُتِحَتْ لَهُ ابْوَابُ الرَّحْمَةِ . یعنی کسے کہ کشادہ اور اور ہائے
دُعا و موفق کردہ شد بہ دعا کشادہ شد مر اور اور ہائے رحمت . پس در دعا تقصیر نہ باید کرد
در ہائے بستہ ا بکلید دعا باید کشود و تواجیح خود را از خدا سے عزوجل و علامہ تضرع و استجا
باید طلبید . و نجات آخرت دمان باید دید . در حدیث آمدہ مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهُ يَغْضَبْ
عَلَيْهِ . کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالیٰ بر او غضب ناک می شود . و نیز در حدیث آمدہ
رَدَّ مَنِيَّ كَيْفَ قَصَّارًا مَرَدًا عَاوِزًا يَّزِيدُهُ مَنِيَّ كَيْفَ مَرْمَرًا يَّكْوِيْهِ وَ يَبِيْحُ حَيْزًا مِنْ سَوَالِمَا مَحْبُوْبًا تَمَّ

نزد خدا نیست از سوال عاقبت پس طلب بسیار باید نمود. و در ہائے رحمت باید کشتہ
 و در حدیث آمدہ و عا سلاح مومن ہست و ستون دین ہست و نور آسمان ہا و زمین ہست
 ہمہ را از خدا بخواد اگر بند پا پوش و نمک طعام باشد. و شر الٰط و آداب استجابت عا
 پر ہیز کردن حرام در خوردن و پوشیدن. و اخلاص مر خداے تعالی را جل و علا و
 تقدیم صانع بر دعائش نماز و غیر آن و طہارت و وضو و پاکی و مانند آن و استقبال قبلہ
 و نشستن بر زانو ہا و ثنا بر خداے جل و علا گفتن و در وقت استادن و دراز کردن ہر دو
 دست و برداشتن بہ ہر دو منکب و برہنہ داشتن و برداشتن چشم بہ سوئے آسمان و آنکہ
 سوال کند بر سبیل اسمائے حسنی الہی و صفات علیاے او سبحانہ، مثل رب العلمین و اگر
 الاکرمین و ارحم الراحمین. و غیر آن ہر دو کف دست و با ادب بودن و خضوع و خشوع
 و عزت و مسکنت. و قہتائے اجابت دعا شب قدر و روز عرفہ و ماہ رمضان و
 روز جمعہ و لصف آخر از شب و ثلث اول شب و ثلث آخر شب و میانہ شب و وقت
 سحر. و ساعت جمعہ از ہمہ زیادہ ہست از یہنا. اسوال اجابت دعا در ہر سال شنیدن
 آواز اذان دعا مستجاب ہست در عین مجدہ و عقب تلاوت قرآن مجید خصوصاً وقت
 ختم، خصوصاً از خوانندہ. و نزد نوشتیدن آب زہرم و حضور میت و ہنگام آواز
 مرغ و در اجتماع مسلمانان و در مجلس ہائے ذکر و نزد نزول باران و ہنگام دیدن کعبہ
 و در میان دو لفظ مبارک اللہ و جاہائے اجابت دعا جائے نشست ہست، یعنی
 جلے پاک باشد. و در عواجت کعبہ و نزدیک منزم کہ مابین حجر اسود و دروازہ کعبہ
 ہست و زیر ناودان کعبہ و نزد چاہ زہرم. و بر کوہ صفا و کوہ مردہ و در چائے سعی و رفتن
 در میان صفا و مردہ و در مزدلفہ کہ مابین عرفات و منی ہست و در عرفات و منی و نزد آمدن

و انداختن سنگ ریزہ ہا و در نماز کرج و نزد قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم و نیز مستجاب بہت دعا
 مضبوط و مستجاب بہت دعاے مظلوم اگر آن مظلوم فاجر و فاسق باشد و دعاے پدر و دعاے بادشاہ
 عادل و دعاے مرد صالح و نیز توسل کند نزد دعا بسوے خدا تعالیٰ پیغمبران اور صالحان از بندہ
 ہائے اولیاء از لپت کذبہ دعا و اعتراف کند بہ گناہ و دعا کند از صمیم قلب و جد و اجتناد و
 حضور دل و بداند معنی دعا و نیکی کنی کذبہ ہم سایہ خود و تکرار کند در دعا بسیار و آمین بگوید دعا
 کندہ و شنونده و دعا بہ امر محال نہ کندہ و ہر دو دست را بر رو فرود آورد و مسح کند بہ آن
 روے خود را و شتابانی نہ کند در طلب اجابت تا بگوید دعا کردم قبول نہ شد ظاہر اما خیر شود یا
 عوض آن چیز دیگر محبت شود یا بلا مندفع گردد این ہمہ اقسام اجابت دعا است و دعاے
 فرزند نیک بہ والدین خود و دعاے مسافر و دعاے روزہ دار و وقت افطار و دعاے مسلم
 بر باد مسلم را پس پشت و اسم عظیم خدا جل و علا کہ دعا کردہ شود بہ آن اجابت کندہ اورا
 حق تعالیٰ وقتے کہ سوال کردہ شود بہ آن بدہد، مراد اورا خداے تعالیٰ، این بہت
 لا اِلهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ . درین باب دیگر ہم آمدہ است
 اما این جا ہیں اکثر آفت ما بِنَا تَقْبَلُ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ صَلَّى اللهُ
 عَلٰی سَیْدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ . دیگر رسالہ در ضبط گناہان صغیرہ و کبیرہ و دیگر فصیح
 تالیف یافتہ است شیخ مصطفیٰ در مسجد کلان جامع می باشد بخدمت شریف خواہد رساند۔
 انشاء اللہ تعالیٰ آن را مطالعہ فرمایند۔

مکتوب ۳۹ . بہ طرف بی بی جیو صدور یافتہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ذات عالی درجات آن مودن خیرات و حسنات فاطمہ زمان
 خدیجہ دوران بی بی جیورا دیر گاہ تفراتوازد و بر یاد خود مستقیم و مستقیم دارد، بِاللَّيْلِ

وَاللَّهِ الْاَلْحَادِ . وَعَلَيْهِمْ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ . به ورود عنایت نامه نامی معزز و
مکرم گردید . آثار عنایت ازان شناخت و دستا به دعای خیر ایشان برداشت .

می تواند که دهادشک مرا حسن قبول آنکه در ساخته است قطره بارانی برا

بی بی جو سلامت دنیا زراعت گناه آخرت است هر که اینجا کاشت و بطاعت و بندگی
پرداخت جنات انعم یافت . و هر که این جابه غفلت و گناهان بسر برد در آخرت خود را به آتش
پیرود آدمی را نه براسه نور و خواب آفریده اند و نه بحیث عیش خوشگوار خلق زموده . مقصود از
خلقت او طاعت و عبادت است و کسب معرفت و سعادت ، تا که او توفیق دهند و قرعه دولت
بنام کدام یکی زنند .

گوئی توفیق سعادت در میان انگنند اند کس بنیدان در نمی آید سواران را چه شد

وقت کار است که فردا کار با جبار است . پس بر وظائف طاعات و عبادات و صیام و صلوات و ادا
زکوة قیام تمام باید داشت و از محظورات و منکرات خود را یک سو باید گذاشت . این طریق بجا
وَاللَّهُ هَادِي إِلَى صَبِيلِ الْمَشَادِ . خداوند این بنده عاصی را به فعل نیکان نیز توفیق کرامت
فرما . و از کمال کرم ابواب رحمت و معرفت بروی بکشا

یارب برهانیم ز حرمان چه شود
یک گبر که از کرم مسلمان کردی
را سه بهم بگو سے عرفان چه شود
یک گبر دگر کنی مسلمان چه شود

مکتوب . ۴۰

مَعَاذَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ مُصَلِّيَا عَلَيَّ رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ . فرزند عزیز حاجی ، بحرین
الشریفین زید عزة و توفیق . ازین در دیش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند . مشتاق
دانند . چرا دل ریش نه باشد که معاند گورد قیامت در پیش دردد . چگونه به جمعیت دارم ،

نہی داند کہ فردا اجل کدام فریق شود فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر۔ فمن نزع ح عن النار
 و ادخل الجنة فقد فاز۔ بہر حال بہ جہت این کار درست و پا باید زد و یک ساعت بے یاد موی
 جل و علا نباید نشست۔ بلکہ از ذکر بہ مذکور باید رفت۔ و از صورت بہ حقیقت باید پوست و
 از لفظ بہ معنی باید گذشت۔

قوسے ز وجود خوش فانی رفتہ ز حروف در معانی
 اگر یافت قطوبی الہ دلبشوی لہ والا درد دنیا یافت نیز سعادت است عظیمہ خوش گفت۔
 آن کس کہ بیافت دولتت یافت عظیم و آنکس کہ نیافت درد دنیا یافت نیست
 معاذ اللہ اگر این درد ہم نہ ہند و از درگاہ زندہ خواہم بشد درین فکر جگر دوز۔ اللہم
 نینہنا قبل ان ینہنا الموت۔ مکتوب شریف حاجی ابوالخیر رسانید الخیر فیما
 صنع اللہ سبحانہ۔ امید است کہ عواقب امور محمود شود سعی مشکور گردد و فقیر را در
 یاد و عاصی خود دانند و از دعای خیر منسی نہ سازند۔ گناہگار است شرمندہ اما عفو او
 عاصی را امید و ہندہ و لا ازندہ۔ اللہم مغفرک اوسع من ذنوبی و رحمتک
 ارحم من عملی۔
 مکتوب ۴۱۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ تَشَرَّفْتُ
 الْعَبْدُ بِسَلَامِكُمْ وَتَنْبِيْهِ بِكَلَامِكُمْ فَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةٌ لِّدُنْيِكُمْ۔ وَمَا ذَكَرْتُمْ
 مِنَ الْاَلْقَابِ فَلَسْتُ لَهَا۔ وَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ بَلَّغْتُمْنِي بِهَا اِلَىٰ جَنَابِكُمْ مَبِينَةٌ
 عَنْ كَمَالِ حَايِكُمْ۔ مَا بَتَلْتُكَ الْاُمُورُ وَاَنَا فِي غَايَةِ الْعُقْلَةِ وَالْغُرُورِ۔ هَيَّجَاتُ
 جَاءَ وَقْتُ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ وَالنَّارِ تَفُورُ وَنَحْنُ فِي كَمَالِ الدَّرَجَةِ وَالسُّرُورِ۔

اللَّهُمَّ بَيِّنْ وَجُوهَنَا يَوْمَ تَبْيَضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ وَلَا تَحْزِنْنَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
 مَالٌ وَلَا بَنُونَ. الْآيَاتُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لِأَخْوَفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. وَجُوهٌ
 يَوْمَئِذٍ فَاحِشَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا فَاطِرَةٌ. وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَلْظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ
 بِهَا فَاقِرَةٌ. أَرَفَتْ الْإِرْفَةَ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ. وَكُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ
 أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرُوحٌ وَرَيمَانٌ وَمَجَنَّةٌ نَعِيمٌ. وَأَمَّا
 إِنْ كَانَ مِنَ اصْطَبَابِ الْيَمِينِ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ اصْطَبَابِ الْيَمِينِ. وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ
 الْمَكْدِبِينَ الضَّالِّينَ فَتُرْلٌ مِنْ صِيَمٍ وَتَضَلُّبَةٍ حَجِيمٌ. إِنَّ هَذَا لَهُ حَقٌّ الْيَقِينِ.
 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. إِنَّ الْأَخِ الصَّالِحِ الْفَاضِلِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ
 الْعَابِدِ لِأَزَالِ كَاسِمِهِ فِي الدُّنْيَا نَاهِدًا وَفِي الْعُقُبَى رَاعِبًا لَعَدَّ مَا صَوَّبَ الْفُقَرَاءَ
 حَقَّ الْمَصَابِحَةِ وَجَاوَزَ مَرَارَ الْأَوْلِيَاءِ حَقَّ الْمَجَاوِرَةِ وَتَحَقَّقَ بِأَنْوَاعِ أَهَمِّ وَأَقْلَعِ
 عَلَى أَسْرَارِهِمْ وَأَطْوَارِهِمْ وَتَوَجَّهَ بِخَدِّكَ مَتِّكُمُ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ وَعَوْنِكُمْ. وَكَانَ
 هُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ وَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ يَلْمَسُ مِنْ دُعَائِكُمْ وَيَتَمَنَّى لِقَائِكُمْ وَالسَّلَامُ
 مَكْتُوبٌ ۲۲ .

بِاسْمِهِ سُبْحَانِهِ. حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَاحِمَةُ
 اللَّهُ لَكُمْ. نَمِي دَانِ خَدْمَتِ آنِ گرامی برادر چه نگار د عمر گران مایه درین صرف شد تا چه
 خورم صیفت چه پوشم شتا. بہیات تا دنیا بر جا است این فکر و اندیشہ بر پا است. پس بکار
 آخرت کے خواہد پرداخت و اورا سبحانہ کے خواہد شناخت .

در جہان شاہدے و ما فارغ در قدر جرحے و ما ہستیار

در خیر آمدہ است کہ صحبت دارید با خدا . و اگر نتوانید پس صحبت دارید با کسی کہ صحبت دار
 دوست تعالی . اولیاء و جلساء خداوند دہر کہ بلایشان نشینند ہرگز شقی نہ شود۔ **ہم و
 القوم لا یشتقی جلیسہم** . چون درین ایام حقائق آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ
 شیخ محمد عابد ولد اقا داد پناہ شیخ تاج الدین محمد کہ از اغزہ روزگار و از علمار و مشائخ مشہورین
 آن دیار است ، و ساکن قصبہ چناوہ . بعد از آنکہ مدتے با کمال شکستگی و خدا طلبی در صحبت قرار
 بودہ و از الوار و برکات بزرگان سیراب گردیدہ آنجا رسیدہ . دیدن او غنیمت است و
 زیارت او نعمت . اگر او را بہ اغزلز تمام بخوانند و صحبت دارند بسیار بر جا است و موجب
 اجر ہا . **مَنْ تَوَاصَعَ يَتَّه تَرَفَعَهُ اللهُ الدُّنْيَا مَرْعَةَ الْآخِرَةِ . الدُّنْيَا سَاعَةٌ وَ لَنَا
 فِيهَا طَاعَةٌ . الدُّنْيَا يَوْمٌ وَ لَنَا فِيهَا صَوْمٌ** .

مکتوب ۴۳ .

مخدوم درین ایام مکتوب بادشاهی مثل بر کمال عنایت و مہربانی رسیدہ مع ذلک
 تا حال خود را یک سو کشیدہ . چہ کند بالذات بہ تمنائی راحت است . و بقر نامرادی بنامی
 مائل نمز خرفات دنیا ای اختیار در نظر قبیح است . با وجود آنکہ تو از ہمہ نوار و ذلیل است
 موافق حال این ابیات می باید

دزین تمنانشستن حاکم چسیت

بدین عذر از خلایق دور باشتم

.....

.....

ہر اسد کو جسے از ما شناسد

بہ تمنائی چنین مائل دلم چسیت

سگم پس از سگی معذور باشتم

.....

.....

مکان خود صاحب خود را شناسد

نہ خود را می شناسد نے خدا را
 چرا بدنام سازد خیل ما را
 درین دید راه بر دید تصور نہ ممکن است کہ فی الحقیقت کہ ازین ہم بدتر است . مدار کار
 درین راه بر دید تصور اعمال است . چون این دین بہ کمال رسد اسرار و عنایات بے شمار
 نصیب گردد . مَنْ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ . از ان اسرار زبان باید بست . تلم این جا رسید
 بر شکست . درین راه ہمہ عجز و شکستگی نیستی است . چون آن کمال رسد مسہی حقیقی جلوہ
 شود . خود بینی نصیب اعدا باد خدا از دور دارد . دَعُ لِنَفْسِكَ وَتَعَالَى . با مار نشین و
 با مار نشین . و دیگر ابیات کہ حسب حال خود نوشته اند آن از کمال حال است . و از ہستی
 صدق مقال . اللہ تعالیٰ درین طلب و دید میفراید و ما گرفتاران را ہم ازین بلا نگاه دارد .
 إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ غَدْرٌ وَتَكْمٌ . بچہ از خدا باز دارد بلاست و ذکر او شفا فذکر
 اللہ نورٌ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ سرورٌ ذِکْرُ اللہِ سَاحَةُ وَالذُّ نِيَا سَاعَةُ ذِکْرُ اللہِ
 يُوصِلُ إِلَى اللہِ وَيُغْنِي عَمَّا سِوَى اللہِ . وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ .
 ہر چہ جز ذکر خداے احسن است
 گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۴۴ .

حَامِدًا وَ مَصْلِيًّا . بَعْدَ الْحَمْدِ وَالْعَمَلِ وَالْوَعْدِ وَ تَبْلِيغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ بِهَذَا نَمْرٍ
 و شجرہ سیادت و سعادت می رساند . مدتی است از احوال شریف خبر ندارد . ہر کجا هست
 خدا یا سلامت دارش . قَالَ اللہُ تَعَالَى إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ يَا أَيُّهَا فَاعْبُدُونِ .
 ہر سرزمین را فیوض خداست و ہر بقعہ را انوار . ہمہ وقت و ہر جا منظر فیض خدا باید بود .
 دلخہ از بندگی و طلب او نباید آسود . آرام و قرار بر طالب حرام است . و بعد بدتر از عذاب
 نارہت . مہیات عذابہاے گوناگون در پیش است و ما در عیش و عشرت خویش . آتش

بہ دو دست نویس در خرمن نویس من خورده ام چه نالم از دشمن نویس. رَبَّنَا ظَلَمْنَا
الْأَنفُسَ وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. دنیا وسیلہ آخرت
سازند و خود را در راہ او در بازند. و حدیث قدسی مَن قَتَلَهُ فَأَنَا بَيْتُهُ رَا
شناسند.

از پیے این عیش و عشرت مآختن صد ہزاران جان بساید با ختن

فقرار اشتاق خود دانند و احوال خیر مال را نولیان باشند. و اسلام از فقیر زادہ ہا
سلام خوانند محمد و م زادہ ہا بالجائیت و استقامت باشند.

مکتوب ۲۵. بسید عبد الحکیم نوشتہ است.

حامداً و مصلياً و مسلماً. بنادر گرامی بسید عبد الحکیم سلام خوانند و مشتاق

دانند. مدستے است از احوال خیر مال آن برادر خبر سے نہ دارو. ہر کجا است خدا یا سلامت

دارش. ہنگام جوانی را مغنتم و بہام دکمال در بندگی و طاعت حق پردازند. و خود را در راہ

او در بازند و حدیث قدسی مَن قَتَلَهُ فَأَنَا بَيْتُهُ رَا خوانند. خوش گفت.

در کس منگر جو آشناسے تو منم

با درو لب از چون دوائے تو منم

شکرانہ بدہ کہ خون بہلے تو منم

گر بر سر کوسے ماکتہ شوی

صد ہزاران جان بساید با ختن

از پیے این عیش و عشرت مآختن

احوال خیر مال را ہموارہ نولیان باشند و بکار آخرت پردازند بہ دعائے ظہر الغیب

یاد آرند. و اسلام.

مکتوب ۲۶.

حامداً و مصلياً و مسلماً. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. ہمی دانند کہ بہ خدمت

گرمی چہ نگارد۔ وغیر از انکہ اظہار اخلاص خود نماید و از بندگان علاج آن خواهد۔

مفسرینم آمدہ در کوسے تو شہیداً باللہ از جہاں روسے تو

ہیئات کا للتراب و مراتب الارباب۔ آسے چہ عجب کہ از غایت بندہ تو ازی افتادہ
را از خاک مذلت بردارند و از نہایت کرم گناہگار سے را قبول فرمایند۔

می تواند کہ دید اشک مرا حق قبول آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را

اللہم مغفرک ادسع من ذنوبی و ما حمتک ارجی عنی من علی۔ دیگر آنچه از ارادہ
سفر حرمین شریفین زاد ہما اللہ سبحانہ اشریفاً و کرمیاً استفسار فرمودہ بودند۔ مخدوماً، بالفعل بعد
مضی برسات بہت بعضی نیات و اتباع سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ التامیات غم
مہاجرت از وطن و مبعادت از مردوزن بخاطر حزن آثار مصمم دارد۔ و از خدا جل و علا با کمال
تضرع و التماس حصول آن را می تواند و اشارات غیبی درین باب ترقی یا بدت تقدیر الہی جل شانہ
کجا برد و کدام سو کشد۔ قال اللہ تعالیٰ ان امرضی و اسعۃ فایامی فاعبدون۔ مقصود
در دنیا یاد خداست بل و عکس ہر جا میسر شود همان او تعالیٰ برد در طلب او باید گذاخت و از خود تائب
و نشانی نہ باید گذاشت تا اورا باید شناخت من قتلہ فانا حیۃ۔

در پیے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بسبب یاد باختن

باقی ماند امرح آن را امسال بفرج امتثال امر ظل الرحمة موقوف دانستہ۔ و حصول آن را
از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال تضرع و التماس خواستہ۔ عمر با آخر رسید و تلافی آن بجز آن
نہ دیدہ۔ عمل خود ہمہ شرو بلا۔ هو الشافی هو اللہ، منتظر نشست تا چہ پیش آید و خدا جل و علا
چہ خواهد و افرضی افری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ پیش از وقوع امر خود را چہ
فرد شد و در ترویج متاع کاسد خود چہ کوشد و تعالیٰ غیب ہائے ما پوشد زیادہ بدین

چہ گوید و ہموارہ اور ابویہ مشتاق داند و از دعا فراموش نہ سازند . و اسلام !

مکتوب ۳۷ .

يَا سَمِيعُ سُبْحَانَكَ . حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمَسْلَمًا . السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَهُوَ
 مَعَكُمْ أَيُّهَا كُنْتُمْ . صَحِيفَةُ شَفَقَتِ رَسِيدٍ وَأَثَارِ مَهْرَبَانِي يَا اِزَانَ قَاهِرٍ كَرِيمٍ . اللَّهُ تَعَالَى بِرِثْمَا
 مَهْرَبَانِ بَادٍ وَالْبَوَابِ تَرْقِيَاتِ بَكْشَادٍ . اِيْنَ جِهَادٍ وَعَزَارِ السَّعَادَاتِ نُوْدٍ دَانِدٍ . وَأَنْ رَا وَسِيْلَةَ
 رَضَايَ مَوْلَى تَعَالَى شَنَسَانِدٍ وَنِيَّتِ رَادِرْسَتْ سَاذَنْدٍ وَدُرُوْشَانِ وَدَلِ رِيْشَانِ رَادِرْدَعَا
 دَانِدٍ وَامِيْدٍ وَارْعَتِ وَفَتْحِ وَنَفْرَتِ بَا شَدِّ الْآرَانِ جَنَابِ اللَّهِ هُمْ الْعَالِيُونَ . يَلِيْتِي
 كُنْتُ مَعَكُمْ كَأَفْوُزٍ فَوُزًا عَظِيْمًا . اِيْنَ جِهَادِ كَاهِ كَاهِ هَسْتِ وَجِهَادِ بَا نُوْدِ هَمِيْشَهٗ بَرِيَامِي بَا زِدِ
 وَچُونِ مَرْدَانِ هَسْتِ كِه خُوْدِ رَا بَشْكَندِ وَبِهٖ مَوْلَايَ خُوْدِ بَرَسِدِ . اَزِ نُوْدِ چُوْ كَزْمَشْتِي هَمِهٖ عَيْشِ هَسْتِ وَ
 نُوْشِي . عَيْشِ وَنُوْشِي اِيْنَ دَارِ نَفِيْبِ اَعْدَا هَسْتِ . وَرُوْحِ وَرِيْحَانِ اَنْ جَا نَفِيْبِ اَوْلِيَا رَا اِيْنَ
 سَمِ قَاتِلِ دَانِ تَرْيَا قِ تَا نَافِعِ . اِيْنَ قَانِي دَانِ بَاتِي . اِيْنَ اَدِنِي دَانِ اَدِنِي . فَرِحِ اِيْنَ جَا سَبِيْبِ
 نَعْمِ اَنْ جَا سَتِ . وَنَعْمِ اِيْنَ جَا مَوْجِبِ فَرِحِ اَنْ جَا . اِيْنَ اَهْوَنِ وَادِنِي دَانِ اَشَدُّ وَابْلَغُ
 كَالْمَدِّ نِيَا وَالْاٰخِرَةِ الْاَضْرَتَانِ اِنْ رَضِيْتِ اِحْسَانًا سَخَطْتِ الْاٰخِرَةَ
 وَالْاٰخِرَةَ خَيْرٌ مِّنَ الْاُولَى . هَمِيَا تِ كُوْنِي تَوْفِيْقِ وَسَعَادَاتِ دَرْمِيَا نِ اَفْكَندِهٖ اَنْدِ كَيْسِ
 بِهٖ مِيْدَانِ دَرْمِي آيِدِ سُوَارَانِ رَا چِهٖ شَدِ . مَحْدُوْمَا دَرِيْنَ اَيَّامِ بِمَوْجِبِ اَشَارَةِ قُوِيهِ غَيْبِيهِ رَا كَمِ تَرِ
 كَرْدِهٖ وَبِيْچِ جَا اِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ اَزِ خُوْدِنِهٖ رَفْتِهٖ . هَرِ جَا كِهٖ بَرْدِهٖ اَنْدَا زِ عِنَايَاتِ تَا زِهٖ دَلُوَا زِ شَهَا
 بِيْ اَنْدَا زِهٖ اَنْ جَا كَرْدِهٖ اَنْدِ . اَرْسِيْ هَرِ جَا رَا اِحْكَامِ خُدَا هَسْتِ وَنِيَوْضِ وَبِرْكَاتِ دَرَا رِ الْوَلُوَا اِبِلِ
 لِبْصَا رِ بِهٖ اِيْنَ مَعْنِي مِي بَرَنْدِ وَازِ هَرِ دُكَا نِ مَتَاعِ وَصَلِ جَانَانِ خُوْنَدِ . سَهٗ
 مَتَاعِ وَصَلِ جَانَانِ لِيْسِ كِرَانِ هَسْتِ بَدِيْنِ سُوْدَا بِيْهٖ جَا نِ لُوْدِيْ چِهٖ بُوْدِيْ وَاِسْلَامِ .

مکتوب ۲۸ .

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا . اِسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بزرگے گفتے ہائے
 اَرَوْتُ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَيَّ الدُّنْيَا وَازْوَدْتُ لِبَشْوِ . اگر کسی نیک تامل نماید وہ یہ تمہیں نظر
 فرماید طالب آخرت را عین طالب مولیٰ یابد . و کرمیہ وَاللّٰهُ يُدْعُو اِلَى ذَا اَثَرِ السَّلَامِ
 وَكِرْمِيَه . يُرْجُو الْفَقَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ رَابِدٌ خَوَانِدٌ فَكُلُّ اَخْرَجَ بَايْدُ كَرُو وَاَزْمُو اَوْ بُو
 بلكہ از خود نیز باید گذشت چون از خود رفت سخن دَعُ لِنَفْسِكَ وَتَعَالَى اِنْ مَعْنَى كَشْفِي وَجَدَانِي
 است نہ زبانی و بیانی مَن لَمْ يَذُقْ لَمْ يَذُقْ

از پیے این عیش و عشرت سخاقت صد فراران جان بیاید باختن

این عیش و عشرت مخصوص اولیاء است و عیش و عشرت نصیب اعدا است . اہل فرح و
 عیش نہ ہنزد کہ آن غم آخرت بود . ہیات کیف الفرح و السروس و الذامر تقوسا فمن
 فی الرّاحۃ و التخلّص عن النار فہو فی الطاعة و ما توفیق الا باللہ علیہ توکلت
 وَ اَلَيْهٖ اُنِيبُ .

مکتوب ۲۹ .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعَثْتَهُ وَجَلَّالِهِ تَمَّتْ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
 عَلٰی سَيِّدِنَا سَيِّدِ السَّادَاتِ . اِسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا سَيِّدِي
 اَنَا مَفْتُونٌ وَبِمَا كَسَيْتُ مَرْهُونٌ لَا بَصَاعَةَ لِي سِوَى الْاِصْنَاعَةِ وَ لَا صِنَاعَةَ لِي
 غَيْرَ الْبَطَالَةِ قَلْبِي قَاسِيَةٌ وَالنَّارُ حَامِيَةٌ . هَيَّاهَاتَ اَيْنَ الْمَرْوَكِيَّتِ الْمُسْتَقَرِّ
 اَيْهَا الْعَاصِي فَرَّ اِلَى اللّٰهِ وَكُنْ مَعَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَعْرَةَ اِلَّا اِلَيْهِ . وَ
 الْاَمْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْهِ مِنْ حَمَّتُهُ وَاسِعَةٌ وَمَغْفِرَتُهُ قَاطِعَةٌ لَا تَيْسُرُ مِنْ

مِنْ رُوحِ اللَّهِ وَإِنْ فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ . إِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا . وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ
 رَاحِمًا . يَا سَيِّدِي لَا تَسْؤُقَا عَنْ دُعَائِكُمْ فِي السَّفَرِ وَالْحَقْرِ خُصْرُصًا عِنْدَ رُويَةِ اللَّعْبَةِ
 وَعِنْدَ الْبَابِ وَالْمُلْتَزِمِ وَالْحَجْرِ وَعِنْدَ زِيَارَتِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبِي لَدَيْكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ . اللَّهُ يُجْمَعُ بِالْخَيْرِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ
 سَبْعَانَةٌ يَا إِجَابَةَ حَبِيدٍ وَعَلَى مَنْ مَاتَ قَدِيرٌ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ سَوَّلَهُ
 الْكَرِيمُ . وَالسَّلَامُ .

مکتوب ۵۰ . به صوفی قلندر بیگ .

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَهُ . حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا . برادر عزیز صوفی قلندر بیگ از فقیر سلام
 خوانند و مشتاق دانند . مکتوب مرغوب رسید . مضامین آن معلوم گردید از جمعیت باطن و
 عدم سرایت ظل ظاهر در آن . و حصول جمعیت و لذت در پائے آن نوشته بودند . اللہ تعالیٰ فرید
 بر فرید نصیب کند و تمام و کمال بجانب خود کش جمعیت سبب جمعیت فقر است کار خود به او سبحانه
 گذارند و خود را در میان نه دارند . با پارسیا بنشین و با خود بنشین . قصد آن حدود درین سال
 مصمم است . تا در غیب چه مقدس است . دیگر حقیقت برادر طریقت صوفی عبد اللطیف زبانی بیآوردند .
 مکتوب ۵۱ . به صوفی قلندر بیگ .

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا . اخوی حقائق آگاه صوفی قلندر ازین درویش دل ریش
 سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند . سلامتی را منحصر در ترک انام شناسند و حقیقت ظهور
 سلام در دار السلام دانند . سلام "قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَبِّهِمْ بِرَأْسِ شَاهِدِ عَدْلٍ هَسْتِ وَالسَّلَامُ .
 جمع یا ران طریق سلام خوانند و بر یاد خدا جل و علا ترغیب نمایند . کار این است غیر ازین

همه هیچ —

مکتوب ۵۲ . به صوتی قلندر بیک .

بمحمد و وصی علی بنیته و سلم . برادر عزیز صوتی قلندر آنچه از دقایق بلند و
احوال ارجمند نوشته بودند معلوم گشت و امید با ازان است . این فقیر زیادہ در حق شما می یابد امید با
می دارد . چون وقت تنگ بود نتوانست پرداخت و در وقت موقوف ساخت . اشاره به حصول بقا
ذاتی نموده بودند مبارک است ما بت زدی علما . و اسلام علی سیدالانام .

مکتوب ۵۳ . به مرزا محمد مقیم .

بمحمد و وصی برادر سعادت و توفیق استنار میر محمد مقیم سلام سلامت انجام قبول فرمایند
و مشتاق شناسند . از احوال کثیر الاختلال خود چه نوشتند . عمر به آخر رسید و معامله گوردقیقت
از پیش دوید . زاد و راهله این سفر پنج در پنج دکار آخرت پنج پنج .

آتش به دود دست خویش درخ من خویش
من خورده ام نام از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وای من دست من و در من خویش

اَللّٰهُمَّ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ يُّنْبِتَ سَنَا الْمَوْتُ . این فقیر عاصی را در یاد دعای خویش دانند و احوال
زیر خیر آل بدست آیندگان نویسان باشند .

مکتوب ۵۴ . به مخدوم زاده ابوالاعلیٰ صدور یافته .

الحمد لله والصلوة على عباده الذين اصطفى . مکتوب مرغوب فرزند عزیز الوجود
رسیده سبب مسرت و محبت گردید . هیجانات در دنیا مسرت و ابتهاج کراست و فراغت و جمعیت
کجا تا عتده انام فریق فی الجنة و فریق فی السعیر در پیش است قرار و انام کمرادر کیش است
فَعَلَيْكَ يَا أَيُّهَا الْوَلَدُ بِدَوَامِ التَّضَرُّعِ وَالْإِلْتِمَاعِ يَا إِلَهَ الْوَالِدِ الْقَهَّارِ وَاسْتَدْلًا
إِلَى اسْتِغْفَارِ وَالْبُكَاءِ سَيِّمًا فِي أَوْقَاتِ الْأَسْحَابِ وَعَلَيْكَ بِقَلْبِ الطَّعَامِ وَالْكَلَامِ وَالْمَنَامِ

وَكَثْرَةَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَدَوَامِ الْخَوْفِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ الْجَبَّارِ وَعَلَيْكَ بِحِفْظِ الْأَدْقَاتِ
 وَتَرْكِ السَّيِّئَاتِ وَدَوَامِ الْإِقْبَالِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالطَّاعَةِ وَالْمُرَاقِبَاتِ وَتَطَهِيرِ النَّبَاتِ
 عَنْ الْأَدْوَانِ وَتَبْوِينِهَا بِالْأَذْكَارِ وَالْأَفْكَامِ وَعَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الْأَخْلَاقِ وَمُحَامِدِ
 الْأَوْصِيَاءِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلَى الْأَعْطَاءِ وَتَحَمُّلِ الْإِيذَاءِ مِنَ الْخَلْقِ وَ
 دَوَامِ حُسْنِ الْخُلُقِ وَعَلَيْكَ بِمَجَالِسَةِ الْعُلَمَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْفُقَرَاءِ وَتَرْكِ مَجَالِسَةِ
 الْمَجْهُلَاءِ وَالسُّفَهَاءِ وَاصْبِرْ لِنَفْسِكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْغَيْبِ وَ
 عَلَيْكَ بِالْحَيْثُ وَالْبُعْثُ فِي اللَّهِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَحَارِمِ اللَّهُ
 وَعَلَيْكَ بِالْجُودِ وَالْبِقْرَابِ إِلَى اللَّهِ الْمَعْبُودِ وَالتَّوَحُّلِ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ الشَّقِيَّةِ
 عَلَى خَلْقِ اللَّهِ وَالتَّعَظِيمِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَعَلَيْكَ بِرُؤْيَةِ الْعُيُوبِ وَالذُّنُوبِ عَلَى الدَّوَامِ
 وَالِاسْتِجْيَاءِ مِنَ اللَّهِ بِالتَّمَامِ وَالتَّنْقَاءِ عَنْ ذُنُوبِهِ بِالرَّجْدَانِ وَالتَّبْقَاءِ بِالنُّوَارِ قُدُّوسِ
 بِالْأَدْيَانِ. وَأَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصَلِّ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَكُفِّ
 يَدَكَ وَلسَانَكَ وَأَجِبْ لِأَخِيكَ بِالْحَيْثُ نَفْسِكَ. تا کجا شرح این امور کند. اللہ تعالیٰ
 مارا دشمارا تو فریق دہد اُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَيْسَتْ مِنْهُمْ سَلَامٌ وَتِيَاذِ اِنِ احقر انام بحضرت
 ظل الرحمن رسانندہ اذین قدر جدائی اضطراری اذان قبلہ گاہی ہمیشہ در منظر ابست. الحمد
 لله کہ شب در روز بہ دعائے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت در اشتغال است. امیدوار است کہ
 بہ مشیت سبحانہ تار مضان با وجود آزار پا و آزار والدہ فرزند ان لبعادت ملازمت مشرف شود۔
 لله الحمد کہ شمارا این دولت نقد وقت داین فقرا اذان خوش وقت مقصود سلامتی آن حضرت است
 تمہنیہ و مبارک باد فرزند تو نوشتہ اللہ تعالیٰ چنین کند. اگر صالح است مبارک است د اگر بد است

عدمہ زولی . نہ

اے کاش کہ یو دمن نہ بودے
اے کاش کہ مادرم نہ زادے

آنچه زبان مبارک حضرت قبلہ گاہی بودند که بعد از استماع این مقال این آیه کریمه خواندند
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ. اذان امید ہا ہم رسید و
خوش وقتیما دید. اللہ تعالیٰ آن امام تمام را در دنیا و آخرت بسیار خوش وقت دارد و بہ اعلیٰ
مراتب رساند. و از برادران خود سلام خواند و از والدہ فرزند ان نیز. والسلام.

مکتوب ۵۵ -

بِسْمِ سُبْحَانَهُ الْعَظِيمِ وَبِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى
عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. قبلہ گاہی عالم پناہا.
از بسیار قریب دورم ہمیت من دور نسبت
بندہ لطف شایم و ثنا خوان شما

از فضل او سبحانہ امیدوار است کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبه بوسی برودی
میسر آید. ہر چند بحسب ظاہر دور است اما خلاصہ اوقات بہ دعا سلامتی آن حضرت و فتح و لغت
معروف است و اجابت آن از درگاہ مجیب الدعوات بہ نقش مامل.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول
آنکہ در ساختہ است قطرہ بارانی ما

جَاءَنِي الْأَخْبَارُ ثَقُلًا عَنِ الْجَبَّارِ الْأَطَالِ شَوْقًا الْأَبْرَارِ إِلَى تَعَالَى وَأَنَا كَرِيمٌ أَسْتَدُ
شَوْقًا. خلاصہ الانسان و ما بہ الامتياز اورا از این و آن میں شوق و عشق و محبت است و ذوق باعتبار
متعلق ان خیراً فحیرت دوران شراً فشر متوی المعنی.

اے برادر تو ہمیں اندیشہ
ما بقی تو استخوان دریشہ

گر گل است اندیشہ تو گلشنی
در بود خایے ہمہ تو گلشنی

چون عشق و محبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رخت بصحراے عدم کشد و بانوار قدم باقی شود.

و از جملہ معربان گردد و مصداق کریمه او من کان مینا قاحیننه و جعلنا له نوراً و یمنون
 حدیث صحیح فکنت ممتعه الذی یسمع به و یصوره الذی میصربه و یدک الی یطیش
 بہا و مراحله الی میثقی بہا الخ متحقق شود و مورد اسرار و الوار و گردد۔ این کار دولت است
 کنون تا کرار سہم کل ذلک منوط بکمال متابعت سید المرسلین و حبیب رب
 العالمین صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ لولایہ لما خلق اللہ الخلق و لما اظهر المرسلین
 کلمت عشق و محبت سرور می چندان غلبہ کند کہ مدہوش می سازد و از خود می اندازد۔

مجدعی کا بردے ہر دوسراست کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر آست

نزد فقیر مقرب نیز بجانب سرور می از درود پیچ چیز نیست کثرۃ درود گوینا از خود فانی می سازد و
 بہ الوار محمدی باقی می گرداند۔ چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من
 یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔ مع ذلک۔ در دنیا حقیقت بقا است کہ آن موجود بہ دار
 بقا است من کان یرجو البقاء اللہ فان اجل اللہ لا یت۔ لہذا بلند ہمتان بہ این دید آرام
 نہ گیرند و دائم بے قرار بوند۔

در انگندہ دت این آوازہ از دوست کرد بردست رہ کوبان بود پوست

عائے بوالہوس ترا بہ این گفتگو چہ کار عاصی را نکر معاصی بہتر و گریہ و استغفار سحر رہبر

العیاصی ادلے بحس وقتہ و الصوفی احرے بحر قنہ

مکتوب ۵۶۔ بہ حاجی حبیب اللہ نوشتہ است۔

الحمد لله والسلام علی عیادہ الذین اصطفی۔ خدمت حقائق و معارف اسماہ

برادر گرامی حاجی حرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لایزال کاسمہم حسبنا اللہ سبحانہ

اذین در دلش دل ریش کجیہ و سلام قبول نمایند و مشاقق دانستہ از دعائے خویش فراموش

نہ سازند بچاء فی الاخبیار نقلًا عن الجبار تعالی الاطال شوق الابرار الی لبتائی
 وانا علیہم اسند شوقًا۔ خلاصہ انسان دبا بہ الانسان والذین وان ہین شوق و عشق و محبت
 است و تفاوت بہ اعتبار متعلق ہست ان کان خیرًا فخر و ان کان شرًا فشر۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ
 باقی تو استخوان و ریشہ
 گر گل ہست اندیشہ تو گلشنی
 در بود خارے ہمہ تو گلشنی
 دے کہ گرفتار غیر است
 از دے ہمہ توقع خیر است

روح کہ مائل تکبر است، نفس امارہ از دہتر است۔ خوش گفت :

دل آراے کہ داری دل درو بند
 دگر خشم از ہمہ عالم فرو بند

دیگر از احوال پر اختلاف خود چہ نولید صورت عمری باللعب واللہر فاہاتم اہما
 ثم اہا۔ ہنہات النام تفور د نعن فی السراحة والسرور الوجل قریب و
 الزاد قلیل و السفر بعید و عذاب اللہ شدید و القوا النار الی و قودھا
 الناس و الحجارة و قابی غیر الحسبان و ابطالہ و ضاقت علیکم الامم من ہما
 سحبت و کل نفس مرہینة بما کسبت۔ تکاد السموات یتفطرن من ہذہ
 الوعیات و تختر الجبال ہذا من ہذہ الترویلات قیا اسفا علی الاثام و
 یاسر قاعی ما قاتنی من المرام قافی میت الاخران حتی انکی فیہ علی الدوام
 لا اشتہی من الدنیا الا الرزق القلیل و البیت الحفیر، اكون بیه بذكر النبی
 الجلیل لا یزاجمفی فیہ احد من الغنی و الفقیر فلیذا احب الی من الدنیا و ما
 فیہا و الاخرة خیر من الاولی۔ قال اللہ تعالی و تسئلون یومئذ عن النعم و کل
 نفس بما کسبت مرہینة۔ فمب ایہا العاصی الی اللہ و امر من عما یروی اللہ...

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ . وَلَنِعْمَ مَا قِيلَ بِالْفَارِسِيِّ .

دردم از یارست و درمان نیز ہم دل فدای او شد و جان نیز ہم

یا بچہ فدائے مولیٰ جل و علا باید شد و در زندگی باید مرد و با درد و سوز باید ساخت و امور خود
بد او باید گذاشت . خوش گفت .

باز در بساز چون ددلے تو منم در کسے منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوسے عشق ما کشته شوی شکرانہ بدہ کہ خون بہا ہے تو منم

دراز نفسی نمود . مقصود از ہمار عجز و نایانت خود استغفیر اللہ من قوین بلا عمل
..... مکاتیب تشریحی پے در پے رسیدہ حقائق مندرج آن معلوم گردید . از

مطالعہ و استماع اخبار رسوخ محبت و اخلاص آن سرآمد اہل اختصاص و ہمچنین قصص و تکمیل ر
ارشاد آن یگانہ آفاق دوستان را کمال شاد ساخت و بردعا ظہر الغیب داشت . اَللّٰهُمَّ
کَثِّرْ اٰخُوَانَنَا فِی الدِّیْنِ بِمَحْرَمَتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَ عَلَیْ اٰلِہِ الصَّالِحِیْنَ وَ التَّسْلِیْمَاتِ
توقع کہ این دوران کار را نیز در مکان اجابت بہ دعائے خیر یاد دارند . و بکار طالبان بکمال
پردازند .

آن دم کہ تراست بادہ در بوش از خشک لبان مکن سراموش

این فقیر غائبانہ وقتے ازین جا متوجہ حال آن خلاصہ ابرا و بود . الوار و برکات ایشان بسیار ظہور
فرمودہ . گویا کہ تمام آن دیار بلکہ ہمہ آفاق بہ آن مالا مال است . امید آن شد کہ آن برادر عزیز را
مدار آن سرزمین ساختہ اند و قلب این جابان نمود داشتہ . ہاز و لایبت محمدی علی نہ اجبرہ العتو
و اسلام و التمدیۃ خط وافر کثوت اسید ہاسے عظیم ہم رسنید و ما ذالک علی اللہ وین نیز بہ عیلت

صلاح و تقویٰ انتساب ملا عبدالرحمن چند یوم صحبت داشته شد بکرم اللہ تعالیٰ آثار رشد
ظاہر گشته و بہرہ از دلالت کبریٰ در حق ہمیدہ . دیک گونہ تجویز تعلیم طریقت نموده . دیگر فقیر
بہ قصد زیارت حرمین الشریفین از وطن برآمدہ بود . در اثنا سے راہ فرمان بادشاہ دین پناہ
بہ دستخط خاص مشتمل بر کماں اشتیاق و اختصاص رسید . بہ موجب مہربانیا سے آن حضرت خود را
بہ خدمت ایشان رسانید . عنایات بے غایات فرمودند و درین موسم رخصت نہ نمودند . و
بادشاہ زادہ محمد کام بخش را در حضور خود طلبیدہ بہ این فقیر سپردند کہ من ہم در صحبت بزرگان ایشان
این طریقہ علیہ حظایا فتنہ ام شاہم از ایشان استفادہ نمایم . و بخدمت ایشان مشغول شوم
حسب الامر فقیر بادشاہ زادہ را مشغول ساخت . محفوظ گشتند . روز دیگر حکم بادشاہ دین پناہ
بہ فقیر خانہ نیز رسیدند . خود ہم چند لوبت بکر آمد و وقت نمودند حال آچکہ خیر نسبت حق تعالیٰ
نسیب کند و تمام و کماں را ماددستان را بجانب خود کشد . احوال یاران این جا اولیٰ کہ
بہ تخصیص و تفصیل مرقوم بود معلوم گردید . وقت نوشتن جواب آن کاغذ یافتہ نہ شد تا بر طبق آن
جواب می نوشت . حق تعالیٰ ایشان را جزا سے خیر دہد . ابواب فتوحات بر اینما بکشد . بہر کدماں
از یاران علی الخصوص برادر طریق اخوند ملا باقی خان و خواجہ کلان و عباد اللہ خواجہ و خلیفہ عاشور
و اخوند حافظ زاہد و حافظ عاشور و اخوند ملا محمد امین و غیر ہم ازین فقیر دعوات و اذنیات و تجلیات
زکیات موصول باد . کتابت ملا محمد امین نیز رسید و از مطالع آن متلذذ گردید جتہ اللہ
جتہ اللہ و این فقیر از خدمت آنحضرت مستدعی دعائے خیر است امید کہ فراموش نہ سازند و این فقیر
تا نیز دعاد خود ہا دانند . از فقیر زاد ہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تھیہ و سلام قبول نمایند
و از دعائے خود فراموش نہ کنند . فرزند این سعادت مند خواجہ ضیاء الدین و خواجہ محمد نعمان
و خواجہ محمد حنیف سلام خوانند و بعافیت و استقامت باشند . والسلام .

مکتوب ۵۷ . بہ بنی جیو .

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . بہ ورد دعائیت نامہ
 مشرف گردید بسبب تاخیر جواب آن بود کہ فقیر از وقتے کہ درین شہر آمدہ از راہ آزار و ضعف
 زیارت حضرت خواجہ قطب الدین نہ رسیدہ بود . با وجود آن کہ ورد دین بزرگان از راہ
 مہربانی گاہے پیش خود می نمید . بہر حال بعد از رسیدن دعائیت نامہ چون در طبیعت حقیقی
 دید بقصد زیارت ایشان متوجہ گردید . بعد بر آمدن بہ نیت زیارت حضرت خواجہ را از ابتدائے
 راہ تا انتہا ہمراہ خودی دید گویا مہربانی کردہ ایشان سبقت نمودند و ہمراہ بردند . بعد از رسیدن
 آن جابر بعضی احوال و مقامات ایشان اطلاع یافت و مہربانیا و گرامیہا از ایشان شناخت و
 نسبت فقیر ہم آن جا بہ کرم اللہ تعالیٰ یا کمال جامعیت بحدے کہ طبقات سموات و زمین را
 احاطہ ساخت و در غایت عروج و طمطراق و الازار ظہور یافت . بالجمہ گذشت آنچه گذشت
 درین میان دوسہ روز یاران شہر کہ راہ بودند تکلیف نمودہ بخانہ خود نگاہ داشتند آخر روز
 جمعہ بکلبہ احرارین خود رسید . و امروز کہ روز شنبہ است بہ نوشتن جواب مقید گردید . چون
 آن صاحبہ مہربان درین باب بسیار مبالغہ دارند بہ اذکار سابقہ خود مشغول باشند اما باید
 دانست کہ در ذکر اسم ذات قلبی کمال آن است کہ دوام پذیرد و در اوج وقت چہ در خواب
 و چہ در لقیظہ و چہ در ہنگام غفلت ظاہر ذکر از دل منغک نہ گردد . بلکہ در ہر بن مو سراتیت
 کند و از سر تا قدم ہمہ ذاکر شود بحدے کہ غیر ذکر و حضور و لوز را در دل گنجایش نماند و خطہ غیر
 اگر چہ بہ تکلف کند بہ دل نیاید این حالت معبر بفتنا و قلب است و قدم اول است درین راہ
 و ہین حال است . ذکر روح را کہ بجانب راست سینہ است . چنانچہ دل بجانب چپ است
 ہچنین ذکر اخفی کہ وسط سینہ است و ذکر سر و خفی کہ ہر دو طرف اخفی است کہ ولایت پیغمبر خدا است

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

در پتے این عیش و عشرت ساختن صد هزاران جان بساید باختن

باید کہ بہ ذکر این لطائف مقید باشند و از ہمہ بہرہ مند بوند بعد کمال ذکر ذکر از میان محو و تلاشی می شود و مذکور جلوہ گرمی گردد و ذکر نفی و اثبات کہ نتیجہ آن فنا و نفس است بہ این معنی تصور باید نمود لا فیت الہیچ مقصود الا اللہ بجز ذات پاک۔ و بہ زبان ہم این ذکر ہر قدر مہیر شود از ان تقصیر نہ باید کرد۔ بہین معنی تصور باید نمود تا کہ سالک خود از میان برود و جز مشغول و لوزج چیزے نہ نماید این کار دولت است۔ کنون تا کرد ہند۔ امید است کہ ازین دولت نصیبہا از راہ محبت بہ ایشان رسیدہ است۔ اللہ تعالیٰ مزید بر فرید کرامت فرماید و تمام دکمال بہ این دو دل دیگر رساند و در وقت لا گفتن ذکر خود را دواعی و خود را ہمہ را نفی نماید و نصیبت و نابود سازند تا ظور حقیقی و نور ہستی تحقیق شود لیساست کہ سالک درین نشا و این امور را در خود نمی فہم اما مرشد کامل آن را در دوسے می بیند۔ در آخرت انشا اللہ ہمہ ظور می فرماید و بہ درجات قرب می رساند۔ بعضے از مراقبات دیگر ہم می نویسند۔ گاہے در عین مراقبہ تمام ہوش بجای حق گردد و علم او را بر خود محیط بیند۔ و درین فکر و اندیشہ نشیند کہ او سبحانہ بر ظاہر و باطن من و انا و آگاہ است و بر غیب و سر مطلق درین مراقبہ فرو یابد رفت۔ و خود را کم باید ساخت و غیر ادا حاطہ علم او تعالیٰ بر خود چیزے نہ باید شناخت۔ امید است کہ این مراقبہ نتایج عظمی دید و جمعیتہا بخشد بہر حال این فقیر را در دعا و توجہ علی الدوام دانند امید زیادتی باشند۔

می تواند کہ دہانک مرآسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ بارانی را

بہر حال ہر کیفیات احوال گاہ گاہ حاصل اطلاع می دادہ باشند تا موافق آن چیزے نوشتہ می شود۔

زیادہ پیمبر دعا دہا شود، و اسلام۔

مکتوب ۵۸ - بہ بادشاہ دین پرور نویسند۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى خصوصا سيد الارض السموات
العلی۔ اما ذرہ احقر بعرض مقدس اعلیٰ آن امام اکبر بادشاہ دین پرور وارث سید البشر علیہ و
علی آله الصلوٰۃ والسلام والازہری رساند از مراتب دعا گوے خود چہ عرض نماید علام الغیوب
آن را بہتر می داند۔ رَبَّنَا اقْتَحِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْقَاتِلِينَ
وَكُنْ فِي الْمَلِكِ يَا خَيْرَ الْبَرِيَاءِ سَلِمَانًا وَكُنْ فِي الْعَمْرِ نَوْحًا

قبلہ گاہا سبب مصائب و امراض صوب و دراز و اکثر بلکہ ہمیشہ بہ آن مبتلا است و این فقیر را
ارث اہلبیاری است و سبب کفارت ذل و بدمقرب مولیٰ است جل و علا ہر چند خواست تا حال خود را
نہ توانست شرف ملازمت سراسر سعادت مشرف ساخت ما شاء اللہ کان و ما ہم لشیار کمین
و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الحال ہم با وجود کمال ضعف دل و دماغ محرم راز
سعادت است و منتظر تخفیف این مرض و رحمت است بالجملہ گردم ورنیک ہم از آن توام بغایت
بدم و از تحمل عذاب ادبیار عاجزم۔ عذاب او سخت و ما در کمال غفلت۔ کرمیہ قل یا ایہا
الذین آمنوا عرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جَمِیعًا گناہگارین را تسلیم بخش ہمین زندہ است و بغایت شرمندہ ہمراہان رفتند و می روند
و جواب خود دادند و می دہند۔ ما را نیز بہ این خرابی و شرمندگی باید رفت و در مجمع ادلین و
آخرین جواب باید گفت۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا
تَسْئَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ سابقان کار خود کردند و گوی سبقت از میان بردند و بقتل
اعلیٰ پیوستند۔ ما ہم خواہم کرد، چہ خواہم برد۔ و ما ازین حسرت و شرمندگی و آہ ازین

تقصیرات در بندگی مطلوب در غایت استغناء و غلو مادری کمال احتیاج
مگر رحمت او سبقت فرماید و در ماندہ رایہ درجات قریب رساند۔

سر کہ پیوند مانہ دارد دیار
کار ما با یکسیت در ہمہ شہر
ہمدے نیست تا بگویم رازہ
در خرد شہم ز شوق آن معشوق
چون تو اتم ز کجبت بر خور دار
دانکہ جان تن نہ می دهد در کار
محرے نیست تا بگویم زار
در سماعم ز صوت آن مزار

ان تہتمہی غلبت علی غضبی۔ و لئن اجآء فی الحدیث القدسی ان تقرَّب الی شیخ
تقرَّب الیہ زنا عا و ان تقرَّب الی ذمہ عا تقرَّب الیہ باعًا۔ متفق علیہ۔
قبلہ کا ہا حدیث از احادیث فضائل اہل بدر کہ بہ روایت ترمذی بہ ثبوت رسیدہ، درین عرصہ
ایرادی نماید و اذ ان امید دارد و فرمودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید حق تعالی یعنی روز
قیامت، اے پسر آدم! مرخص شدم پس عبادت نہ کردی مرا۔ پس او جواب گوید چگونه عبادت کنم
ترا و انت رب العالمین۔ حق تعالی فرماید۔ فلان بندہ من مرخص شد اگر اورا عبادت کردے
ہر آئینہ می یافتے مرا نزد او۔ و انتہی۔ مرض اورا مرض خود فرمود و نوران نزد او نمود۔ این معنی ظاہر است
بر ارباب قرب و شہود و ہذا الذی علی اللہ یعنی یز۔ اسئل الناس بلاء الا بنیاء ثم الامثل
قال امثل۔ حضرت سلامت واقعہ کہ در عین ظہور مصیبت و حادثہ دیدہ شد آن را نیز در ورق دیگر
نوشتہ فرستاد۔ امید کہ از غایت کرم بہ مطالعہ خاص امتیاز یابد و این دعا گوے رایہ دعائے خیر
بیاد آرند۔ حامل عرصہ عبدالغفار از اہل صلاح و ارباب حال است۔ اگر منظور منظر فیض اثر شود
بہ زودی مخص گردد۔ زہے غر و شرف۔ زیادہ چہ جرات نماید۔ سایہ اش کم مبادا از سر ما و میرحم
اللہ عبدا قال امینا والسلام علی من اتبع الهدی۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا

اَنْتَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. قبلہ گاہا وقت مغرب دیا قریب بہ آن واقعہ عاجزہ انوی اعزی
 شیخ سیف الدین کہ بجانہ فقیر زادہ میان محمد عمر بود روداد این فقیر را کہ بہ صفت دل سخت مبتلا بہت
 بہ حکم بشریت و حسب سنت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ کمال متانم ساخت ہمان شب
 بعد از نماز عشا در صحن اشتغال بصلوٰۃ دیگر قبل سلام مہم گردید کہ رسول خدا جل و علی رسیدند و از
 کمال بندہ لازی گو یا بہ این احترامت از جانب پیش چسپیدند و لطفنا فرمودند۔ گو یا دست
 مبارک خود بر سر این عاجز می گذارند و تسلی می فرمایند۔ این ظہور حال با کمال عنایت الوار
 بہ امتداد کشید و زمین و آسمان ازین الوار بالا مال گردید و از عنایات و عطایات عالم غیب
 الغیب دید آنچه از لب کہ آن مرحومہ از سالہا آزار سخت داشت بلکہ از صرف عفو پروردگار
 نزول رحمتاے بے شمار بر دے ظاہر گشت، بہ روح و ریحان پیوستہ ظہور الوار و برکات
 این شب شب قدر نمودند و این فقیر را از خود بردند سینہ کمینہ منشرح گشت۔ و کہ و رات بالکل
 از ساخت سینہ بدر رفت۔ بہ مقتضای وقت آنچه مقدر بود بہ دعاے آن حضرت سعادت
 دانستہ پرداخت۔ الحمد لله الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

الہی رحمت در پائے عام بہت اذان جاقطرہ مارا تمام است

ہیما۔ نفس من گرفت سرتا پائے من گرنہ گیری دست من لے وائے من

عجب بہت گناہگار کا ستارے و عیادت نار کہ بجایت سوزندہ است۔ پوست را از گوشت
 کشندہ چگونه در آرام بہت۔ اگر ایمان بہت چرا اندیشہ گریان و لرزان بہت۔ کاش در ہر
 شبانروزے یک ساعت بہ این سوز بسازد و آن را بہ از دنیا و ما فیہا شناسد ذالک
 لمن نخشی ربہ۔ والسلام علی خیر البریۃ۔ در اخبار بہت کہ اگر یک قطرہ از حمیم کہ نصیب
 این حمیم بہت بر کوہ افتد کہ از ان بگذارد و آن یک قطرہ آن را سبب عذاب سازد و لنبعم

كَانِقِلْ عَنِ الشَّارِفِي مَرْحَمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

الهِبَى عَبْدُكَ الْعَاصِي أَنَا كَا
فَإِنْ تَغْفِرْ فَإِنَّكَ لَذَاكَ أَهْلٌ

مِقْرَ أَبَا الذُّنُوبِ قَدْ دَعَاكَ
وَإِنْ تَطْرُقْ فَمَنْ يَرْحَمُ سِوَاكَ وَسَلَامٌ

مکتوب ۵۹ - بہ بی بی جیو .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. ذرۃ احقر پس از اداسے تحیت
او فرمود معروضی دار. مدتے است از اقوال خدمہ علیہ خبر سے نہ دارد شب و روز بہ دعاسے
خیریت و سلامت و دوام جمعیت و عافیت و کمال عزت و اہمیت آن صاحبہ مہربان مشغولی
باشد مَا بِنَا تَقَبَّلْنَا مِنْكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. پیشتر ہم عرضہ مشتمل بر تفصیل حال و
محتوی بر عنایات بادشاہ دین پناہ بہ این احقر عباد و مستمن ذکر خیر آن مرتبہ فقرا سے پیش
بادشاہ حضرت ظل اللہ و تفریق و توفیق آن حضرت بکماں مہربان ایشان را بگرامی خدمت
فرستادہ بود معلوم نیست کہ رسیدہ است یا نہ بہر حال مقصود سلامتی ذات بابرکات ایشان است
حافظ و وظیفہ تو دعا گفتن است و بس فقیر دومرتبہ نزد حضرت ظل سبحانہ اظہار رخصت حرمین بظرفین
نمودہ رضامند نہ شدند. الحال چون موسم قریب رسیدہ است، دشوق غالب گشتہ دبر عمر اعتماد
نیست باز بہ تاکید تمام می خواہد التماس این معنی نماید. ہر چہ رو خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ
بہ خدمت گرامی خواہد نگاشت. بکرم اللہ تعالیٰ. بعد اشارہ بادشاہ دین پناہ بہ فقرا برائے
دعاسے فتح و ظفر و قرا عدا رہ بکیر و تعید این شکستگان بہ این دعوات و حصول اجابت و اظہار
آن پیش حضرت خلافت مآب بہ زودی زود از ہر طرف چہ از بے جا پور و چہ از حیدرآباد. و چہ از
ہندوستان اخبار کمال فتح و ظفر و شکست غنیمتیم پے در پے رسید و شہر حیدرآباد بدست آمد
و ابوالحسن دوابی آن جا ہزیمت خوردہ بقلعہ درآمد. بادشاہ شاد بہا نمودند و اظہار شکر فرمودند و میداست

کہ روز بروز زیادہ تر شود و ابواب فتح و نصرت یوں فیوما مفتوح تر گردد۔ وَاذْلِكْ عَلَى اللَّهِ
بِعَنْتِي۔ وبالجملة عنایت بادشاہی و فرزندان ایشان نسبت بہ این احقر درویشان روز افزون است
و از حیثہ تقریر و تحریر بیرون۔ صاحب مہربان سلامت بعد رسیدن بہ احمد نگر عاجزہ صغیرہ این احقر
کہ بسیار مقبول بود بہ رحمت حق پیوست۔ و این احقر بہ مقتضای بشریت مصیبت سخت حاصل گشت۔
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ۔ بعد این مصیبت آن قدر عنایات الہی الطاف رسالت پیاد
صلی اللہ علیہ وسلم شامل حال این درویش دل ریش گشت کہ چہ بیان آن کند۔ گر بگویم
شرح آن بے حد شود۔ در حدیث است دقتی کہ حضرت ابراہیم فرزند صغیر آن حضرت علیہ علی
آل الصلوٰۃ والسلام فوت شد، بے اختیار اشک از چشمان مبارک جاری گشت۔ بعد از آن
فرمودند کہ چشم می گردید و دل محزون است و مایہ فراق تو اسے ابراہیم دل گیر و محزونیم۔ بالجملة ہمین
راہ است این جہان مثل قافلہ روان است۔ و این دارد در عمل است نہ جائے خور و خواب۔ کت
کہ از ہم نش دوزخ گذشت و ہمیش رفت پس محقق رسنگار گشت، و بدار ابدی دامن پیوست
و الا کار مشکل است ۷

ہیات آتش بہ دود است در خرمن خویش

من خود زودہ ام چہ نالم از دشمن خویش

امید کہ از راہ کرم گاہ گاہے بہ نوازش نامہ سر فرازی فرمودہ باشند۔ والسلام!

مکتوب ۶۰

الحمد لله والسّلام على عباده الذين اصطفى، صاحب من سلامت۔ این احقر

از جمیع وجوہ دعا گوے آن صاحب مہربان است و بدل و جان خیر خواہ۔ رَبَّنَا لَقَبَسْنَا مِنْكَ

سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔ بنا بر آن بضرور در آنچه خیریت آن صاحب می داند می نگارد۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی

اَشْكُرُ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ۔ شکر ہرگونہ کہ باشد قرین شکر خود مذکور ساخت نکلیت پدرے کہ

از ہمہ ادنیٰ و افضل باشد و امام عادل بود۔ پس استر رضا را این قسم پدید از چند وجہ فرض گشت۔ و
 رضای خدا جل و علا نیز درین منحصر آمد۔ در حدیث است کہ رضا را اللہ فی رضا والوالدین۔ رضایند
 حضرت ظل اللہ کہ ہم پدرانند و ہم مرشد و ہادی می شمرده سعادت دینی و دنیوی است و خلافت آن
 منبع خلافت این۔ حتی الامکان در کسب این سعادت تقصیر نہ کند، تا بدرجات و سعادت دنیا
 و عقبی۔ اَلْعَاقِلُ تَكْفِيَةُ الْاِبْتِثَامَةِ۔ زہنار چنان نہ شود کہ باز خاطر اقدس ملالی گردد۔ باز کار
 مشکل می شود احسن اللہ تعالیٰ عاقبتکم فی الامور کلہا و اجازکم من خیر فی الدنیا
 و عذاب الاجتہاد۔ چنانچہ قبل ازین حقیقت فضائل و اوصاف حمیدہ آن صاحب را نزد بندگان
 حضرت کما ینبغی مودض داشته علمتس بہ حاضر بودن ایشان در ہنگام نماز پنجگاہ و نماز جمعہ شد بود
 داین معنی درجہ پذیرائی یافتہ الحال بار دیگر نیز می خواهد کہ مذکور آن صاحب بہ وجہ احسن نماید۔
 و التماس بعضی مراتب دیگر کہ معطل اند و در عرض سابق از خاطر دعا گو محوشدہ بودند کند انشاء
 الْمُسْتَعِينِ عَسِيْر۔ باید کہ در جمیع امور ملتمی بہ حق تعالی باشند و کار ظاہر و باطن را بہ اوسمانہ
 و گذارند مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ در بندگی او تمام و کمال کوشند۔ کار این است
 و غیر این ہمہ ہیچ۔ دیگر شنیدہ شد کہ یدر شمال ایشان کوفتہ عارض شدہ بود الحمد للہ کہ زود
 بعافیت مبدل شدہ و خاطر دعاگویان بہ آرام پیوست۔ سَلِّمُكُمْ اللَّهُ وَسُبْحَانَہُ وَعَافَاكُمْ
 وَصَانَكُمْ عَمَّا شَأْنَكُمْ۔ درین قسم امور بہ این دعاگویان خبر رسانیدن ضرور است تا بہ وظائف
 دعا پردازند۔ درین باب عقیدہ باشند۔ چون نصارت پناہ خواہد یا قوت بجان و دل فدای
 و خیر خواہ آن صاحب است۔ و این را مصحوب او فرستادہ شد۔ نیک در مفاہمہ در آورده باشند
 و نیز بعضی معذور بزبانی التماس نمایند۔ وَ اللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ۔ و اسلام۔ از فقیر زاد با شیخ
 ابوالاعلیٰ د محمد عمر و شیخ محمد کاظم سلام بہ دعا گوے التیام بدرجہ عالی متعالی قبول۔ و اسلام۔

مکتوب ۶۱ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . رفع الله قدركم وعظمت امرکم
 وشيخ صدركم . بحرمته جددكم الاله على اليه من الصلوة افضلها
 ومن التسليمات اكلها . شفقت نامه گرامی مشرف ساخت و مضامین نجسته آئین آن را شناخت
 توقع که برین منوال معتقد احوال دوران و مجوران باشند . و محبان را از دعای غیر خود غافل
 نه شناسند .

می تواند که و هداشکم احسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را

آنچه از فتح و ظفر یافتن بر معسندان و استیصال شان ارتقام فرموده بودند ، سبب مزید شکر و
 سپاس الهی شده جل شانہ گردید . اللهم انصر من نصر دين محمد و اخذ من
 اخذ من محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم . این مقدمه اگر چه از مضمون عرضدا
 معلوم حضرت ظل الهی شده بحراسه ایشان گشته . اما تقیر نیز می خواهم که بالمشافه پیش آن
 حضرت ذکر این مقدمه به وجه احسن در میان آرد . و از قابلیت و فدویت آن ثمره شجره سعادت
 مذکور سازد . امید است که حسب خواهش دوستان نتائج و ثمرات آن بر منصفه ظهور آید و ما
 ذلک علی الله یجزین . دیگر مذکور فرزندان برادر اعزاز اکرم صیغ الملت و الدین قدس
 سره برد . بادشاه دین پناه در میان آورده التماس احسان در فایت خاص و حصول
 وجه کفایت در باره ایشان نمود قبول فرمودند . و امر به تخفیف مواجب ایشان نمودند . امید
 است که عنقریب به مشیت الهی جل شانہ ، این معنی صورت پذیرد . اگر چه موافق به دعادرین
 وقت حصول آن مشکل می نماید . ما لا یدرک کله لا یتوک کله . من بعد آنچه رو خواهد داد
 انشاء الله تعالی خواهد نگاشت . دیگر از خود چه نویسد .

صَرَفْتُ الْعَمَلَ فِي كَثْرِهِ وَبَعِيبِ فَاهَا شَمَّ اهَاتَمَّ اهَا

هیچکدام. الْأَجَلُ قَرِيبٌ وَالزَّادُ قَلِيلٌ وَالْمَعَاصِي كَثِيرٌ وَالسَّفَرُ بَعِيدٌ وَهَذَا بِ
اللَّهِ شَدِيدٌ. النَّارُ تَفُورُ وَنَحْنُ فِي الشَّرَاحَةِ وَالسَّرُورِ. اللَّهُمَّ نَبِّهْنَا بِبَلِّ أَنْ يَنْهِنَا
الْمُوتُ. مَا بِنَا ظَلَمْنَا الْفُسْنَ وَرَأَى نَمُّ تَغْفِرُ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَائِرِينَ. وَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَجْمَعِينَ. فرزند ان سعادت مند میر محمد اسمعیل و غلبه
سلام خوانند بعبادت و استقامت یا شدند فقیر زاد پا و فرزندے محمد پارسا سلام و حکمتی رسانند

قبول فرمایند. والسلام.

مکتوب ۶۲.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى. اى عبادہ الدین اصطفی. به درود
عنایت نامه نامی مشرف گردید. و مضامین خمسه آئین آن فهمید. الحمد لله که از راه کمال محبت
و استغناء دمیت علیا به اندک توجه غائبانه که نسبت به توجه حضور کمتر مؤثر است. ابواب جمعیت گشود
و ترقیات روسے نمود. امید است که یوما فیوما ذوق و شوق محبت الهی و ترقیات غیر مثنایی در تزیاید
بود. و درین نزدیکی فقر هم وقت اشراق با وجود ضعف دل و دماغ متوجه بجانب ایشان بود و در باب
ترقی سعی می نمود و ملهم گردید که آن صاحب مهربان را از ولایت کبری که درجه علی است و از کمالات مخصوصه
حضرت ایشان است. بهره رسید هر چند بالفعل معلوم ایشان نه بود. اما امید است که آن حاصل
است. الحمد لله علی ذلك و جمیع نعماته. بهر حال با وجود ضعف و عدم قابلیت خود را از
راه مهربانی ایشان گاهی بعد نماز صبح قریب اشراق متوجه حال آن صاحب می گردد و مترصد ظهور
آفتاب آن یا شدند. پس وقت تا وقت دیگر لغین فرمایند. یا خود هم از ان وقت غالباً متوجه
بود. امید است که او سبحانه از فضل خود کاشایشما کند. بعد از نماز صبح تا بلند شدن آفتاب

البتہ در ذکر و شغل مفید باید بود کہ بسیار مثر اوصاف و برکات است؛ همچنین بعد از نماز عصر اگر میسر شود تا مغرب بہ ذکر و شغل باید پرداخت کہ این دو وقت بسیار اعلیٰ و اولیٰ است۔ و در اوقات دیگر از روز و شب ہر چہ میسر شود تقصیر نباید کرد، کہ ہمہ ذکر و کار است نہ موسم خورد و خواب۔ اللہ تعالیٰ از ذکر بہ مذکور رساند۔ اذکار و مراقبات دیگر بسیار است و از شرائط این راہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہ تدریج خواهد نوشت۔ اما امید است کہ از خدمت انویٰ اغری میان محمد صدیق کہ ولی مادر زاد مثل سابق بلکہ زیادہ اذان نسبت مہربانی و عنایت و طلب توجہ و کشایش مرعی باشد کہ این فقیر ازین راضی تر و ممنون تر است۔ این فقیر را اصلاً در میان دارند کہ گنہگار است و بہ حال خود گرفتار۔ و از رحمت بے شمار و سے امیدوار است۔ بہیات۔

لغس من بگرفت سرتا پاے من گرنہ گیری دست من لے ولے من

بہ حال درد عاگونی تقصیر نہ خواهد کرد۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

مکتوب ۶۳۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى۔ ذرہ احقر معروض می دارد کہ حسب موخود وی روز و ام روز قبل از ظہور آفتاب مراقب دستوجہ حال آن صاحبہ مہربان مریم زبان نشسته بود۔ الوار و برکات و تزیینات کہ سالکان طریقت و حقیقت را احیاناً دست می دهد شامل حال آن صاحبہ مہربان بسیار یافت۔ و از ظہور این فہمین و لذرا این احقر را ہم بسیار سرور و انشراح روئی این حجرہ کہ در آن نشسته بود لذرائی گشت و ترقی ایشان بہ مقام بالا کہ الیٰت علیا باشد از آن مقام کہ سابق نوشتہ بود کہ عبارت از ولایت کبریٰ است نیز بہ و فنوع پیوست۔ الغیب عند اللہ تعالیٰ الحمد لله سبحانه عنی۔۔۔۔۔ بجمیع نعرایہ۔ چون آن صاحبہ مہربان را بدستان و مہربان حق محبت بر کمانی است از ظہور این اموریہ استبعاد است۔ و ذلالت ذلالت اللہ یونینہ

مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. اما این فقیر از اظہار این امور ہم بسیار شرمندہ و زیر بار
الفعال ہست کہ خود را قابل این گفتگو نہ می داند و بہر اصل ازان دور می پندارد. و این بیت را
مناسب حال خود می شناسد.

کنون ہر ہم ز کارم شرم سار ہست زمن اطلبین را صد بار عام ہست
حال ما این است اما خدا سے ما کریم ہست از بندہ گنہگار را بنوازد و بہر اتب قرب و قبول خود ہر اذرا
سازد. چہ مشکل. بلکہ واقعہ شاہان چہ عجب گر بنوازند گلدارا. گویا اصل این امور و فیوض
محبت بزرگان دین، و دعای و توجہ اخوی اغوی محمد صدیق ہست کہ توجہ و دعای آن برادر کبریت ہست
و بسیار مفتنم ہست.

من عجم و کم از بیچ ہم بسیار سے و از بیچ کم از بیچ میاید کاسے
اگر روز و شب ہم بوقت صبح مراقب بہ نشیند، فقیر ہم دران وقت انشاء اللہ باز درو متوجہ
بہ نشیند. رفتن فقیر ہم بہت بعضی ضروریات سفر بخت بندہ موقوف می نماید. امید ہست کہ ازان
روز تجا و زنہ کند و الا وقت از دست می رود. بہر حال وقت اشغال نیز بہ خدمت علیہ اطلاق
خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ بہ این فقیر این جا بود و ہمیشہ ہا پیش خود نگاہ داشته بود. الحال
ایمانیز عازم ہرند اند و ولینہ بخدمت علیہ نوشتہ اند بہ مطالعہ شریف خواہد درآمد. زیادہ
بجز دعا و ترغیب بہ او خدا جل و علا چہ تولید.

ہر چہ جز ذکر خدا سے حسن است گر شکر خوردن بود جان کند ہست والسلام
مکتوب ۶۴۲.

الحمد لله يُولِيهِ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ فِيهِ. خان عالی شان سعادت عنوان سلمہ المنان
اذین در دلش دل ریش تجمیہ و سلام خوانند و لمحہ بے یاد او سجائہ، نباشند و اور کا حقہ شناسند.

ہرچہ جز ذکر خدا سے احسن ہے۔

گر شکر خوردن بود جان کنند صحت

فقیر و نادار سے مطالب آن برادر گرامی کے حقوق موروثی درمیان دارد۔ بیچ وجه تفسیر نہ خواہد کرد،
النشأ واللہ تعالیٰ، الشفیعی مینی و السلام من اللہ مدجھاہک۔ باقی حقیقت آن جاہی را انوی
شیخ لطف اللہ بیان فرماید کرد، بہر حال تہمین ملاقات بہ ارسال نامہ جات سرور دارند و در ادائے
حقوق و فی جہل شانہ مستقیم و مستقیم و ہرند و باشند۔ ما علی الشاؤون الا البلاغ والسلام
علی من اتبع الهدی۔

مکتوب ۶۵۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى۔ فرزند سعادت مند زید غزالی
و توفیقہما و ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند و علی الدوام بیا و حق جل و علا باشند۔

ذکر گو ذکر تا ترا حیان است

پاکی دل ز ذکر رحمن است

دنیا فانی است، آخرت باقی، نعیم آن از ہمہ علی و اولیٰ ہے۔ و عذاب آن اشد و البقی پس
امروز فکر فرما باید۔ و بیایدہ است کہ بنائے سلام پنج چیز ہے۔ گواہی دادن بہ آن کہ نسبت
خدا جز اللہ تبارک و تعالیٰ و محمد بندہ در رسول اوست تعالیٰ، ہرچہ از جانب او بہ ما رسانیدہ
راست و درست ہے و شک در ان کفر ہے۔ و ادائے نماز پنجگانہ بے خلل و فتور چہ در صحت
و چہ در مرض باید خواند۔ و اگر مرخص بود کہ طاقت استہلال آب نہ داشتہ باشد بجائے وضو غسل
تیمم کند۔ و اگر نتواند استادہ نشسته نماز بخواند۔ وزن را لازم ہے کہ در نماز از سر تا قدم
خود را بہ چادر علیظ و سبط خود را بہ پوشد تا از بدن و در چیزے ظاہر نہ شود۔ و نماز ہائے کہ فوت
شدہ ہے آن را قضا لازم ہے۔ و روزہ رمضان فرض ہے۔ اگر بعد ازے خوردہ شود بعد
رمضان قضا کند۔ و زکوٰۃ مال چہ نقد و چہ زیور و ہرچہ از قسم طلا و نقرہ بود فرض ہے و تعیین

بر پنجہ روپیہ بعد سالے بر تقدیر عدم فرض یک روپیہ پاؤ بالا لازم است و در صد و نیم روپیہ
 علیٰ ہذا القیاس و ما مہنی را اگر نہ دادہ باشند بحال اول نمایند کہ بجان دول اداسے آن باید کرد
 درج خانہ کعبہ بشرط استطاعت نیز فرض است۔ اگر یکے ازین فرالضن دیدہ و دانستہ ترک نماید
 مستحق عذاب آتش گردد۔ بعد ہر نماز و بوقت خواب آیتہ الکرسی بخواند و سی و سہ بار الحمد
 للہ واللہ اکبر باید خواند کہ ثواب بسیار است و آن کفارت گناہان بشمار در وقت خواب
 چہار قل نیز باید خواند و ہر دو دست خود رسیدہ بر تمام بدن باید کشید و اول و آخر ہر روز
 صد بار سبحان اللہ و صد بار اللہ اکبر و صد بار لا الہ الا اللہ و صد بار لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ۔ بخواند۔ و یکمہ لا الہ الا اللہ علی الدوام ایچہ بخواند مشغول
 باشند۔ و همچنین بذر کردل بنوعی کہ در طریق علیہ معروف است، و مہر و دست تقدیر تمام بکند
 تادل بنور ذکر روشن گردد۔ و از لہو و لعب باز دارد۔ و از دروغ و غیبت و بدگفتن و بد شنیدن
 و سرود اجتناب لازم است، کہ این ہمہ امور حرام است، و جز اسے آن نارسد۔ بہر حال
 از عذاب خدا ترسان و لرزان باید بود و گور و قیامت باید ترسید۔ توبہ و استغفار علی الدوام
 خصوصاً وقت اسحار بر خود لازم باید دید۔ بالجلد لمحہ از یاد او سبحانہ نباید آسود۔ ہمیشہ درین فکر
 باید بود کہ این است۔ غیر این ہمہ ایچہ۔ یک تسبیح فرمادے فرستادہ شد اذکار مذکورہ بر آن
 بخواند و بعافیت و استقامت باشند۔ والسلام۔

مکتوب ۶۶۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ احقر نقرہ معروضی دارد۔
 برتے ہمت از کیفیت احوال جناب عالیہ خبر سے نہ دارد و بیشتر کتابت مشتمل بر دعا و مواعظ و
 اصناف بیشتر نوشتہ فرستادہ است رسیدہ باشند۔ بہر حال یہ دعائے خیر ذات بابرکات

مشغول بہت و اجابت آن از درگاہ حضرت مجیب الدعوات مامول امروز کہ شنبہ ۱۶ ماہ
 حال بہت . بعد نماز فجر با جمعیت تمام مراقبہ نشسته بود و الوار و اسرار و فیوض و برکات
 و عنایات و لوازمش پروردگار مکشوف و ملہم گشتہ . درین اثنا بہ تصریح تمام دروغے
 آن صاحبہ مہربان ملتجی و متوجہ گشت آثار قبول و عرض و صوں بہ کعبہ مقصود در حق ایشان
 محسوس گشت . **وَمَا ذَا لِكَ عَلَى اللَّهِ بَعِزٌّ** . نیز در حدیث آمدہ کہ فرمود پیغمبر خدا **عَلَى اللَّهِ**
 علیہ وسلم کہ ہر آئینہ پا دکنید خدا را جہل و علا . بالجملہ بندہ باید شد و لوازم بندگی در ہر
 وضع بجا باید آرد . بندگی ہمہ عجز و شکستگی است و نیستی است . چون این حالت حد کمال رسید
 منظر الذار قدس آید و از مہربان و مہربان بارگاہ علیا شروع این کار دولت بہت کنون تا کرد بند
 چون آن صاحبہ مہربان را یا اہل این دولت اعتقاد و محبت کمال است توقع حصول این دولت
 در حق درویشان تمام بہت . درین ایام نوشتہ بادشاہ اسلام رسید بزودی رسیدہ کہ بہ فتح
 و الطراز احمد آباد بہ اورنگ آباد مراجعت می نماید شہام متوجہ این حدود میشوند . تا در اورنگ آباد
 ملاقات واقع شود . و متصدیان فرمودہ اند کہ تا در اورنگ آباد حویلی بہ بہت سکونت فلانی
 مقرر نمایند . اما فقیر بہ بہت عوارض در رفتن متردد بہت . اگرچہ استخارہ بروجہ کمال موافق بہت
 تا در میان خواستہ کردگار حسیت . آنچه خیر بہت اللہ تعالیٰ میسر کند و آن صاحبہ مہربان
 را در گاہ با کمال خیر و خوبی و عجز جاہ برین فقر اسلامت وارد . این دعا از من از جملہ جہات این
مکتوب ۶۷ . بہ خانم جیو .

بمشیرہ غزیرہ عصمت و محبت پناہ خانم جیو بعافیت باشند و استقامت بودہ . در
 اید بندگی خدا علی و علا را سخ و مستقیم باشند و غیر اورانہ شناسند . کار این بہت . غیر این ہمہ بیچ
 کتبے کہ از راہ محبت و اخلاص فرستادہ بودند رسید و منندین آن معلوم گردید . از اخبار

پریشانیاں شہا خاں و دستاں پریشان گشت۔ اللہ تعالیٰ بہ جمعیت تبدیل کند۔ دنیا جہاں بلا
 و محنت و محنت در ہمہ حال از مولای حقیقی جل شانہ راضی باشند و توکل بر او نمایند۔ امید است
 کہ از سبحانہ تعالیٰ کارگشائی فرماید۔ اللہ سبحانہ عواقب امور محمود گرداند۔ طلب سفارش کہ
 نموده بودند کس بہ فراقا کتابتا متعاقب می آید انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہ دست او بجان عالی
 شان بختا در خان تحقیق حال و پریشانی شمانوشته می شود کسے محصل جواب می گردا و
 شمانکے نہ دارید کہ آن جا برائے شمانا مش کند۔ اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کند۔ فقیر ہم دین
 ایام بہ موجب عنایات شہا ہی عازم آن حدود بہت تا در میان خواستہ کرد کار جمعیت۔ و السلام۔

مکتوب ۶۸

الحمد لله وحده والسنة لوطه على من لا ينبي بعده۔ احقر فقرا پس از ادائے
 تحیہ و سلامہ صدق جناب لجا علیہ السلام۔ مری فقرار و غریبار اوصالہ اللہ سبحانہ غایۃ
 ما یتنناہ، می گردد، دار بند و قیمہ و عاصلاح آثار حاجی الحرمین الشریفین حاجی زکریا متوکل
 و گومشہ نشین و کثیر العیال و الناب بہت۔ از راہ عجز و ناہاری، و آوازہ کرم و وصیت احسان
 آن مرحوم خواص و عوام از راہ دور دراز امیدوار بہ جناب عالی رسیدہ و بہ این وسیلہ ضعیف
 را توسل گردیدہ۔ رجا از غایت کرم آن کہ مشاہد الیہ بہ تمنائے خود برسد و از صنیق معشیت
 دار بند بہ دعائے سلامی و ترقی درجات آن قدوہ آفتاب مشغول گردد۔ و این طفیل نیز بہ ثواب رسید
 این محب دین ایام عازم زیارات و طواف حرمین الشریفین بہت۔ در اثناے راہ حسب غایت
 و استدعا بہ شرف ملازمت حضرت خلاق منزلت رسیدہ امیدوار بہت کہ فرود می متوجہ کعبہ
 مقصود شود۔ و زیارت سید الاولین و الاخرین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرف
 گردد۔ اگر چه خود را لائق آن درگاہ والا نمی بیند۔ باغیر ازین درگاہ برائے ذیرہ عقی کجا رود

دگرگزیند۔ یا سیدی یا رسول اللہ خذ بیدی، کالی من الذنوب سیوالک عندہ
 حصول المحادث العظیم، مہیات عمر گرانمایہ درین صورت شد تا چون خورم صیفت و چه پو شتم شتا،
 وقت کار است و کار با جبار، و سلام، علی من اشبع الہدی.

مکتوب ۶۵ . بہ بختاور خان .

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ . خان عالی شان مشفق مہربان امین
 فقیر سلام سلامت انجام آنکہ خوانند و مشتاق دانستہ بیاد خدا جل و علی باشند . و غیر او را
 نہ شناسند . کار این ہست غیر این ہمہ هیچ . چون سیادت و شجاعت دستگاہ میر عطاء اللہ
 ولد میر ضیاء اللہ نواسہ میر محمد عثمان قدس سرہ برادر زادہ میر جلال الدین خولیش خاندان قدیمی
 کہ بہ منصب دوسرہ پنجانی نمر افزا است . و برادرش میر عزت اللہ کہ بہ منصب چارہتی مختار و
 از کمال خصوصیت احقر اینہارا مثل فرزندان می داند بہ جمیع وجوہ آراستہ و بصلح و دیانت
 آدمیت پیراستہ و از طالب علمی و حفظ قرآن نیز بہرہ مند . و از ابتداء لوزری در لیساق خیلے
 پیشان احوال و از عدم حصول جاگیر حالت مخمر پیدا کردہ اند . و این احقر سوائے آنکہ چند گاہ
 بہ طرف ہندوستان رفتہ بیامیند امر یہودی اینہا نمی بیند . و مرئی کہ دستگیری این قسم گفبتہ
 فقر نماید غیر ذات بابر کاتب ایشان نمی داند لهذا مصدر گرامی می شود کہ در باب مومی الیہا بحضور
 پُر لوز معروض داشتہ نزد خود طلبیدہ تربیت نمایند و اینہا نیز قابل و شالیستہ و سپاہی زادہ اند
 از حسن خدمت خود و آن خان عالی شان را بر خود کمال مہربان خواہند ساخت و مصدر تحسین
 خواہند گردید . ہر گاہ کہ در خدمت آن اشفاق پناہ ماندہ تربیت اندوز شوند باعث جمعیت
 خاطر این جانب ہست از ہمہ ابواب خواہند شد . و ہر چہ در بارہ مشار الیہ عنایت و احسان
 مبذول خواہند داشت عائد بہ این فقیر خواہد گردید . این قدر خصوصیت احقر بکم کسے خواہد بود .

درین ماوه ہر چہ مبالغہ نماید کم است . زیادہ بجز دعا و ترغیب یا در خدا جل و علاوہ نولید .
 ہر چہ بجز ذکر خدا سے احسن است . گر شکر خوردن بود جان کندن است و السلام .

مکتوب ۷۰

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . شفقت نامه گرامی آن مقتدا
 انامی مشرت ساخت و آثار مہربانیا ازان شناخت . لاذلتم فی حفظ اللہ و امانہ
 احوال دوستان این جانی مستوجب ہزاران شکر و سپاس انبی جل شانہ است . و ان
 تعدوا النعمۃ اللہ لا تحصوها ان اللہ لغفور الرحیم . ان الانسان لظلوم
 کفار . محذوما از تذکر مظالم و معاصی و وعیدات و تمہیدات حق شناسی کرباشکستہ و
 حیات دنیا بغایت تنگ و تلخ گشتہ . و صدقت علیکم الامراض بہا ما رحبت . و کل
 نفس بما کسبت مرہینہ . المعاصی کثیر و التراد قلیل و الاجل قریب و السفر
 بعید و عذاب اللہ شدید . بخشش فی الراحة و السرور و النار تفور .

صرفت العصر فی البطالة . فمالي غير الحزن والحجالة

فيا اسفى على الاثام ويا حزننا على ما فاتني من المرام . فابن بيت الاحزان
 حتى ابكى فيه بذکر رب الجليل لا يراحميني فيه احد من خلقي و انفق
 فهدى احب الي من الدنيا وما فيها ، ان تصرفت هو كمان المنتهي . قال
 اللہ تعالی و لتسئلن يومئذ عن النعيم . و كل نفس بما كسبت رهينة . فتاب
 الى اللہ و اعرض عما سوى اللہ . قل يا ايها الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا
 من رحمة اللہ . ان اللہ يعطي الذنوب جميعا . انه هو الغفور الرحيم و نعيم ما
 قيل بالفارسية .

دروم از یار مست و در مان نیز ہم
دل قدا سے اد شد و جان نیز ہم
بالحمد قدا سے مولا جل و علا باشند. در زندگی باید مرد و با در و سوز باید ساخت و امور نوبت
باید گذاشت. خوش گفت.

با در و بساز چون دوا سے تو منم
گر پر کوئے عشق میں کشتہ شوی
در کس منگر تو آشنا سے تو منم
شکرانہ بدد کہ خون بہا سے تو منم

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مَا لِي بِهَذَا الْكَلَامِ وَأَنَا مَغْلُوبٌ الْمَعَاصِي وَالْآثَامِ. أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ
قَوْلِي بِإِلَاحِمْ. لَقَدْ لَسَبْتُ بِهِ نَسْبًا لِيَذِي عَقْمٍ. این فقیر از آن مخدوم مهربان امیدوار دعا
است و بذكر استغفار الشان رطب اللسان. یعنی امور از جانب آن مخدوم می خواهد که درین
تزدکی مذکور مجلس بادشاهی سازد. و بعد وقوع آن به ابلاغ آن مقصد ملازمان ایشان خواهد کرد.
النشأ اللد الغریب و اللد الموفق و المعین چون صلاح آثار و تقوی شعار حاجی الحرمین حاجی ولی محمد که از
دوستان قدیمی صمیمی این فقیر است به تقریب عازم آن حدود بود. به این چند کلمه نامربوط مقصد
شرفی گردید سَلَّمَكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَعَا فَاكُمْ وَصَمَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ. و سلام فقیر از آن
به ادای سلام و نیاز مقصد اند. مخدوم زاد هاس سلام سلامت انجام قبول نمایند. به عافیت و
استقامت باشند.

مکتوب اے . به بادشاه دین پرورد در عهد ریافتہ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. أَمَا بَعْدُ. ذَرَهُ أَحْمَقُ لَيْسَ أَدَا
د سلام و نیاز ذره وار بعرض و الا شالی دین پرورد و پناه این احقر لانا ال مَنْصُورًا وَمُؤِيدًا
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِ رَسَائِدُ .

به تن مقدم از دولت ملازمت
وے خلاصه جان خاک آستانه است

ہر چیز بہ حسب صورت مقصود است لہذا در اوقات موجود دعوات سلامت و فتح و نصرت و ترقی بہر باب
 و تیار و آخرت آن شاہ دین پناہ بدل و جان مفید است و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات مقرر
 می تواند کہ در ہر شکست بر آئین قبول آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را

چون از مدت چند ماہ از ولادہ غنایت بادشاہ دین پناہ نصرہ اللہ تعالیٰ علی الاعن ۶۱ و قصد
 زیارت سیدالانبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و طواف کعبہ و منی بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و اولاد
 عنایات از بندگان حضرت دیدہ خواست کہ بہ اظہار دعا گوے خود بہ آن شاہ دین پناہ تیر نماید امید
 کہ از کرم اول تعالیٰ ابواب فتوحات کشاید از اشتیاق ملازمت عالی چہ عرض نماید۔ اللہ تعالیٰ یا بخیر و
 میسر آرد۔ شاہ دین پناہ یا اللہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جایاقت۔ من
 کان یرجو ابقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یستریک بعبادۃ ربہ احداً۔ بہر حال
 وقت کار کہ مدار نجات بہ اعمال است۔ چون آن حضرت را بہ دوستان حق و اولیاء مطلق محبت تمام
 است ازین راہ بہ مقتضای حدیث المرء مع من احب۔ در ہر باب امیدوار ہستیم بہ
 اذیاری آن خود کسے مخصوص حاجی منصور بہ بہت استخیر سلامت ذات قدسی صفات و بطریق بر احوال
 خیر مال آن شاہ دین پناہ فرستادہ امید کہ بزودی بجواب با صواب مشرف گردد۔ لہذا فیروز ادبام کردام
 ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و برادر زادہ محمد پارسا تسلیمات بدرجہ قبول افتد ہر گز ہم بدعا سلام
 فتح و نصرت مقضی اند و بحصول آن بشر و سلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعتہ
 علیہ و علی الصلوٰۃ والتسلیمات العلی۔
 مکتوب ۱۷۰۔ بہ بادشاہ زرادہی۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التوحید والسلام۔ بہ جناب بلاد شامہ تیار و پادشہ نشین
 بہر اوقات عصمت و عفت و عظمت و اجابت مروض می داند۔ مدت بہت کہ از احوال خیر و آل آن

فاطمہ زمان بجز نہ دارد۔ بہر حال بہ دعائے خیر ترقیات درجات و خرید حیات مفید است و اجابت آن دعا از درگاہ محیب الدعوات مترقب .

می تواند کہ بود اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ بارانی

صاحبہ عالم ہوتا زراعت گاہ آخرت است کہ ہر چہ درین کاشت آن جایافت . بالجملہ وقت کار است کہ فردا کار با جبار است چندین از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہ دین پناہ نصرہ اللہ تعالیٰ قصد زیارت سید الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام و طواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اتر رسیدہ والذمنا عنایات از بندگان حضرت دیدہ . بنا بر آن یہ دین چند کلر مقصد رخ خدمت علیہ گردید کہے مخصوص از یاران خود حاجی منصور فرستادہ تا بزودی بہ اخبار سلامتی ذات قدسی سہاٹ مسرور گردد . امید کہ بزودی بجواب با صواب مشرف شود .

مکتوب ۳۷ .

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ المحیۃ والسلام رب المعبود است و ان تعدوا النعمات اللہ لا تحصوها ان الانسان لظلوم کفاس . اللہ تعالیٰ مارا دوستان را بہ حقیقت بندگی رساند . و از خود بینی و از خود پرستی و اربانہ . بالجملہ حتی الامکان در حصول این دولت کوشید و از ماسوی نظر پوشید ، و مصداق کریمہ یَا بَیْتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اُرْجِعْنِی اِلٰی رَبِّکَ سَاضِیۃً مِّنْ صَنِیۃٍ گرداند . فقیر ہم ہمیشہ عازم این سفر است . اما ہر چہ موقوف بروقت است اگر مانعہ در نیاید امید است کہ بہ مشیت الہی عنقریب بہ این سفر شتابد . بہر حال تا حین ملاقات از احوال خیر آل نویسیان باشند و لذعائے خیر فراموش نہ سازند . والسلام .

مکتوب ۳۸ . بہ سیادت آب محمد اشرف .

الحمد لله وحده والصلاة على من لا نبي بعده . ثمرہ شجرہ سعادت و سیادت

میر محمد اشرف لا ازال کا سہمہ . ازین دردیش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند . اوقات گرامی ما
بذکر خدا جل و علا معمور و منور گردانند . بلکہ از ذکر بہ مذکور روند . و از صورت یہ حقیقت شوند و از لفظ
بمعنی دوند . خوش گفت آن کہ گفت .

قوسے ز وجود خویش فانی رفتہ ز حروف در معانی

تا حین ملاقات احوال خیر مال نولسیان باشند و از دعای خیر فراموش نہ سازند . الحمد للہ
و سلام علی عبادہ الذین اصطفی . برادر عزیز میان شیخ محمد ازین کیفیت سلام خوانند و مشتاق
دانستہ از دعای خیر فراموش نہ سازند . مدتی است کہ از ان برادر سلامی و پیغامی نہ رسیدہ .

موانع بخیر باد . فقیر ہم تا اواخر شہر ربیع الاول قصد آن حدود دارو . در آنچه خیر است اللہ تعالیٰ میر
آرد . خیریت ہر کس در ترک ہوا و ہوس است . و در دوام توجہ و اقبال بکفرت ذوالجلال . بوالدہ فرزندان

و متعلقان سلام این فقیر رسانند . و بہ دوام یاد خدا جل و علا ترغیب نمایند . فرزند سعادت مند
شیخ ابوالخیر سلام عاقبت انجام خوانند و دائماً بہ یاد خدا جل و علا باشند . کار این است . غیر این

ہمہ پیچ . و اسلام .

مکتوب ۵۷ . شیخ محمد ساقی .

مشیت و نصیلت پناہ شیخ محمد ساقی ازین فقیر سلام خوانند و بیاد حق جل و علا باقی
باشند . نقد تصدیح آنکہ درین دلا علیہ نیازی بہ خدمت بادشاہ دین پناہ در قسیمہ بہ خان مہربان
سلمہ ربہ مصحوب حاجی عبدالغفار فرستادہ شدہ . توقع کہ مشارک الیہ را بار قدیم بخدمت خان
مہربان برند . نزد می بہ جواب با صواب رخصتیش دہند . حاجی مذکور چون از یاران خوبی نیکان فقیر
در حق او مہربانی خواہان است . زیادہ بجز یاد خدا جل و علا نہ گنجائش بیان است .

ہر چه جز ذکر خدا سے احسن است . اگر شکر خوردن بود جان کنندن است . و اسلام .

مکتوب ۶۷ . شیخ عطار اللہ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . برادر گرامی صاحب فضل و معانی شیخ عطار اللہ ازین فقیر باب اللہ سلام عاقبت انجام قبول نمایند . و ہمارے مورد عطا سے الہی والوار نامنا ہی ہا شند ذکر اللہ نور و فی الآخرۃ ہو سرور و ذکر کبر تغنی عن نفسہ و یبقی پائوار قنا سے . الا یدکر اللہ دظہین القلوب . واللہ لبقول الحق و هو یهدی السبیل . این فقیر در شاہ جہان آباد بادوستان آزار ہا سے صعب کشید . الحمد للہ سبحانہ کہ مال اکثر بعافیت ماند گردید . و درین بلیات از فضل و عنایت اد سبحانہ دید آنچه دید . الحال امیدوار است کہ بہ مشیت اد سبحانہ در آخر ماہ ربیع الاول متوجہ آن حد و دگرود و ببقا سے دوستان مسرور شود در وقت سفر این طریقی اگر مقدر است ، پس مخصوص بہ جہت رسانیدن این خبر پیش دوستان فرستادہ خواہد شد ، انشاء اللہ تعالیٰ . بہر حال از دعائے خیر و حسن خاتمہ در افتادگان را فراموش نہ سازند . و ہمیشہ مستغرق الوار ذکر باشند . والسلام .

مکتوب ۶۸ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْلًا وَأَجْمَلًا . وَالصَّلَاةُ عَلَى أَسْوَلِهِ دَائِمًا وَبِهَرَمَدًا . خدمت سیدی سندی ازین فقیر پر تقصیر سلام عاقبت انجام قبول نمایند و از دعائے خیر فراموش نہ سازند . بزرگے گفتہ است ان اردت السلام سلیم علی الدنیا و ان اردت الذمۃ کبر علی الآخرۃ نہ بان معنی کہ از کار دنیا دست بردارد بلکہ مراد آنست کہ آن وسیلہ لقائے مولیٰ سازند . والسلام .

مکتوب ۶۸ . بہ سید عبد الغنی .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . شجرہ شجرت سیادت و سعادت مند عبد الغنی ہمارے از ما سوی مستغنی ہا شند و بہ قنائے حقیقی علی الدوام لمبی و خاضع و خاشع بودہ اند .

در تواضع و عبادت در اصل لغت بمعنی کمال خضوع و خشوع است. و کمال خضوع و خشوع این است
 که خاشع و خاضع در تواضع از خود رود و خود را فدای مولیٰ کند. این زمان مظهر انوار قدس شود.
 این کار دولت است کنون تا کرار رسد. مکتوب شریف رسیده مسرور ساخته و مضامین آن
 شناخت. تا همین ملاقات از احوال خیر مال نویسان باشند مشتاق شناسند. فرزندان و
 متعلقان بعافیت بودند و عافیت را در یاد حق دانند.

مکتوب ۷۹ . به مرزا محمد عارف .

الحمد لله يولينا والصلوة والسلام على نبينا . ثمرة شجرة سعادت مرزا
 محمد عارف از ماسوی مافل باشند، و حق سبحانه را گما هو شناسند. نسیان ماسوی از شرط
 این راه است و از مقدمات وصول بخدا سے جل و علا

بہیج کس را تانہ گردد اوقت نیت را ہے در حریم کبریا

رسدے است کہ از احوال خیر مال و دوستان را اطلاع بخشیدہ اند. مواضع آن بجز باد. و اسلام
 مکتوب ۸۰ .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ المحیة والسلام . اجبر فخر ابہ آن سیادت و نقابت نبی
 مقدر می گردد. احوال دوستان این عدد و موجب ہزاران شکر و سپاس رب المعبود است.
 وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ .

از دست دزبانے کہ بر آید کز عسده شکرش بدر آید

اللہ تعالیٰ ما را دیاران را بہ حقیقت رساند. و از خود بینی و خود پرستی دارہاند و صدق
 کریمہ یَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي
 فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي گرداند. بالجملہ حتی الامکان در تحصیل این دولت باید کوشید.

و از ماسوی نظر باید دوخت. فقیر همیشه عازم این سفر است. اما هر چیز موقوف بر وقت. اگر مانع
در میان نیاید امید است که مشیت الهی جل شانہ عنقریب به این سفر شتابد. بہر حال تا صین
ملاقات بر احوال خیر مال دور افتادگان را اطلاع می دادہ باشند و از دعای خیر فراموش
نہ سازند. چون برادر دینی حاجی عبدالغفار کہ از عزیزان روزگار است و لیکن بخدمت خلافت
منزلت فرستادہ و مشارک المیہ را روانہ آن حدود ساختہ بہ این دو کلمہ مقصد آن سیادت
مرتب نیز گشت. زیادہ چہ تصدیق دہد. آنچه خیر است اللہ تعالیٰ نصیب گرداند. والسلام.
مکتوب ۸۱. بہ سید میرا عظم.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. ثمرہ شجرہ کرامت و نجابت
مخدوم زادہ صاحب کرم و سعادت ازین دردیش دل ریش سلام و تحیہ قبول نمایند. احوال قرا
این حدود موجب ہزاران شکر مولاے حقیقی است جل شانہ، وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا
تَحْصُوهَا. إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ. المسئول من اللہ سبحانہ سلا متکم
و استقامتکم و ترقی دین جانتکم. مخدوم دنیا دار عمل است و آدمی در طول اہل. امروز
بہ اندک سعی دولت سرمدی میراست. و اما فرزا کار مشکل است. بشکر اد سبحانہ، بفضل خود آسان
کند و تمام و کمال جانپ خود کشد. چون ایشان را از کرم او تعالیٰ بدوستان اد سبحانہ تعالیٰ
اخلاص بر وجه کمال است. بمقتضای حدیث المرء مع من أحب. دولت سرمدی و معنوی
ایشان شامل حال است. در حدیث است کہ حق تعالیٰ فرماید، یعنی در روز قیامت کجا اند
دستی کنند گمان بر اے من و ہم نشینندگان کجاست من، و بذل کنندگان در راہ من کہ سایہ
و ہم آن را زیر عرش خود، روزے کہ سایہ نیست گر بہان سایہ. بالجملہ در فضائل این محبت
احادیث بے شمار است کہ عقل دران حیران است اللہ تعالیٰ ما را در دوستان را در محبت این

طائفہ دارد و بر آن بمیراند و در اہل آن محشور گرداند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَسْكِيْنَا وَاَمِتْنِيْ مَسْكِيْنَا
 وَاَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ، این فقیر در شاہ بہمان آباد یا دوستان آزار یا صعب کشیدہ
 الحمد للہ سبحانکے مال اکثر سے بعافیت عائد گردید۔ درین بلیات از فضل و عنایت ادبجانی
 دید آنچه دید۔ الحال امیدوار است کہ بمشیت اولیٰ العزیز متوجہ آن حدود گردد۔ وہ لقا
 دوستان مسرور شود۔ بہر حال تا صین ملاقات از احوال خیر مال نویسان باشند۔ و این فقیر را در
 دعا خیریت خود و ترقیات سناشند۔ حامل رقمیہ و قاعقوی شاعر حاجی عبدالغفار کہ از آریاب ذوق
 دعائے است و لحنہ بہ یاد شاہ دین پناہ فرستادہ است۔ حقائق اینجانی از زبانی حاجی مذکور معلوم
 شریف خواهد گردید۔ والسلام۔

مکتوب ۸۲۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفى۔ برنع اللہ تعالیٰ قد رکم و اعظم
 امرکم و شیخ صدقکم۔ کرماء، اشفاق پناہ سبب و درین امر من مہلکہ بخود و بعضے فرزندان
 و اولیایان تا حال ازین سفر خیر اثر و ملازمت بندگان حضرت مخدوم ماندہ۔ قد جعل اللہ لیکن
 شیء قدرًا۔ الحمد للہ کہ این فقیر را و بعضے فرزندان را صحیحے روسے دادہ است امید کہ بعد از
 رفع موانع بہ این سعادت مستعد گردد و در مان درد خود کند۔ انتظار جواب کتابت سابق بحال
 برد۔ الخیر فی ما صنع اللہ۔ دیگر حقیقت ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میرا عظم کہ بہ قابلیات
 بسیار موصوف است در درستی محاورت و گفتگو معروف و مشہور۔ بہ این فقیر از مدتی اخلاص و
 اختصاص تمام دارد۔ لہذا احقر را بر احوال او اطلاع تمام است بر ورق علیحدہ نوشتہ بخدمت
 گرامی فرستادہ است۔ توقع کہ از راہ کرم حقیقت را در وقت نیک نظر الالادارند۔ امید کہ بندگان
 حضرت از عنایت کرم عنایت بحال او فرمایند تا جوہر استعداد سے ظاہر شود و موافق قابلیت خود

بجائے برسد و از پریشانی برہد۔ درین باب توجہ تمام اذان مشفق مامول و مطلوب است، در اسلام۔
مکتوب ۸۳ • بہ محمد حسین و نور محمد و غلام محمد۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة على نبيه • برادران دینی محمد حسین و نور محمد و غلام محمد
 ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند۔ و بعضی اے الہی جل شانہ را صنی باشند۔ چہ تولید کہ از
 استماع خبر ارتحال والد مرحوم شما کہ آشناے قدیم فقیر بود چہ الم بہ دوستان رسید۔ **وَأَنَا لِلَّهِ**
وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ ہمہ را ہمین راہ در پیش است۔ و این جہان مثل قافلہ روان است **فَرِيقٌ**
فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي الشَّعِيرِ۔ **فَمَنْ مَخَّرَ عَنْ النَّارِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ**۔ و ما
 الخيرة الدنيا الأمتاع الغرور۔ اللہ گذشتگان را رحمت کند، پس ماندگان را توفیق
 نیک عطا نماید۔ بہر حال فکر این روز باید کرد و از ماسوی باید گذشت۔ این فقیر را این روز
 خیر خواہ خود دانند و بہ استقامت و جمعیت باشند و ہر کارے کہ مقدور باشند بر آن اطلاع
 دہند۔ انشاء اللہ حتی الامکان تقصیر نہ نماید کرد۔ **وَالشَّعِيرُ مَبْنِيٌّ وَالْإِتْمَامُ مِنَ اللَّهِ بِمُحَافَةِ**
تَوَابِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَادِّكَارِ دِيْكَرِ رَابِعِهِ۔ اللہ تعالیٰ قبول نماید۔ وقت دعا و امداد
 است و ان تقصیر نہ نمایند۔ زیادہ چہ تولید۔ در اسلام

مکتوب ۸۴ •

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى • مگر ما اشفاق پناہا، این فقیر از راہ
 استماع مکارم اخلاق حمیدہ و صفات آن یگانہ آفاق آراستہ خلایق خصوصاً از زبانی سیادت پناہ
 رسید یعنی اللہ و شرافت آب مرزا محمد اشرف سعادت آثار محمد نعتی غامبارہ مشتاق و خسیر خواہ
 ایشان گشتہ۔ علی الخصوص بعضی حقوق دیگر کہ بہ آن پیوستہ در تقابل این از فقیر غیر لوازم دوستی
 و خیر خواہی چہ امکان دارد و جز از سعی در مزید مراتب دینی و دنیوی امید بہت کہ امر دیگر بہ وقوع

نہ باید. تا بہ بدخواہی پہ رسد و جو کہ قرار بر آن چہ گوئد نزد و کلام شہاب بر جاہت. اما این فقیر درین باب بے گناہ ہست. امر سر لبتہ را اعلام الغیوب می دانند دیگرے نہ می شناسند. آری این قدر سہو واقع شد کہ بے تحقیق و تفتیش آن را سر بہ سر بہ حضرت ظل اللہ رسا ندہ و اللہ یحفظناے این محبت دوستی این را چہ گوئد روای دارد. بہر حال متنبہ گردند تا امر غیر معلوم را معروض نہ دارد و درین باب سہ آن مشفق اعتذار می نماید. **قَالَ عَدْنُ رُحْمَتِ الْكِرَامِ مَقْبُولٌ. وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهَدْيَ الْمَكْتُوبَ ۸۵.**

الحمد لله أولاً وأخيراً والصلاة على رسوله وآله وأصحابه. خان عالی نشان سعادت نشان از زمین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خواہند و سلامتی را منحصر در ابتداء آن مرور دانند و عافیت را در اکتفا. آثار و الوار و فیوض و برکات او علیہ و علی آله الصلوٰۃ و السلام شناسند خوش گفت. محال ہست سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز در پی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم صحیفہ گرامی کہ از راہ محبت و مہربانی بہ این فقیر فرستادہ بودند رسید و سبب و علی غائبانہ گردید. اللہ تعالیٰ ہمہ جا بر اعدا رخص و آفاق منصور و مظہر دارد. و تمام و کمال سوسے خود دارد و لذت ماسوی برہاند. **الْأَبْدَانُ كِبْرُ اللَّهِ كَطْمِينُ الْقُلُوبِ. وَاللَّهُ لَيَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ.** فرزند سعادت شیخ محمد ہادی قصص مہربانی ہائے ایشان بیان نمود. **بِحَنَانِكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَ خَيْرِ الْحَالِ.** چون فرزندار حمید خواجہ محمد یار سا متوجہ آن حدود بودند بہ این دو کلمہ مصدر گردید. بالجملہ محبت فقرا سرمایہ سعادت ہست و ثمر خیرات و برکات المرء مع من أحبّ حدیث نبوی ہست علی مصدر با الصلوٰۃ و السلام تا حین ملاقات اگر مقدر ہست دوستان را بر احوال خیر مال خود اطلاع می دادہ باشند. **وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهَدْيَ.**

مکتوب ۸۶

بعد الحمد وَالصَّلَاةِ وَتَبْلِيغِ الدَّعَوَاتِ وَالْمَحَبَّةِ وَالسَّلَامِ . به آن فرزند سعادت مند
 می رساند مجاری حالات و امور مشکور است الْمَسْئُولُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى عَافِيَتِكُمْ وَاسْتِقَامَتِكُمْ ظَاهِرٌ
 وَبَاطِنًا . حیات دنیا چنانچه حق تعالی بخرداده است بگمی نمود لعب زینت و تفاخر و تکاثر در اولاد و اموال
 است . و آنچه موعود خدا است مرستیان را بهتر ازین است و آن اقامت و رضای اوست و حیات النعم
 بِالْحَمْدِ ذَكَرَ اللَّهُ أُولَى وَ أُولَى وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَى . چون فرزند از حمید بن محمد پارسا عازم آن
 حدود بود به این دو کلمه مصدر گردید . باقی حقیقت آن جا سے از زبان فرزند مذکور معلوم شریف خواهد
 گردید . وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ تَبِيعِ الْمُهَدِي . فرزندان و منتقدان بعافیت و استقامت باشند و به یاد
 خدا غرور جل بودند کار این است ، غیر این همه هیچ . از دوستان آن جا سے سلام سلامت انجام قبول
 فرمایند . والسلام .

مکتوب ۸۷

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى . خان بلند مکان مشفق و مهربان سلمه الله
 وزید قدره می گردد که استماع خبر کوفت و آزار آن امید گاه سبب تا تم فقر گردید . چون ذات شریف
 مصدر خیرات و برکات است فقیر را به دعای صحت و عافیت سرگرم اند و امید شفا سے کامل و عاجل
 از درگاه شافی حقیقی جل شانہ می برند . الله تعالی ذات برکات را از بلیات صوری و معنوی
 نگاه دارد . دوستان را بر آن شاد دارد . والسلام اولاً و آخراً .

مکتوب ۸۸

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى . رَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ أَمْرَكُمْ
 بِحُرْمَةِ بَيْتِنَا وَبَيْتِكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ . احقر فقرا مصدر خدمت آن مکرّم و مشفق و مطاع

می‌گردد که این محب گوی بعد از رسیدن خبر فتح موضع کز ذکر ندویت و ترددات ایشان در خلوت در میان آورده تمینیت و مبارک باد این فتح داد، دهر با آنها فرمود بکرم اللہ تعالیٰ، بزودی آثار آن ظاهر نموده اند به اصناف و خاطر خواه دوستان سرفراز فرموده اند. این فقیر بخدمت آن مهربان قدردان تمینیه و مبارک باد این فتح و این اصناف جلیل شان می‌دهد. و شکر و مهربانیه ایشان همه جا می‌کند سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَأْنَكُمْ تَوَقَّعْ كَمَا كَانَتْ بِنَايَتِهِ احوال خیر مال خود دوستان دور افتاده را یاد و شادی نموده باشند. از فقیر زادها هر کدام ابوالاس علی و محمد عمر و محمد کاظم و فرزندی محمد پارسا سلام و نیاز قبول فرمایند. والسلام اولاً و آخراً.

مکتوب ۸۹ .

الحمد لله والصلاة والسلام على عباده الذين اصطفى. رفع الله تعالى قدركم وعظم امركم وشرح صدركم. فده احقر ليس اذ اداسه تحية فراوان مصدر گرامی خدمت آن منقبت سلمه رب می‌گردد بکرم اللہ تعالیٰ. در خلوت که حضرت ظل الهی بوقت متوجه حال این شکسته بال بودند و عنایات خاص نیز نمودند. این محبت در حق آن مکرّم و مشفق التماسها به مقتضای اخلاص دوستان پیش حضرت خلافت پناه نموده. بعد از رد و بدل و جواب و سوال بسیار فرموده اند. خوب بعد از چند روز مهربانی هاس می‌نمایم و سرفرازی می‌سازم. فقیر منتظر ظهور این معنی بتمام و کمال است. هر چند الحال هم آثار مهربانی هاس ظاهر گشته و امید هاس قوی شده که بعد از چند روز حسب خواهش مجبان مطلب و مرام بروجه کمال ظهور فرماید. و بعد از التماس دیگر نتایج دیگر دهد. دیگر این فقیر از خود چه گوید و چه نویسد.

صَفَرْتُ الْعُسْرَ فِي كَيْبٍ وَوَلَعِبُ فَا هَا شَرُّ اَهَا شَرُّ اَهَا

مَا بِنَاظَلَمْنَا انْفُسَنَا اَوْ اَنْ كُنَّا نَغْفِرُ لَنَا وَتَرَدَّ عَلَيْنَا لَكُونُ مِنْ خَيْرِ مَنْ. بهر حال مراد

از مکارم اخلاق بزرگان آن کہ این عاصی شرمسار را بدعائے خیریت خاتمہ یاد دارند۔ و فرمودند
 نہ سازند۔ مَا بَنَا أَنْتُمْ لَنَا نُورًا فَأَوْاعِظُ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ وَصَلَّىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ
 عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ۔

مکتوب ۹۰

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبيه صلى الله عليه وسلم
 وصالحاته عما شاهدكم ورأى قداركم وعظم أمركم بحرممة النبي العربي عليه من الصلاة
 أفضلها ومن التحيات المذمومة. محذوما وشفقا مطاعا مدته است از احوال خیر مال اطلاع
 نہ دارد ہر کجا ہست خدایا سلامت داریش۔ درین نزدیکی در مسجد سلطانی آقربے در میان آوردہ ذکر
 بزوکلمات و مزایا بسیار نمود و در فن سرداری و شجاعت برا قربان در توصیف افزود۔ و خود ہم
 فرمودہ اند کہ بہ ایشان ثمرہ خدمات می فرمایم۔ و ترددات بجمدہ ایشان می گذارم امید ہست کہ
 مؤثر گردد و ثمرہ آن ظاہر شود۔ دیگر از احوال پراختلال چہ التماس نماید۔ الْأَجَلُ قَبْرِيْتُ
 السَّفَرُ بَعِيدٌ وَالزَّادُ قَلِيلٌ وَعَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ۔ حَتَّىٰ تَصِلَ النَّارُ تَفُورُ وَتَلْحَنُ
 فِي السَّاحَةِ وَالسُّمُورُ۔ فَبُرِّقَتْ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِيقِ السَّعِيرِ۔ فَمَنْ نَزَّجَّحَ مِنْ النَّارِ وَأُخِلَّ
 الْجَنَّةَ فَقَدْ نَامَ۔ وَكَالْحَيَوَاتِ الْأَنْبِيَاءِ الْأَمْتَاعِ الْغُرُورُ۔ دارندہ رقمیہ و فارا نعم عارف
 بہ خدمت سماوی فرستادہ شد۔ تا رقمیہ الوداد بگذارند و جواب خیر و عافیت و سلامت بیارد
 فقیر زاد با تسلیغ سلام و نیاز مقصد اند۔ والسلام۔

مکتوب ۹۱

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ ذرہ احترام بر عن اشرف آن سلالہ
 دین پروردگار تعالیٰ و البقاء و لفرہ عنوان۔ سراپا لطف و عنایت بر این غریب ناتوان مشرف

و کرم گشت و بہ دعوات ترقی درجات و کشایش مشکلات و مہمات بیش از پیش است و بہ حصول نتائج
 آن نظر ہے است اگرچہ سہن ہجیم دکم از پیچ ہم بسیار ہے . و ز پیچ کم از پیچ نیاید کار ہے . اما سہ کار
 از کرم او سبحانہ امیدوار اند . و درد مندان و شکستہ دلان ہم بہ فضل او نظر دارند . خوش گفت ہے
 بردند شکستگان ازین میدان گوئے . بندگی عجز و شکستگی و نیستی است . چون این معنی بحال
 رسد بندہ بحق پیوند و نظر الٰہی اقدس گردد . این کار دولت است کز ان تا کرارسد . چون اہل
 این دولت و نسبت کمال محبت است بشریف صحبت شان مشرف گشتن و بہ مقتضای حدیث المرء
 مع من اُحبت . امید این معنی نقد وقت است و حصول نتیجہ آن برکت دست . اللہ تعالیٰ بہ
 محبت شان زندہ دارد و بر آن میبندد و در زمرہ شان محشور گرداند . اللہم اُحییٰ مسکینا و
 اُحییٰ مسکینا و اُحشرفی فی زمرۃ المساکین . بالجملہ بندہ باید شد و در زندگی باید مرد
 و در حدیث . من اُراد ان ینظر الی ہیئت تمشی علی وجہ الارض فلینظر الی ابی
 قحافۃ . حضرت صدیق اکبر است ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ . این فقیر در ماہ ربیع الثانی بہ اذن بندگان
 حضرت می خواہد کہ روانہ بکعبہ مقصود شود . زیارت رسول محبوب گردد . دعوات خیر البشر برود . تا
 در میان خواستہ کردگار چسبیت . از دوسے عنایت و کرم مرقوم قلم نشکین بدم شدہ بود کہ خاطر
 خاطر از حد زیادہ متوجہ دریافت احوال صلاح اشتمال دانند از ان شاہ عالم پناہ در حق دعا گوینان
 و فقرا میں معنی و متوقع صوت و ظہور آثار ان ما مرصد . اللہ تعالیٰ سایہ بلند پایہ آن صاحب عالمیان
 بر مفارق ہوا خواہان بسبوط ممدود دارد بہ تالعبت سید کائنات و فرموجوات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ
 و التسلیمات و برکات با کمال خرد جاہ مستقیم گرداند .

محمد عربی کا بر دوسے ہر دوسراست کسے کہ خاک درش نیست خاک بر ہر ادا

شاہا دین پناہ حقیقت ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان کہ از نزدیکان صمیمی آن درگاہ است

داز مقبولان قطب الاقطاب قبلہ گاہ بہت در فرد علیحدہ نوشتہ بخدمت عالی فرستادہ . امید کہ منظور نظر کیمیا اثر گردد . و مشارک الیہ بہ عنایت بادشاہانہ مورد قبول متمسکات خود شود . دیگر دارندہ غلیظہ حقیقت آنگاہ خواجہ عومس را مستطوران و مخلصان حضرت ایشان است و مجاز و صاحب ارشاد و بشارات بخدمت سر امر سعادت فرستادہ شدہ است تا اثرات ملازمت نمودہ در سایہ عالی باشد ، و بحبت فتح و نصرت بندگان حضرت الا نشان با عظمت مشغول اند پردازد . وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ الْمُتَكَلِّان . از نقیرہ ادب ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تسلیما بدرجہ عالی مقبول باد . والسلام .

مکتوب ۹۲ .

الحمد لله وحده والسلاوة على من لا ينبي بعده . ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان سلمہ اللہ المنان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و علی اللہ دوام بیاد خدا و حق جل و علیہ باشند و غیر اورانہ شناسند . این فقیر با فرزندان و متعلقان مدیت چند ماہ است کہ حسب استقامت و عنایات بادشاہ دین پناہ بہ لشکر کفر اثر رسیدہ و مہربانیاں بسیار ازان حضرت دیدہ بعد از چند ماہ کہ میباد سفر دریا است می خواہد کہ رخصت شدہ بحرین الشریفین با متعلقان رود و عذر گناہان کند و بہ این ترانہ مترنم شود .

مفلسا نم آمدہ در کوسے تو	شیئا بعد از جمال رودے تو
گرماند کیم زندہ بر دوزیم	داستے کز فراق چاک شدہ
در برفتیم و عذر ما بپذیر	اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ وَأَجِرْنَا مِنَ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْأَخِيَارِ
مدنے است کہ خبرے ازان برادر عزیز نیامدہ . ہر کجا است خدا یا بہ سلامت دارش بنا بر آن

حاجی منصور کسے مخصوص خود را بہ لہینہ کہ شاہ جهان مدار مشتمل بر وظائف ثناء و دعا نوشتہ فرستادہ است۔ توقع کہ بہ نظر عالی متعالی بہ اظہار مراتب دعا و توقع اجابت آن بگذارند و بزودی بجواب لہینہ مسرور سازند۔ بعد رسیدن بہ آن اما کن طیبہ کہ محل اجابت دعوت است تمام و کمالی این خدمت خواهد پرداخت انشاء اللہ المستعان۔ امید کہ حاجی مذکور را نیز از نظر والا بگذارند و مہربانیا نمایند حتی المقدور از سرکار والادار حقیقتش نیز سعی فرمایند۔ از فقیر زادہ ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ والسلام بر اہل بیت العظیم و بالصلاۃ علی نبیہ الکریم۔

مکتوب ۹۰ - بہ بادشاہ دین پرور .

الحمد لله والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ . اما بعد احترام نام پس از ادب سلام بہ عجز و نیاز تمام بہ عرض آن شاہ عالم پناہ لازال منصوراً شی الاعداء و طغاء الاولیاء می رساند . بیت

بہ تن مقصرم از دولت ملازمت دے خلاصہ جان پیش آستانہ است

ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر است اما از راہ باطن و دعا مسرور و مبشر است . و ظہور آثار آن را برود کمال از فضل ایزد تعالی متوقع .

می تواند کہ دیدار شک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ باہنی را

اخبار فتح و ظفر آن شاہ دین پرور دعا گویان را کمال شاد مسرور ساخت و آثار اجابت دعا اذان شناخت . لهذا بہ تمنیت و مبارک باد فتح این دعا گویان حضرت علیا مصدرع است و مزید بر مزید مبرصد و حسب حال خود بہ این بیت ترنم می نماید .

صرفت العن فی لہو و لعب فاھا شراً اھا شراً اھا

هیهات التمار تقوم و نحن في الراحة و السرور فمن شجناح عن التمار و ادخل الجنة
 فقد فاتر. و ما الحياة الدنيا الا متاع الغرور. حضرت سلامت بعد رمضان المبارک احقر
 می خواہد کہ از بندگان حضرت رخصت شدہ عازم کعبہ مقصود زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم گردد. در ان اکنہ طیبہ بہ دعا مفید شود. لہذا از آن حضرت نیز رخصت می طلبد و دعا کے غیر
 می کند. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى اٰخِرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ اَجْمَعِينَ. و سلام فقیر زاد ہا ہر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم عرض تسلیمات صدق اند.

مکتوب ۹۴ :

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ. اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. اشتیاق از حد تحریر بیرون
 است و لغات محبت و دوا دہمیشہ از دور و نزدیک بہ مشام می رسد و دماغ خلت معطر می گردد.
 وَاللّٰهُ عَالِمُ غَيْبِ الْاٰخِرَةِ الْمُسْلِمِ اقْرَبُ بِالْاِجَابَةِ. آنچه از احوال عزیز خود در مقام
 کس نفس نوشته اند بہ مطالعہ درآمد کلہم یحییٰ اولیٰ بالحرین و البکاء منکم. قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نجا المُخْفِقُونَ وَ هَلَكَ الْمُثْقَلُونَ .
 در دیش و فنی بندہ این خاک در اند آنا کہ فنی تر اند محتاج تر اند .

بَلَّغْنَا اللّٰهُ بِبَرَکَةِ وَعَائِدِكُمْ بِالْعَلَى الدَّرَجَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اِنَّ
 اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. و بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ. ذَالِكِ عَلٰى اللّٰهِ لَيْسِيْرٌ. وَغَفَرَ اللّٰهُ لَنَا و
 لَكُمْ بِفَضْلِهِ وَ مِنْهُ وَ كَرَمِهِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ قَلْبِي لَدَيْكُمْ.

مکتوب ۹۵ :

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الذِّينِ اصْطَفٰى. مخدوم زاد ہا بر جادہ زید غزہ

و توفیقہ، ازین درویش دل ریش سلام و تحیہ خوانند و بر جادہ سنت سنیدہ و طریق مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مستقیم باشند و بدوام ذکر بشرط فنا در مذکور موصوفت بوند صحیفہ شریفہ رسید و مضامین آن معلوم گردید. درین ایام محبت کثرت حوائج محتاجان و زیادتی تکلیفات و تصدیقات در خدمت بادشاہ جهان معاملہ ترتیب مسجد و خانقاہ بعد عرض آن تحویل آن بر جمع سامان در تعویق و تسولین ماند و حصول آن بہ وقت دیگر افتاد. چون کوچ بادشاہ در میان آمد دارندہ رقمہ رخصت نموده مشاراً الیہ رات شب و روز حاضر می بود در سعی تقصیر نہ نمود. اَقَا الْأُمُورَ مَرْهُونًا يَا قَاتِلَهَا. فقیر محبت بعضی ضروریات ایام معدود در شولا پور ماندہ. بعد از چند روز بموجب کمال اہتمام و تاکید بادشاہی النشار اللہ تعالی العزیز روانہ حضور می گردید بعد از رسیدن بوجہ حسن باز معروض دارد. امید است کہ این مقدمہ بہ مشیت الہی محل شانہ سرانجام یابد. بعد آن حقیقت روئداد را مفصلاً بکار دالنشار اللہ العزیز. گاہ گاہ مصحوب آیندگان این حدود از احوال خیر آل اطلاع می گردد. و بہ دعوات صالحہ دور افتادگان را یاد آورند. اگر مقدر است فقیر ہم تا موسم آئینہ امیدوار است کہ ہازم آن حدود شود آنچه خبر است حق تعالی میسر کند. والسلام.

مکتوب ۹۶ . بہ مصطفیٰ خان .

خان والاشان سعادت نشان مصطفیٰ خان جو سلمہ ربہ ازین درویش دل ریش سلام خوانند و سلام سلامت انجام قبول نمایند و ہنوارہ بیاد حق و مولای مطلق جل و علا باشند کار این است، غیر این ہمہ ہیج. چون از زبان شہ شجرہ سیادت سعادت میر محمد زمان تعریف و توصیف آن مہربان شنید بے اختیار مشتاق گردید، و باین رقمہ و داد مقصد گردید. اللہ تعالیٰ ہمیشہ منصور و مظفر دارد بِالْبَنِيِّ وَالْآخِئَةِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ . دیگر عرصہ در جواب نشان عالی شان شاہ عالم پناہ با فرد حقیقت میر نکور و فرد
دیگر مشتمل بر حقیقت محذوم زاده خواجہ میر محبوب حقیقت آگاہ خواجہ عیون کہ از یاران مخصوص
قطب الاقطاب حضرت ایشان فرستاده شدہ است . امید کہ خواجہ مذکور را با عرصہ مسطور
به وقت نیک از نظر والا گذرانند و بزودی بہ جواب آن امتیاز بخشند . چون خواجہ عیون می
کہ چند گاہ در خدمت شان دین پناہ باشد تا بخت فتح و نصرت ختم حضرات خواجہ باپردازد
توقع کہ بر اے صرف مایکتان ہر عنوانی کہ باشد از آنجا معین گنایند و درد عالمے خود شناسند
و بہ ارشاد مکاتیب شریفہ سرور می دادہ باشند . والسلام .

مکتوب ۹۷ .

الحمد لله والسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ . صحیفہ شفقت و کرمیت آن مفضل
وقت مشرف ساخت و مضامین مہر آگین آن شناخت رافع اللہ قَدْرُكُمْ وَعَظَمَ امْرُؤَكُمْ . از
مراتب محبت و اخلاص نسبت بہ آن مکرم مہربان چہ نولید حق سبحانہ ابہ آن علیم است . آنچه مقتضای
محبت و خیر خواہی در آن تقصیر نہ خواہد کرد ، انشاء اللہ تعالیٰ . او سبحانہ ، بفضل خویش این شکستہ
دل ریش نتایج و ثمرات آن را بر منصفہ ظهور آرد . و این حقیر و ایشان در دنیا و عقبی سر خورد آرد .
اللَّهُمَّ احْسِنْ مَا قَبَلْنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَاجْعَلْ نَامِنَ النَّاسِ وَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
بعد از چند گاہ بحسب میعاد بادشاہ دین پناہ می خواہد کہ باز مراتب فدویت و اخلاص آن
جناب معروض دارد و از ہر لوسر افزاز و امتیاز بین الایام بہ الحاح تمام التماس نماید . اللہ تعالیٰ
بہ وجه احسن میر آید کشایشما فرماید إِنَّهُ الْمُبْتَلَىٰ لِحُكْمِ عَسِيْبٍ وَعَلَىٰ مَا لَيْشَاءُ قَدِيرٍ چنانکہ
بحسب ظاہر سر انجام این خدمت می خواہد از راه باطن و مراتب دعای افزایش . رَبَّنَا ثَقِیلُ مَنَا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . این بندہ چون از کردار خود بغایت شرمندہ است از غمہ نیران

امید وارد عااست و حصول حقیقت شفا.

مَكَرْتُ الْعَمْرَ فِي لَيْلٍ وَ لَعِيبٍ
فَاَهَاثُمْ اَهَاثُمْ اَهَا

وَسَلَامٌ عَلٰى مَنْ اَتَّبَعَ الرَّسُوْلَ . از فقیرزادہا ہر کدام ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام قبول فرمایند از دعاے خیر فراموش نہ سازند.

مکتوب ۹۸ - بہ مصطفیٰ خان

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى . خان عالی شان شفقت نشان ازین

فقیر سلام سلامت انجام قبول نمایند و در ہمہ حال بیاد حق و علا با شند ع کار این است غیر این ہمہ پنج صحیفہ شریفہ رسید و مضامین آن معلوم گردید .

مخدوما این جماعت تسار پیش فقیر چنان ظاہر نمودند

اند کہ این نسبت را والدہ عاجزہ در حیات خود فتح نموده بود بہ طرف ثانی جواب شانی گفتہ و

ما ہم ہرگز بہ این نسبت راضی نیستیم . و آن سپر ہم خواہش نہ دارد . فقیر از راہ حسن ظن قول آہنا

کردہ بہ عرض بادشاہ دین پناہ این قدر رساند کہ این جماعہ بہ این نسبت راضی نیستند فرمودہ اند

جائے دیگر تعیین نمایند . باز فقیر از زور احتیاط بہ میر محمد یوسف و میر عبدالغفار گفت کہ این حقیقت

را شما آنجا بنویسید . مافی الضمیر بہ این فقیر ظاہر گردد و بعد نوشتن حقیقت معلوم فقیری بود . ہرگز

بمخلاف مرضی دستمان اقدام نمی نموده . این قدر سہو واقع شد کہ اورا اطلاع بہ ایشان داد

الحال ہر چند این عورت را مقبول نماید و مبالغہ می کند اصلاً معقول شان نہ می شود . می گویند

کہ محال است کہ ما قبول این معنی نسائیم . بالجملہ حقیقت زنان را شما خوب می دانید . بہر امرے کہ آمدند

منی کردند . و میر نظام الدین بہ فقیر کتابت نوشتہ . او ہم بر این نسبت راضی نیست تا سر آن حدیث

لہذا این فقیر ازین معاملہ خود را کشید . پیش بادشاہ دین پناہ یازی خواہد بعرض رساند کہ آن جوان

خوب دل شائستہ است و کفالت ہم بہ آنها دادہ . حضرت این تسار را معقول فرمایند . ظاہر از

زموذہ بادشاہ دین پرور معقول شونند دالا آہنا دانند۔ بعد ازان ہرچہ او خواہد داد و خواہد گنا
انشاء اللہ تعالیٰ بالجملہ فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند دام دیگر تصور نہ نمایند۔ زیادہ بجز دعا و
ترغیب یاد خدا جل و علا چہ نولید۔

مکتوب ۹۹ . ہرچہ بجز ذکر خدا سے حسن است
گر شکر خوردن بود جان کندن است
بہ مرزا محمد جان صدور یافت .

الحمد لله وفضلہ علی بنیہ . برادر مہربان مرزا محمد جان ازین درویش دل ریش سلام
سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق دانستہ علی الدوام بیاذ خدا سے جل و علا باشند و غیر او را
نہ شناسند۔ احوال فقرا سے این حدود بہ کرم الہی جل شانہ قرین خیر و صلاح و از جانب سبحانہ
ہموارہ نعمت ہا سے بے شمار است۔ وَرَأَى تَعَدُّ وَالْمِعْمَةَ اللَّهُ لَا تُحْصَوْنَهَا۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ
لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانُ۔ مکاتیب شریفیہ پے در پے رسیدہ متبع و
مسرور گردانید۔ توقع کہ برین سوال محبان دور افتادہ را یاد می نمودہ باشند۔ و از احوال خیر مال
نولسیان باشند، و این فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند۔ آنچه لوازم خیر خواہی و دوستی است انشاء
اللہ تعالیٰ در ان تقصیر نہ خواہد کرد۔ بعد ظہور نتیجہ خواہد نوشتہ السَّخِيُّ هِنِي وَ الْاِتْمَامُ مِنْ اللّٰهِ
سُبْحَانَہُ فقیر ہم درین نزدیکی بخاطر دارد کہ از بادشاہ دین پناہ رخصت شدہ در بندر سورت
نشینند و منتظر موسم بود۔ آنچه خیر است اللہ تعالیٰ النصیب کند۔ اگر بزودی رخصت می دہند
فہما و الا چند روز دیگر ہم صبری کند تا از پردہ غیب چہ ظہور کند۔ خوش گفت .

گر بماندیم زندہ بر دوزیم
در بر نستیم عذر ما بپذیر
داستم کہ فراق بپاک شدہ
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دشمنوت پناہ شیخ فتح محمد کسے این جانب از مہربانی ہا سے الشیخان و اہتمام در سہرا انجام کار یا فرزند
ان

نور چشمی ہمیشہ فرزندِ ابوالاعلیٰ بسیار نوشتہ بود. جَنَّاكُمْ اللهُ سُبْحَانَ خَيْرًا پس ترسم توقع
کمیتر است کہ این فقیر را بہ شما خصوصیت دیگر بہت. والسلام.

مکتوب ۱۰۰

خان عالی شان سعادت نشان ازین دردیش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نہند
دبہ عاقبت واستقامت باشند. بزرگے گفتہ است. اِنَّ اَمْرًا دَتَ السَّلَامَةَ سَلِمَ عَلَي الدُّنْيَا
وَ اِنَّ اَمْرًا دَتَ الْكِرَامَةَ كَبُرَ عَلَي الْاٰخِرَاتِ. اگر سلامتی خواہی سلام کن بردنیاد اگر بزرگی خواہی
تکبیر گوئی بر آخرت نہ بآن معنی است کہ دست از کار آخرت بدار کہ آن عین ضلال دو بال است بلکہ
بہ آن معنی کہ طالبِ مولا جل و علا باغشی. و از کار آخرت غیر از لقاے در رضاے او محو ہ. بہر حال
در طلب او باید بود، دے ازان نیا سود.

آن کس کہ نیافت دولت یافت عظیم
و آن کس کہ نیافت درد نایافت بس است
اما باید دانست کہ لقاے در رضاے او منحصر در متابعت پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و غیر آن
خراب و ابتر.

محال است سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پیے مصطفیٰ
دیگر تفصیل حقائق این جائی از زبان صلاح آثار تقویٰ شعار برادر دینی حاجی دلی محمد معلوم شریف
خواہد شد. چون حاجی مشار الیہ از یاران قدیمی و صمیمی فقیر است از مہربانی ایشان رطب اللسان
گردد. امید کہ بیش از بیش در حق مومی الیہ مہربانگی می نموده باشند. تا چند گاہ کہ آن جا است
با متعلقان و یاران دیگر کہ ہمراہ دارد بہ جمعیت بگذارند و ثواب با خان مہربان عائد باشد زیاد
چہ مبالغہ نہاید. والسلام.

مکتوب ۱۰۱

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. صاحب من سلامت زین العابدین
بخشی تن بر کار عالی بجان و دل دل سوز و دولت خواه خدمت عالیہ آن صاحب است. و این معنی
بر این خیر خواه ظاهر و واضح است. چه قدر نزد فقیر به دعائے حصول مطالب و ترقی درجات آن صاحب
بے حد مفید بوده. غائبانہ ختم حضرات خواجگان درین باب از فقیر گناہ. یا بجز از صمیم قلب
فردی مخلص است به خاطر مبارک نوع دیگر نیارند. بیش از بیش مهربانی و عنایت فرمایند. دیگر از
دعائے خیر خواه چه عرض نماید. علام الغیوب آن را بہتری داند. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَمْرٌ لِدَبَابِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. تَعَلِّمِكُمْ بِكَمَالٍ مَتَابِعَتِكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسَلُّوا السَّعَادَاتِ الْعُظْمَى وَاتَّصَلُوا الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَتَى الرَّهْمَةَ
بعد مطالعہ شریف امید کہ این عزیز را پارہ سازند و کس نہ نمایند.

مکتوب ۱۰۲

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. قبلہ گاہا. این احقر چنانچہ از ادائے شکر
نعم الہی عاجز است. ہم چنان از ادائے شکر احساننا سے آن قبلہ گاہی قاصر.
اگر از تن بر دید صد زبانه چو سبزہ شکر لطفش کے تو انم
قبلہ من سلامت. این احقر در حال خود بسیار حیران و متحیر است بر مرضی آن حضرت غیر مطلع جدائی
از اقامت درین آدان برین محب بدل و جان با ہمہ عدم لیاقت این دآن بسیار مشکل و مقصد
زیارت سید المرسلین علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلامات الی یوم الدین، درین پیری و دستگیری
نیز مصمم بر دل اگر چه بر تقدیر حیات بہ مشیت اللہ سبحانہ در سال آئندہ ہم حاصل بہر حال احقر

تابع رضاست و بر آن حضرت فدا، انشاء اللہ از ہمہ با وفا، محبت ما غرض معلول است و آن غیر
 مقبول. مَا كَانَ لِلَّهِ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. الْأَخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ. بالجمله صلاح ہمہ آن است کان بہتر است صلح قَائِمًا تَوَلَّوْا فَنُجِّمُ وَجْهَ اللَّهِ
 ہیما: گر باندیم زندہ بر دوزیم دامنے کہ فراق چاک شدہ
 در بر فقیم غمزد ما بہ پذیرے اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگرچہ بکرم اللہ تعالیٰ بہ عنایت روحانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر افراز است و از فتوحات
 معنوی بسیار امیدوار. اما قرب جسمانی را نیز اثر ہاست والسلام.
مکتوب ۱۰۳

المحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. سَلِّمُكُمْ اللَّهُ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ
 هَمَّا شَانَكُمْ. مگر ما اشفاق پناہا مطاعا چه نولید کہ از خبر ارتحال قرہ باعرہ سعادت و نجات پناہ
 از دارالفتنا بہ دارالبقا محبوبان و دوستان را چه قدر مہموم و مہموم ساخت. از خبر این نعم البدر
 میسر و محصل باد. اللہ تعالیٰ این خیر مصیبت را ذخیرہ آخرت گرداند. و این جہان مثل قافند
 روان. ہر یک بہ وقت خود روان. خوش گفت:

در سالہ پچون قرار عالم دادند

مانا کہ نہ از پیے مرادم دادند

زان قاعدہ در قرار کان روز افتاد

نے بیش بکس وعدہ نہ کم دادند

حق تعالیٰ ما غافلان را توفیق دہاد، دیر کسب مرضیات خویش متنبہ گرداند. این فقیر این خبر
 وحشت اثر امروز بنوشت شنید. مع ذلک مدتے است آزار ہا دارد. لهذا از ملازمت حضرت
 مقصری ماند. والا خود بہ تقریب می رسید. اللہ تعالیٰ ذات بابرکات و اودیر گاہ با کمال
 و رحمت حسب خواہش دوستان سلامت و مستقیم دارد وبالنبی و آلہ الامجاد و الصلوات علیہم و آلائہم
 سلام

مکتوب ۱۰۴

بِسْمِهِ الْعَظِيمِ . وَبِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ . الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ
الَّذِينَ اصْطَفَى . قَبْلَهُ كَمَا بَاءَ . عَالَمٍ بِنَاءً ،

گرچه دورم از بساط قربت نیست
بندۀ لطف شمائیم و شناخوان شما
هر چند قصد کرد که اواخر شعبان ازین جا راهی شود و در اوائل رمضان بعبه مشرف گردد
اما از راه قزوین و مواعظ دیگر غیر آن میسر نگشت آرزو داده که در عشره آخر رمضان که خلاصه
تمام ماه است علی الخصوص شب بخت و هفتم که لیلۃ القدر را اغلب در آن موجود است و مجربان مالوا
است به حضور پر نور برسد و کسب سعادت کند اگر میسر شود زبانه عز و شرف . اما به جهت مصیبت
و شدت حرارت و عذاب گناه چندان مغلوب می شود که قریب به هلاکت می رسد . بعدنی
این ماه مبارک اگر حیات و فاکند امیدوار است که به مشیت الهی جل شانۀ بیدار فانی شود
آن قبله ابرار استعد گردد و دیده دل را روشن کند بجاء فی الاخبیار نقلاً عن الجتیار
الاطال شوق الابرار الی لقاء و اذناکم لهم لاسد شوقاً . سبحان اللہ زبانه کرم که با
استغنا بر بنده محتاج این همه رحم . هر چند درین ایام به حسب ضرورت در در مجبور است . اما خلاصه
اوقات به دعا سلامت آن حضرت فتح و نصرت معروف است و اجابت آن از فضل او سبحانه
به و تشش مامل .

می تواند که دهد اشک مرا حسن قبول
آن که در ساخته است قطره بارانی را
علی الخصوص در ماه مبارک رمضان که اجناس رحمت و سعادت منفرت الهی در آن غیر متناهی است
و ظهور فتح ابواب اسما و نزول ملائکه رحمان با کمال الوار روح در بحران علی التوالی کیفیت آن
در میان نیاید و شرح حقیقت آن به تحریر نیاید . احادیث در فضائل و کمالات این ماه بسیار است

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَلِّسُ الشَّيَاطِينُ. وَفِي رِوَايَةٍ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْقَدْرَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَابِلَ إِذَا تَوَقَّفَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. أَيْضًا حَدِيثٌ تَامٌ رَوَاهُ

أَبُو حَنِيْفَةَ. وَأَنَّ هَمَّ بِهٖ طِفْلٌ مُحَمَّدٌ مَصْطَفَى اسْتَعَلَى عَلَى آلِهِ النَّصْلَةَ وَالتَّسْلِيمَاتِ الْعُلَى بِوَالَاهِ لِمَا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ. كَمَا هِيَ عَشْقٌ مُحَمَّدِي چنان خوش می کند که از خودی برود و غرق الوار محمدی می کند خوش

محمد عربی کا بروے ہر ہمد سراسر است کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

بِزَرْدِ نَقِيرِ مِخْ عَلِ مَقْرَبٍ رَبِّهِ جَنَابِ آن سردر از درود نیست. کثرتِ صلوٰۃ بر سر در کائنات گویا مہلی را از خود فانی می سازد و یہ الوار محمدی باقی می گرداند. چنانچہ کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قائل آن را از خود می برد و یہ الوار قدس باقی می کند گمنا لا یحیی علیٰ أمرٍ بآبہا. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ عَادَى طَائِفَةً وَلَيْتًا فَقَدْ آذَنَتْهُ بِالْحَرْبِ وَتَشَرَّبَ إِلَى عَبْدِی بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ. فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يُعْطِشُ بِهَا وَسِرْجَهُ الَّتِي يُنْفِثُ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتُهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذْتَهُ. وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا قَاعِلُهُ تَرَدَّدَتْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ بِكَرَّةِ الْمَوْتِ وَأَنَا كَرُّهُ مَسَائِلَتُهُ وَلَا يَدُلُّهُ مِنْهُ رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ.

این حدیث و امثال این دیگر لخصوص و احادیث از جمله تشابہات با امولات اند، بیان آن نہ در خود این روایت مختصر است کہ تفصیل آن مطول است. آن امام العارفین از ہمہ بہتری دانند و ہمہ از آن حضرت استادی خواهند. فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يَتَغَيَّرُ بِغَدَابَتِهِ وَصِفَاتِهِ بِمُجْدُوذِهِ

الْأَكْوَانِ وَهُوَ سُبْحَانَهُ الْآنَ كَمَا كَانَ قَلِيلًا يَتَّخِذُ هُوَ سُبْحَانَهُ لَشَيْءٍ
 هُوَ الْحَيُّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ إِلَّا الضَّلَاكِلَ. خوش

پاسانان بارگاہ الست پیش ازین پے نہ بردہ اند کہت

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 قبلہ گاہا فرزند می محمد پارسا در رکاب سعادت است در حق و سے عنایت امید فرید است تا امید
 الہی و عنایت حضرت رسالت پناہ و فتوحات نامتناہی حسب خواہش فدویان و متمنیان دعا گو
 یوما فیوما در زاید و تعنا عت باد۔ بِالذِّبِّيِّ وَالِإِلهِ الْأَعْجَادِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ وَبِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ
 عِبْدَهُ وَكَهَرَمَ الْأَخْرَابَ وَحَدَّ ذَرَّةَ الْحَرَبِ عَرْضَ وَالْأَشَاهِدِينَ بِرُؤْمِي رَسَانِدِ.

بہ تن مقصوم از دولت ملازمت وے خلاصہ جان پیش آستانہ است

قدم سعادت لزوم با فتح و عظمت و محبت حسب این دعا گویان و مطابق اشارت این
 خبر جو یان میوان و مبارک باد۔ و ابواب رقیات و فتوحات یوما فیوما یکشا یاد۔ این دعا گو
 اگر چه بحسب ضرورت ظاہر و بہمت عرض امراض و عوارض از ارسال بر الفظ مقصر بودہ۔ اما خدا
 عزوجل داناست کہ در مراتب دعا گوے تقصیرے نہ نمودہ و بشارت دیدہ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 يُعِزُّ قَبْلَهُ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ وَالْمُهَاقِيَاتِ عَلَى مُرُورِ الْأَوْقَاتِ۔ دیگر از احوال پر انتقال خود
 پر عرض نماید۔

كَرَفْتُ الْعَمَى فِي لَهْوٍ وَوَعَيْبٍ فَأَهَانَتْ أَهَانَتُهُمْ أَهَا
 هَيَّجَاتِ الْأَجَلِ قَرِيبٍ وَالْحُسْرِ قَلِيلٍ وَالسَّفَرِ بَعِيدٍ وَعَدَا بَهُ نَقْدٌ يَدُ فَرِي
 فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِيْقِ السَّعِيرِ. النَّاسُ لَفُورٌ وَنَحْنُ فِي السَّرَاةِ وَالسُّرُورِ فَمَنْ نَزَّحَ

عَنِ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَمْتَاعُ الضُّرُورِ .
 مکتوب ۱۰۵ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى ارفع الله تعالى قدرکم
 وشرح صدرکم بجزاوت جددکم الا بجد سيد العرب العجم وعلیه و علی
 الیه من الصلوة افضلها ومن التحیات افضلها . کما مشفق مطاعا التفات
 نامی بکلی شفقت و مهربانی مشرف گردانید و مراتب محبت و اخلاص و خیریت خواهی در خصال
 بکمال تصانف رسانید . اللہ تعالیٰ موافق خواہد شد دوستان صمیمی و محبان لفظی مرتب
 دینی و دنیوی آن مخدوم ملازدار افزون کناد و بمطالب قضی رسانیدہ بالنتیجی و الیه
 الامجاد . علیہ و علیہم الصلوة و التسلیحات . کما امیدگایا . خاطر و دستار
 ازان مدت بمقتضای هل جزاء الاحسان الا الاحسان . بکمال از روی
 این معنی داشت که خاطر این فقیر سبب این خدمت شود و به زودی این امر به منصفه ظهور
 الحمد لله الذی بنعمتہ تتم الصالحات بہرگز ہم بسیار می خواهد حق تعالیٰ به ظهور
 آورد آنچه از مطلب اخروی نگارش فرموده اند بسیار محفوظ ساخته و آثار کمال توفیق
 و سعادت ازان شناخت . هر چند اظهار این امر ازین وقت دور از مصلحت است اما
 فقیر بمقتضای دوستی تو بجهت که می باید و بر خاطر مبارک گران نیاید تقصیر نہ تولد انشاء
 اللہ تعالیٰ و التماس طلب در حضور به طریقے که خاطر مخلص می خواهد که موجب کمال عنایت
 و ترقی باشد در میان آورد اگر حبیب مدعا فهمد هو المراد و الالبه وقت دیگر خواهد انداخت
 مقصد حصول خیریت و اہمیت الیشانی است و خرابی بدکیشان . اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
 وَعَاقِبَتِكُمْ فِي الْاُمُورِ كُلِّهَا وَاجْعَلْنَا وَايَاكُمْ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَدَاةِ الْاٰخِرَةِ .

در باب کمالات دستگاہ برادر عزیزہ خواجہ عبدالصمد بہ موجب فرمودہ ایشان تفصیلاً
 نہ خواہد کرد و ہر چند تحمل این امر خطر فقر را بسیار عظیم است۔ آپکے خیریت بہت حق تعالیٰ
 مارا دوستان را بر آن معتد کند۔ توقع کہ از راہ مہربانی بہ ارسال اخبار خیر مال
 دوستان دور افتادہ یاد و شادی فرمودہ باشند و فراموش نہ سازند و السلام۔

مکتوب ۱۰۶۔

بخدمتہ و فضلی و کتبکم۔ محذوماً امیدگاہا قبل ازین رقمیہ عا مشتمل
 بر تفصیل حقیقت حال نوشتہ حوالہ وکیل کہ بہ جان و دل فدوی دوستدار آن ملا است
 نودہ امید کہ رسیدہ باشد۔ الحال چون دارندہ رقمیہ دعا خواجہ یار محمد کہ از
 خودی باز دارند فرزندان بیش این فقیر کلان شدہ است۔ می خواست کہ بہ رفاقت
 احقر عازم ریاضت حرمین الشریفین گردد۔ درین آوان کہ خبر وفات پدرش کہ در کابل
 بود شنید مضطرب گشتہ بہرت تفتہ حال والدہ و برادران خود کہ بہ بیم و بے کس مادہ اند
 عازم آن حدود گردیدہ۔ و این فقیر نظر بر مہربانی آن مشفق مہربان قدر دان نمودہ اورا
 از خود جدا ساختہ بہ کدای خدمت فرستاد توقع از مکارم اخلاق آن یگانہ آفاق
 آن بہت کہ توجہ بہ حال او فرمایند کہ موجب جمعیت او و والدہ و برادرانش شود
 خواہ از راہ تجویز منصب او یا ماہانہ کہ کم از صدی تہرتیری نہ باشد۔ و برادران کلان
 دیگر ہرچہ بہ خاطر عاظر آید عین صواب است و موجب اطمینان و فرید دعا کے این فقیر
 دولت دینی و دنیوی روز افزون باد بِالنُّونِ وَالصَّمَادِ۔ و السلام۔

مکتوب ۱۰۷۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ المدعوٰت و التعمیۃ والسلام۔ بہ انوی

اغری شیخ پیری رساند مدتے ہست کہ از احوال خیر مال اطلاقے نہ دار و بہر حال
از درگاہ رب متعال سلامتی و عاقبت دوستان می خواہد۔ ہیہات در دنیا سلا
و عاقبت کے ہست سلامتی در یاد خداست و عاقبت در ترک معاہی مولا جل و علا۔
الا عمر باختر رسید و عذر گناہان در خود پیچ نہ دیدہ و از مدتے نذار الرحیل بلوش دل شنید
دقت محاسبہ نزدیک آمد بر سیاہی سفیدی بر آمد و پیامہا از موت آمد۔ آخر آن ہمہ تسولین
تا کے و عذابہاے گوناگون پے در پے۔ کار با جبار و مادر کمال تنعم و نازہ فریق فی الجنة
و فریق فی السعیر۔ پس بہت این ہمہ آرام و قرار بہر حال متوکل علی اللہ المتعال غم بر راہ کی
لبستہ و بین العیدین بر آن قرار گشتہ تا در میانہ خواستہ کردگار حسیت۔ براہ در یا امسال
بعضے موایغ در میان اند و راہ خشکی خالی ازان ہست۔ یا وان و دوستان را بہ خداے کریم
سپردیم۔ انما راضی باشند۔ خداے جل و علی اذ الیشان راضی باد۔ اللہم ارحم من یرحم
الفقراء و المهاجرین و البصیر من نصر الغرباء و المسافرین۔ بحسب سید ولین
و الاخرین سیدنا محمد و علیہ و علیہم السلام الی یوم الدین۔

مکتوب ۱۰۸

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الخیر و السلام۔ بہ فرزند ارجمندی رساند۔ ہر چند
مباعدت صوری در میان است۔ اما مقارنت منوی بہ دل و جان ہست دعا ہا خیر پے در پے،
ہمواہ تفارین آن ربنا القبول منا انک انت السميع العليم الدعاء النصیحة فی
الدین و متابعتہ سید المرسلین علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات۔ و این متابعت
ما صورت ہست و حقیقت صورتش منوہ بہ اتباع آن حضرت ہست علیہ السلام در ظاہری افعال
و اقوال و اطوار و حقیقتش مربوط بہ اقتباس الازار و اسرار باطنی و تخلق بہ اخلاق قربی و کمالات

معنوی آن رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم۔ امروز ہمہ خیر بدست می آید و بر طالب صادق می کشاید فردا
کہ اسباب آن نماز آن زمان حشرت و ندامت سودنے دارد۔

گوئے توفیق و سعادت در میان نکلند کس بر میدان نمی آید سواران را چہ شد
اللہ تعالیٰ مارا و شمارا از آنچه باید نگاه دارد و عواقب جمیع امور محمود گرداند۔ والسلام۔
مکتوب ۱۰۹۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بخدمت آن برادر گرامی چہ نگارد، مگر از
نیافت خود بنال و بیستے چند حسب حال خویش بخواند۔

سیر پیوند مانہ دارد دیار	چہ توان شد ز کجنت بر تور دار
کار ما یا کیست در ہمہ شہر	وان کیے تن نمی دید در کار
محرمت نیست تا بگویم راز	ہمدے نیست تا بگویم زار
در خورشام زصیت آن دلدار	در سماعم زصوت آن فرمار

حال ما این است اما خدا سے ما جل و علی کریم است۔ ازان مرعاصیان را امید ہاے
غظیم است۔ ازان است کہ بارگناہ امیدوار کمال عنایت است، ازان معنی بارگاہ
وہ این وادی عظام متوقع امتیاز تمام است در ان مقدس درگاہ۔ ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ استغفر اللہ عن از حوصلہ برو
رفت، مقصود درین نشار بندگی حق است، وقت کار گذشت لے نفس کے تنہ
خواہی گشت هلك المسرفون۔ اقتراب للناس حسابہم وھم فی
غفلۃ معرضون۔

ترسم کہ یار با مانا آشنا بماند تا دامن قیامت این علم بماند
 ہر چند از ایشان غیر تغافل بیچ محسوس و معلوم نیست و بجز تساہل بیچ محسوس نہ حقوق بزرگان بیک
 شناسند و خود را بہر طرف نہ اندازند و این حقیر را درد عا دانند . فرزند ان سعادت مند دعا
 خوانند ، و در بندگی مولائے تحقیقی جل شانہ ، استوار باشند

والسلام

مکتوب ۱۱۰

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ النجیہ والسلام . بخدمت سعیدی سندی سلمہ ربہ می رساند
 بہرورد صحیفہ شریفہ مشرف گشت و مضامین آن بہ دل و جان پیوست . چون مرصی آن حضرت
 ظلّ الہی بطلّہ العالی در اقامت این ناقابل و دور از کار امسال درین دیار است ، آن را سعادت
 خود دیدہ و مسلوب الاختیار گردیدہ کحلّ اللہ یجحدت بعد ذلک امرًا . دیگر از احوال کثیر
 الاختلال خود چہ نویسید .

چہ توان شد ز بخت بر خود وار
 دان سیکے تن کنی دہد در کار
 ہمدے غیبت تا بگویم زار
 در معام بصوت آن فرمار

ہر پیوند مانہ دار جیار
 کار ما با سیکے است در ہمہ شہر
 بحرے غیبت تا بگویم راز
 در خوشم ز صیبت آن عشوق

حال ما این است اما خدائے ما کریم است . ازان بہت کہ مثل این عاصی را ہم از کریم ادا میدہا
 عظیم است و توقع عنایات و نوازشہائے رحیم . استغفر اللہ عمر بہ باد رفت و بیچ علی شایان در گنا
 او نہ کرد . نجالت ہمیشہ نقد وقت است و النفعال و شرمندگی ہموارہ رکبت دست بہت اجل مستے
 در پیش و ما در عیش و عشرت . تنگی و تاریکی قبر ذرا موش ، آن تو تا کے آن خواب خرگوش . او ہمیشہ بخود

داعی و ما از و هارب و باعی . تا کے این فرار، آخر یہاں دارالقرار . اعمال خیر آن جابار و موس و
 اعمال شر آن جابار و محش القبر و صفة من یأمن الجنة أو حفرة من حفرة النيران
 قول رسول صادق و ما مشغول بہ ہوا و ہوس باطل ہمیات تحمل عذاب نار سخت شکل و دشوار است
 و دم و قح از اوراق آن مثل النار گوشت و پوست را مانند ہیزم بسوزد و مثل آن باز در آن جا
 نہ نیرزد . از تصور آن چگونه جان در بدن است و چہ طور دعویٰ ما و من است فمن نزع حرج عن
 النار و ادخل الجنة فقد قاتر . فاعتبروا یا اولی الابصار و اخذتموا التوبة و
 الاستغفار و البكاء فی الاستغفار و داوموا علی الطاعة و العبادة افاء اللیل اطراف
 الشہار . ما علی الشہار الا البلاغ کذبت عیاد اللہ الی اللہ . و السلام .

مکتوب ۱۱۱

الحمد لله وحده والصلاة على من لا نبي بعده . السلام عليكم ورحمة الله و
 بركاته . اللہ تعالیٰ ذات بایرکات آن برگزیدہ خانہ و آن مجدد و علا کریم و مشفق فرار دیرگاہ
 بر مسند غر و جہ و متابعت مصطفیٰ علیہ و علی الہ الصلوٰۃ و التسلیمات العلیٰ مستقیم و متکمن دارد
 بالنون و الصاد دیگر از احوال کثیر الاختلال خود بہ خدمت گرامی چہ نکارد عمر گران مایہ درین
 صرف شد تا چہ خورم صیفت و چہ پوشم شتا . آدمی را نہ براسے خور و خواب آفریدہ اند .
 و نہ بخت عیش و عشرت خوشگوار اورا ایجاد فرمودہ اند . مقصود از خلق او ادلے و طائف
 طاعت و بندگی است ، و کسب مراہنی حق و سرا فکندگی قال عنہ من قائل و ما خلقت
 الجن و الإنس الا ليعبدون . مطیعان را جنات انعم مہیا ساختہ اند و عاصیان را
 عذاب الیم و جمیم در پیش داشتہ اند فریق فی الجنة ذریٰ فی السعیر . فاعتبروا یا
 یا اولی الابصار . وقت کار است کہ فردا کار با جبار است .

گوئے توفیق سعادت در میاں لگنداند کس بہ میدان در نمی آید سواران چہ شد
 اللَّهُمَّ نَبِيَّنا قَبْلَ أَنْ يَنْبِيَّنا الْمَوْتُ وَالسَّلَامُ . قَالَ اللَّهُ لَعَالَى ثُمَّ ذُرَّهُمْ .
 مکتوب ۱۱۲

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التحیة والسلام ، بہ آن سعادت پناہ زید غزہ و توفیق
 می رساند . مکتوب مرغوب رسید . چون مشتعل بر درد و طلب و شوق و محبت مطلوب بود مسرت
 بر مسرت افزود .

آن کس کہ بیافت دولتی یافت عظیم
 وان کس کہ نیافت در دنیا یافت کسل

شکر این نعمت عظمی بجا آرند و مزید لکن خواهند . چون این شوق و محبت بہ کمال شود و محبت از
 میان رود محبوب جلوه کند . این کار دولت است کتون تا کہ آرسد . یا بجز امیدوار باشند
 و بہ مقتضای المرء مع من احب غنظ النوار و اسرار باشند مکتوب ۱۱۳ الحمد لله والسلام علی عباده
 الذین اصطفی . برادر طریق حاجی محمد سلیم لازال سلیمًا عن اوقات الدنیاء و
 الدین رسید و مسرور گردانید . مرقوم بود کہ در ماہ عید قربان کسلے قوی بہ فقیر عارض شد
 بعد چند روز شب جمعہ این واقعہ رود اد کہ روح با لطیفنا دیگر جمع گردیدہ بصورت باز سفید
 از قالب برآمدہ و عروج بہ عالم علوی نمودہ بر نیجے قالب تھی گردیدہ کہ اسبج گونه ادراک
 و شعور از قالب نہ داشت بر آسمان چہارم رسید ، بیت المعمور در نظر درآمد بہ صورت خانہ
 گنبد ، گویا تمام از یک دانہ مردارید در کمال درخشندگی ، در اطراف و درون آن بہ تمنیت
 مرغان سفید ہمہ در طواف مشغول . بعد از طواف دریا سے بیکران در نظر درآمد کہ نہ عمقش معلوم
 و نہ کرائش پیدا ، دروسے نہ حرارتے و نہ یوستے و نہ سردتے و نہ رطوبتے . چند از فراران
 مرغابی ہمہ از شیر سفید تر در آن بحر مواج مسست و والہ و بے خود مشاہدہ کردہ در دج فقیر

بزرگ آنها بآن حال و منوال یک پیر از شب گذشته بود کہ باز نزول بہ بدن شد بعدہ مطلع گردید
کہ اطفال و توالج در لوطہ و فغان بودند. مخدوما این واقعہ صیل است و مقدمہ وصول بہ کعبہ مقصود
این خروج و نزول نزد اہل سلوک براسے قطع امکان و وصول بہ مرتبہ لامکان مقصود و مطلوب خروج
ہمہ لطائف مشعر بکمال استعداد است در ان محسوس گویا این عبارت از مرتبہ وجوب است
بے کیفیت دیے نہایت است ہر چند لعیط است اما بہ وسعت بے چون کہ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيمٌ
وسیع است، بہ مقتضائے کرمیہ و لا یحیطون بہ علما غیر محدود و عدد ہزاران مرغابی در ان
مست و والہ و حیران کنایہ از والہان آن در گاہ و داصلان آن بارگاہ و یافتن روح خود را
در ان مثل دیگران بشر وصول بہ کعبہ مقصود بالجملہ از خود و از ہمہ باید گذشت و با و پیوست تا
بہ جبار و پالانہ دلی نہرسی در سراے الا اللہ در حق شما کہ بشرت سعادت صحبت حضرت
قبلہ کا ہی تنیب الافغانی مستعد گشتہ اند حصول این معانی کمال متوق بہ است و مزید موقوف بہ صحبت
دادیم ترا از گنج مقصود نشان از فقر ازادہا و فرزند ہی محمد پارما خوانند. و ما را و آہنارا از دعا
خیر فراموش نہ سازند، و اوقات گرامی را بہ اذکار و مراقبات و گریہ و استغفار علی الخصوص در ہنگام
معمور و نوردارند

گر شکر خوردن بود جان کنندن است

ہر چه بذر خداے حسن است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی .

مکتوب ۱۱۲ .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ احْتَقَقَتْ مَعَارِفُ آكَادِمِ حَاجِي الْخَرْمِي
الشریفین برادر عزیز حاجی حبیب اللہ سلمہ ... لا زال کاسمہ حبیب اللہ . ازین دردیش دل ریش
سلام عافیت، انجام خوانند و مشتاق داند خلاصہ النسان و ما بہ الامیاز ازین دآن شوق و عشق و

محبت است و تفادیت در افراد به اعتبار متعلق است، ان خیراً فخر و ان شراً فخر، اگر خیر است
 نتیجتاً آن قرب و معرفت است و الا ندامت و حسرت، خوش گفت.

عشق آن شعله است که چون بر فروخت
 هر چه جز معشوق باقی جمله سوخت

نیغ لا در قتل عنبر حق براند
 در نگر زان پس که بعد از لایحه ماند

ماند الا الله باقی جمله رفت
 شاید باشی عشق شرکت سوزت

اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلِيْ بِلاَ عَمَلٍ لَقَدْ لَبِثْتُ بِهِ لَسْلاً الَّذِيْ عَقِيمٌ. این فقیر موافق حال
 خود این بیت را می داند و اشک حسرت از چشم می راند.

کنون شر هم ز کارم شر بسیار است
 زمین ابلیس را صد بار عار است

گناه کار را فکر گناه اولی و گریه و استغفار بحر در کار. هَيْهَاتَ النَّاسُ تَقْوَرُ وَيَخْنُ فِي

السَّرَاحَةِ وَالسَّرُورِ. آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مرعاصیان را طبع و سرلوش

مَنْ بَنَى صِرْفَتَ عَنَّا عَدُوًّا أَبْ جَهَنَّمَ. اِنَّ عَدُوًّا أَبَهَا كَانَ عَمَّا. اِنَّهَا سَمَاءٌ مَسْتَقَرٌّ

وَمَقَامًا. حقیقت حال این پروبال برین منوال است. اما فضل او سبحانه از راه بنده نوازی

بے شمار است، گر گویم شرح آن بے حد شود، بلکه آن ناقابل اظهار است، لائق آن حال

کمال استوار است.

چه گویم با تو از مرغی نشانه
 که بافتا بود هم آشیانه

ز عناق هست نامی پیش مردم
 ز مرغ من بود آن نام هم گم

در یافت این امور موقوف بر صحبت است و اظهار آن وَ لَوْ عَلَى بَيْبِلِ الْجَمَالِ مَنْوَبَةٌ بِشَانِهِ

و خَلْوَتِ. وَاللّٰهُ يُخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ. وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. فرزندان سعاد

و طلب علم و معرفت سرگرم باشند در تربیت آن بیخ وجه دین نه فرمایند. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰى.

کتوب ۱۱۵ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . احقر البریه پس از ادائے سلام و نیاز
و تحیة معروف جناب علیہ می دارد که به درود نوازش نامه سامی مشرف و مکرم گردید . اللہ سبحانہ
و تعالی آن صاحبہ مہربان را در دنیا و آخرت معزز و مکرم دارد و لکن بغیر خود نہ گذارد . آنچه از راه کرم
و فضل مرقوم شده بود کہ شیخ محمد عظیم واعظ و میر محمد فاضل متوکل را دریافته شده در بہرہ شیخ
عطاء اللہ و معارف آگاہ شیخ محمد علیم لپشاور می کہ الحال قلمی نموده شد کہ شیخ عطاء اللہ ہر سال
از زکوٰۃ و روزہ ہا و شہما بزرگ تبرک ازین جانب می رسد . و برائے شیخ عبدالعلیم لپشاور می
کہ الحال در قراول پورہ سکونت دارد از یاران رشیدان این حقیر است و صاحب کشف و حال پدرش
از خلفاء قطب الاقطاب حضرت قبلہ گاہی بود مقصد خدمت علیہ گردیدہ بود . اما نام پدرش شیخ
علیم است و دسے فوت شدہ . و شیخ محمد علیم از یاران فقیر در آن جا کسے نسبت . ظاہر اشتباہ
شدہ باشد . ظاہر آن شیخ عطاء اللہ معلوم نیست کہ از سر کار علیہ چیزے رسیدہ باشد . ظاہر
آن شیخ عطاء اللہ کہ از سر کار شریف بہ اومی رسد او عزیزے دیگر باشد . اللہ تعالی ابواب دینی
و دنیوی را مفتوح دارد ، و مزید بر مزید گرداند . و اہل خیرات را بہ جناب علیہ دائمًا مرزوق و
سیراب سازد . چون قاصد سربراہ و مستعجل بود یہ نصائح زوائد توالت نسبت پرداخت و بکریک
آیت از کلام الہی و یک حدیث از احادیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم . و
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالنَّارُ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ . یعنی اے مردم بترسید و
پرہیز کنید آتش را کہ بہرہم دسے مردم و سنگ است . و این جزاے کسے است کہ در ہولے نفس
و شیطان بیدار است . اگر کسے یک ساعت این خذاب را تفکر نماید حیات دنیا بر دسے تنگ گردد
و از معاصی و لذائذ فانی خود را باز دارد . و آدمی را باید بہ جستجو ہمیشہ متفکر احوال آخرت بود و از خدا

ترسان و از که دار خود شرمندہ باشد برین تقدیر امید بہت بہ تمام و کمال رو بہ آخرت آورد و نجات از عذاب نقد وقت دنی شود بہ جناب نعیم رود . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُكُمْ هَادِمُ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ . یعنی بسیار یادی کنید ویران کننده و قطع کننده لذتہارا و آن موت است . چون فقیر درین ایام بسیار مضبوط و مجروری باشد لاجرم اقتصار برین قدر مرام اقتادہ و بزواندہ توالت نسبت پرداخت . شبہ از شہاد درین نزدیکی بسیار متفکر و متامل بود کہ فردا یا اللہ تعالیٰ بہ این معاصی و شرمندگی چہ معاملہ رود و چہ رو خواهد داد و چہ خواهد شد و چہ حال خواهد گذشت . ندادہ دادہ اند بسیار مراتب شد ترا و باز ندادہ دادہ اند کہ حق تعالیٰ بہ خانہ تو آمدہ است و تو بسیار در تفکر و متوکلے شبہ از شہا چنین و چنان چیز بسیار بہ لطافت بے شمار نواختند دین کلمہ از جملہ تشابہات است چنانچہ مثل آن در احادیث نیز آمدہ است ع شاہا چہ عجب گر بوازندگدارا . الحمد لله کہ درین قسم اوقات نیک بہ دعای خیر دارین آن صاحبہ مہربان مقید است رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین . ع سایہات کم مباد از ہر ماہ از جانب اہل خانہ و عاجزہ و فقیر زاد ہا دہرہ ہمیشہ سلام با نیاز تمام قبول فرمایند .

مکتوب ۱۱۶

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ . احقر البریہ پس از اداسے سلام و نیاز و حکمت معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال دعا گوینان این حدود بکرم آن معبود مستوجب ہزاران حمد و شکر است وَرَأَىٰ نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهُنَّ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ . إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظٍ . ابا افسوس کہ بیج شکر منعم حقیقی جل شانہ ایجا نیاید و غیر از اسباب مجالست و ندامت و معصیت از دست نہ برآمد . مذاب گوناگون در پیش و جز اسے ہر کس

بہ اندازہ عمل خویش، وائے، نہ یک دوائے کہ صد وائے، عجیب معاملہ بہت یا وجود این حال
 ورود الوار و امرار بے شمار کہ لائق گفتار بہت، آن جا ہمہ آن بہت کہ رتر از زبان بہت، یا بجلہ
 بندہ باید شد و پیش از مردن باید مرد، آن جا ہمہ عجز و شکستگی مطلوب بہت، و این احقر ہمیشہ
 بہ دعائے سلامتی ذات بابرکات و ترقی درجات آن صاحبہ مہربان مشغول سلامتی دنیا و دین
 در متابعت سید الاولین و الآخرین بہت و ظہور حقیقت آن بعد دخول جنات لغیم بہت قال
 اللہ تعالیٰ فمن نزل حجاج عن النار فقد فاض و ما الحیوۃ الدنیا الا امتاع الافر و در
 دین میان ہمہ بلا و وہم بہت و عبور بہ صراط مستقیم بہت انہ المیسر لیکل عسیر، و شکر او سبحانہ
 واجب بر تلبیس و کثیر، فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، کسے گوید وقت صبح اللہم اصبح لی
 نعمۃ اذ اصبح من خلقک فمذک و جددک لا شریک لک فلك الحمد و لك الشکر۔
 پس شکر ایزد را ادا کردہ باشد شکر این شب را، اما در شب بجائے اصبح اھسی بگوید، صاحبہ
 سلامت حاملان و لیسہ نیاز صلاح آثار احمد بیگ و الوز بیگ جو آنان صلح اند و از یاران
 این نیر از مدتے رفیق اند عیال می دارند و متوکل محض اند و ساکنان ہمان بلدہ اند و جوہ نیرا
 و مہر است ہر چہ موافق قسمت مشار الیہ میسر شدہ باشد بسیار بہ جا بہت و موجب ثواب زیادہ
 برین اظناب، چون از مشاہدہ عجز بندہ ہائے خدا بے اختیار رحم می آید و بوجد آن استعداد آن
 نہ دارد لاچار مصدرع خدمت علیہ می گردد، و متحیر می شود، اما این ہمہ ذخیرہ آخرت بہت دولت
 یافتہ جاہلان مستعمل بودہ اند، بر ہمین قدر اکتفا رفت و زیادہ نقل احادیث نہ کرد، مدتے بہت
 کہ خیر قدمہ علیہ نہ رسیدہ خاطر حزن تعلق بہت و بہ دعوات نیر مشغول حق تعالی از آفات دنیا
 دین محفوظ دارد و دیر گاہ بکمال غرور فقر و سلامت دارد
 مع سایہ ات کم مباد از سیر ما

مکتوب ۱۱۷

الْحَمْدُ لِلَّهِ يُؤْتِيهِمُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ . خدمتِ مخدوم مہربان سلمہ اللہ
المنان از احقر انام سلام و تحیہ قبول فرمایند و مشتاق صحبت کثیر البہجت دانند و از دعائے خیر
فراموش نہ سازند بجاء فی الاخْبَارِ ثَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلَى الْيَقَارِ
وَ اَنَا لَهُمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا . خلاصہ النسان و ما بہ الامیاز و از این و آن ہمین شوق و عشق و محبت
و تفاوت بہ اعتبار متعلق است ان خیراً فحیراً و ان شراً فقتیراً .

ما بقی تو استخوان و ریشہ	اے برادر تو ہمیں اندیشہ
و ربود خار سے ہمہ تو گلخنی	گر گل اندیشہ کنی تو گلخنی
ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوت	عشق آن شعلہ است در دل چون فروخت
دو نگر زان پس کہ بعد از لاجہ ماند	تیغ لا در قیل غیر حق براند
شاو باش اے عشق شکر کت سوزت	ماند الا اللہ باقی جملہ رفت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى . مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ . نَجَّانَا اللَّهُ وَرَأْيَاكُمْ مِنْ جَمِيعِ
الْبَلِيَّاتِ وَالْآفَاتِ . دیگر از خود چہ گوید و چہ نولید .

فَاَهَا شَقْرًا هَا تَمْرًا هَا	صَوْرَتُ الْعُمَرَاءِ فِي لَهْوٍ وَ لَعِبٍ
تَفَلُّوْا وَ كَلِمًا حَكِيمًا كُنْ	گرمای قلعہ سدیم کنی
بِرَّكَوْهٍ بَكْرِيْمٍ وَ مَا حَمِيْمٍ	ما تم زده چپند فرایم کنی

فَمَنْ نَزَّ حُرَّاحٍ عَنِ النَّارِ وَاَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَاَنَّهُ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْبِ
وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ عَلٰى مَنْ لَدَيْكُمْ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. یہ درود صحیفہ گرامی ذمیفہ سالی
 مسرور و مشرف گشت و مضامین تجستہ آئین آن بہ وضوح پیوست. الحمد لله کہ رابطہ قدیمہ
 معنویہ ملحوظ است و سررشته باطنہ مربوط. و ازین راہ ابواب فتوحات ایما بہ تجدید این
 نسبت فرمودہ بودند. مخدوما.

من اعجم و کم از پنج ہم بسیارے و از پنج کم از پنج نیاید کارے

مع ذلك این معنی موقوف بر صحبت است. و آن خود درین وقت بہ صحبت بعضی موالع غیر معین
 چون یہ مقتضای ارشاد قطب الاقطاب قبلہ گاہی بہ مراقبہ اسم ذات مقید اند و تراج عظمیٰ
 بر آن نمیدہ. مبارک است کہون مراقبہ لفظی و اشبات کہ درین طریقہ علیہ معهود است بانترج
 و ثمرات این دآن در طریقہ ختم حضرات خواجگان کہ براسے دفع بلیات و حل مشکلات کہ از جملہ
 مجربات است. اگر فرصت یافت نوشته خواهد فرستاد انشاء اللہ تعالیٰ. آنچه از گلہ و شکایت
 دوستانہ نوشته اند برجاہ است، اما فقرار ہم جواب ہا است کہ آنکہ در عبور ایشان از کابل
 و این فقیر بہ این حدود اثرے از مہربانی ایشان درین راہ ہما بہ این حال ظاہر نہ کردند تعجب ہا نمودہ
 جواب از رسالہ استغنی آن کہ درین بادشاہ دین پناہ شیخ بالمشافہ بعضی حقائق رسالہ رسول
 ایشان بہ این فقیر بیان نمودند چیز ہا بہ زبان نیز فرمودہ اند کہ نقل تفصیل آن طوسے دارد. چون
 دران وقت فقیر از حقیقت حال واقف نہ بود از راہ علم و دانائی ایشان تعجب و استغنی آن
 نمود. بعد از ان شیخ عبداللہ فرمودند کہ آن رسالہ را پیش ایشان خواہی برد تا مطالعہ نمایند.
 و بر حقائق آن واقف شوند. ہر چند گفتہ شد شیخ مذکور نیادرد. کوچ ہم در میان بود. دران
 فرصت قلیل اطالان بر حقائق و توجیہ آن ہم بعید نمود. و رسالہ استفتار پیش فقیر نیز نیادردہ اند

والآدر اظہار لوازم دو ستہما دام از حق بہ مقتضای حسن ظننی کہ بہ ایشان است تفسیر نمی نمود. و
بر محل نیک مثل مشایخ کرام حمل نمی کرد. چنانچہ علما گفتہ اند، اگر در کلام شخصی لودونہ احتمال کفر
است و یک احتمال عدم آن ترجیح جانب عدم باید داد و ہما امکان مسلمانی را متہم نباید
ساخت قال خیر من قائل ان بعض الظن اثم علی الخصوص چون بحال اہتداع
یافت کہ آن رسالہ ازین قسم امور میرا است چہ عاے این ہمہ مشکوک و شہرہ است. اکنون
ہم تلاقی آن از راہ نوشتن بہ مقصدیان دربار مثل قاضی القضاات و عبدالرحیم خان و غیر
آن کہ از دوستان و معتقدان این سلسلہ علیہ اند. ہر نوع کہ بخاطر شریعت برسد ممکن است
و آن رسالہ را ہم فقیر بہ بید گنجایش است. در کتب فقہ مذکور است اگر زن در بلا مغرب است
و زوج او در بلاد مشرق، و این زن بعد از مفارقت بسیار از زوج حامل شد و فرزند را بُد
بر و تہمت حکم بہ زنا نباید، و فرزند بہ آن مرد منسوب باید ساخت. ظاہر اوست بہ طریق طے ار
میش زن خود آمدہ یا شد و خلوت داشتہ. ہر گاہ علمائے کرام این قدر در حق مسلمان
احتیاط نمودہ اند پس دیگر را انصاف در کار است کہ در حق اصلاحت از علمائے دین و متابعان
سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات نیز جرات و زبان طعن کشایند. با جملہ
کلام شخص را کہ مشکل و متحمل است موافق حال و قال بنصوص او صرفت باید. اگر آن شخص صاحب
علم و برجادہ شرع مستقیم است محل کلام او بر محل نیک لازم و کار عالم محکم است کما هو
الظہیر فی مثل هذا الكلام الصادق من العلماء الثمینین و الا و لیاء
الکاملین. بل فی کلام الا پیاء و المر سیدین بل کلام رب العالمین. اگر آن شخص
جاہل و زندیق است کلام او مردود حقیقی است و جواب از عدم پرسش احوال آن کہ این فقیر
بناوہد استماع بعضہ احوال خلالت متوقع از انواہ بعضہ رجال قصد مصمم پرسش و تفسیر

احوال ایشان داشت، درین اثنا امر اسلہ شریف رسید مسرت با بخشید. ہرچہ دل میخواست لظہور
 رسید. و آنچه از راہ مہربانی در تصدی جواب شہادت بر کلمات قدسی آیات، حضرت قطب ربانی مجتہد
 سبحانی قدس اللہ سرہ نوشتہ بودہ اند، کرم و لطف فرمودہ اند از مثل شاہ غریبان و قدر شناسان ہمین
 معنی متوقع است و جواب آن شہادت نزد عالم منصف نظر من شمس است، و کمال علم و تقوی و دوع و اتباع
 شیخ و استقامت بر طریق اہل سنت و جماعت آن حضرت و منتسیان ایشان کہ در اطراف و اکناف عالم منتشر
 اند در آفاق مہربان است. چنانچہ این معنی از مکتوبات شریف ایشان بر وجہ اتم و کمال واضح است فالہم
 احق با و اظہار الصواب و تصدی مخلصان آن حضرت چہ در عرب چہ در عجم درین باب رسالہا نوشتہ اند
 و از راہ روایت و درایت و کمال تحقیق و تدقیق حل شہادت نمودہ اند و جوابا فرمودہ، بلکہ آن حضرت ہر جا
 درین قسم کلمات خود حل شہادت فرمودہ اند و رفع اشکال نمودہ کما لا یخفی علی الناظرین فی کلامہ.
 ہرچہ نسبت بکلام دیگر مشایخ در کلام ایشان این قسم مشابہات بسیار کم اند و شطہیات دیگران بسیار ظاہر و
 محکم اند مثل قول البساطی سبحانی ما اعظم شانی و "لوانی ارفع من لوائے محمد" الی غیر ذلک من شطہیات
 التي لا تعد ولا تحصى المنقولہ من کلام مشایخ العظام و اولیاء الکرام. غیب ازین جماعت کہ امر معروف
 و نہی منکر را بر اہل این طریقہ علیہ کہ در اتباع سنت سنیہ مہربان مثل اند منعم و انستہ اند و بہ فساق و فجار کہ عالم
 از انہا پرست کارے نہ دارند. اگر نسبت حقانی است پس چرا از دیگران اصرار می کنند بل معتقد اہل
 شطہیات دیگران اند. و شنیدمی شود کہ خود بہ عقائد فاسدہ و اغمال باطلہ و نسبت مشرب مبتلا اند.
 ازین راہ بہ اہل قشرع معاندانہ و بہ این بہانہ ایداع ایشان می خواہند. مگر رہ آنہا گفتہ شد کہ اگر
 مقصد اظہار حق است بیامید خدا کرہ علمی نمایند ہر کہ بر حق ظاہر شود و قابل طعن بود، دیگرے را ارشاد
 و ہدایت کند و درین باب پیچ جواب نمی رسید. و انا اولیٰ اہم نعلیٰ ہدیٰ اذ فی ضلئل ہبین. بخود ما
 میسخت چنانہذا عطار اللہ کہ درین دیار غریب الوجود است و از یاران مخصوص پیچ حرف نامناسب از جانب

آن مکرّم پیش فقیر ظاهر نہ کردہ اند و زبان ازین قسم امور بستہ . فقیر را نیز خواہ خود شناسند و مشتاق دانند
 لَعَلَّ اللّٰهُ يُجِدِّثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

مکتوب ۱۱۹

الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَوْلِيَّتِهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّتِهِ . عنایت نامہ نامی آن صاحبہ مہربان فاطمہ زہرا
 سلمہ اللہ المنان معزز و مشرف ساخت الدنیا مزرعة الاجرة . ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا
 یافت . مبلغ چہار صد روپیہ کہ ہمیشہ ات مرحمت شدہ بود بوقت رسید دعائے نیک بہ آن جناز
 علیہ وقت سحر کہ محل اجابت دعا است و ہنگام توبہ و تفرغ و اتجا و بکار نمود ، اللہ تعالیٰ بہ فضل خویش
 قبول نماید ، و بر آن بفرزاید ، دین عاہمی را نیز بہ طفیل حبیب خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل مقبول
 و بندگان خود سازد و محرم بارگاہ خود گرداند و ما ذلک علی اللہ یجوز . و ہر چند از دعائے خود شرمند
 است کہ خود را قابل آن نہ داند ، و بدترین خلایق می شمارد ، اما از آن چارہ نہ دارد .

گر بدم یا کہ نیک از آن تو ام بستہ طعمہ زہ خوان تو ام

در حدیث است کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ کسی کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالیٰ بر او
 غضب [ناک] می شود . ہر چند الحاج نماید حق سبحانہ و تعالیٰ را خوش می آید . و محبوب ترین نزد خدا
 بیل و علا دعائے عافیت است . ہر چہ خواہد از غنی مطلق خواہد حتی کہ اگر نیک طعام باشد ہم از جوید
 غنی مطلق دوست ، دیگران ہمہ فقیر اند . فقیرے کہ از فقر سوال کند بسیار بے جا و ناروا است . واللہ
 هُوَ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ . با بخل بندہ باید شد و از خواہگی خود باید گذشت . بندگی و خواہگی با ہم
 جمع نمی شود . خدا ندی و کبریائی بیکے را معلّم است . و دیگران را این دعویٰ غیر متوقع است . بگویند
 حضرت خواہ نقش بند را قدس سرہ غلام و کثیرک نہ بودہ است ، ایشان را از ان پرسیدند ، فرمودند
 بندگی با خواہگی راست نیاید ، و نیز از ایشان شخصی طلب کرکات کرد . فرمودند ازین زیادہ کہ ام کرکات

است کہ یہ این بار گناہان پر روئے زمین می گردیم۔ حضرت شیخ عبدالقادر راقدس سرہ دیدند کہ
 استار کعبہ گرفتہ می گوید، خداوند ادر در روز قیامت نابینا بر انگیز کہ بروئے نیکان شرمندہ نشوم۔
 عجب معاملہ است۔ ہر چند این عاجز قصور خود بیشتر دید قبول از آن درگاہ والا زیادہ تر دید۔ و این با اختیار
 این کس است بلکہ از راہ عطاے آن طرف است۔ بالجملہ کار باید کرد و از تذکر گناہان و عذاب بے پایان
 گریان و بریان باید بود و در می نہ باید آسود، خصوصاً وقت سحر کہ وقت نزول رحمت است، و توبہ و
 زاری در ان وقت قریب بہ اجابت است۔ در حدیث است، اگر یک کس گریہ کند در قومے ہر آئینہ حق تقا
 از رحمت تمام آن قوم را بگریہ او خوش گرداند۔

لب خشک شرکان تر یافتند
 یانگ زد کردم اگر چہ وہ کس است

متاعے کزین رہ گذر یافتند
 بس کنم خود زیرکان را این بس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی سِنِّ اَشْبَعِ الْهَدٰی .

مکتوب ۱۲۰۔

الحمد لله والسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی . احقر بر یہ پس از سلام دنیا رو تحیہ
 مصدر خدمت علیہ صاحب مہربان مریم زمان سلمنا المنان کی کرد کہ این احقر مطالعہ کتاب مشکوٰۃ
 المصابیح کہ کتاب بزرگ است، در حدیث مشہور و معروف، می کرد و این حدیث کہ شتمل بر فوائد عظمی
 و مضایح کبری است بہ نظر آمد، خواست کہ آن را بہ طریق تحفہ بخدمت علیہ بہ فرستد۔ چون غنبت حدیث
 مذکور ایشان کہ بہ این امور نشان سعادت است بسیار می بیند۔ از ان جا کہ حدیث مذکور عربی است
 ترجمہ ایکی را نوشتہ فرستاد۔ اللہ تعالیٰ مؤثر ہا گرداناد۔ و ترجمہ حدیث شریف این است :-
 روایت است از معاذ جبل، کہ بازداشتہ شد از ما پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در یک وقت با بد
 لذت نماز۔ یعنی آن حضرت در وقت معتاد بیرون نیامد، تا نزدیک بودیم کہ بی نیم طلوع آفتاب را۔

پس بیرون آمد از خانہ شتابان، پس تکبیر بر آوردہ شد بر اسے نماز، پس نماز بگذاردند پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سبک و شتابان بہ خلایق عادت شریف در نماز بآیداد۔ چون سلام داد۔ خواند
یہ آواز بلند و گفت مارا، بر جاسے خود باشید، در جہا ہاسے کہ صفحا بستہ اید بر اسے نماز، چنانچہ
مانستہ بودیم۔ پس گشت روسے آن حضرت بہ جانب ما۔ یعنی روسے مبارک خود را بہ طرف ما گردانید
پس گفت، آگاہ باشید بہ درستی کہ من خبری دہم شمارا کہ چہ چیز باز داشتہ مرا از شما در نماز بآیداد۔
بہ درستی کہ بر خاتم پارہ شب چنانچہ عادت بود در بوجاستن از نماز تہجد۔ پس وضو کردم و بگذاردم
از اچہ متقدر بود پس خواستم کہ روم بر اسے نماز تا آنکہ گران شدم، پس ناگاہ می بینم کہ با من پروردگار خود
در نیکو صورتی بہت۔ ولے این بیان صفت حق بہت یا حالت خود؟ اگر بیان صفت حق بہت پس
مراد از صورت اوست تعالیٰ در نیکو صفت و شانے۔ و اگر صفت حالت خود بہت فلا اشکال یعنی
من در ان حالت صفت خوب و صورت مرغوب بودم۔ پس گفت پروردگار یا محمد! گفتم
لَبَّيْكَ یعنی استادہ ام در خدمت، چہ می فرمائی اسے پروردگار من؟ گفت در چہ چیز بحث و نزاع
می کنند فرشتگان۔ مراد بہت کہ کدام اعمال اند کہ فرشتگان در فضیلت آن بحث و گفتگو دارند
یا بر دشمن آن بجاسے قبول منازعت و متابعت دارند۔ یعنی ہر یک فرشتہ با دیگرے گفتگو دارد
کہ من بہت نمودہ ام این را برداشتہ بجاسے قبول، یعنی در اینجا کہ اعمال حسنہ قبول می شوند بریم، تا
در سبقت دشمن آن اعمال با یک دیگر بحث دارند یا رشک می برند بر آدمیان کہ بہ آن کمال فصاحت
یا وجود شہوات جسمانی مخصوص و متمیزی شوند۔ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نمی یابم و نمی
دانم۔ گفت این کلمہ را پروردگار پرسید از من۔ باز گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس دیدم
پروردگار تعالیٰ کہ نہادہ بہت دست خود را در میان ہر دو شانہ من تا آنکہ یافتم سردی و راحت و
انگشتان خود را در دستان خود۔ پس ظاہر شد در دشمن گشت مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را

پس گفت یا محمد! گفتم بنبیؐ۔ گفت در چه چیز خصومت می کنند ملائکه ملائکه علی که فرشتگان باشند؟
گفتم خصومت می کنند در کفارات یعنی عملها سے کہ کفارات گناہان گذشتہ می شوند، و گناہان را
بدرمی کنند۔ گفت پروردگار من چه چیز اند و کدام اعمال اند کہ کفارات گناہان اند۔ فرمود کفارات
گناہان سه چیز اند۔ یکے رفتن بپایہا سے بہ سو سے جماعت ہا سے نماز۔ یعنی ہر قدر کہ از راہ دور برائے
حصول نماز جماعت بیاید ہماں قدر بہ آن بشارت عظمیٰ مشرف گردد۔ و دیگر نشستن در مسجد ہا بعد از نماز ہا
در انتظار نماز دیگر و کاشکی میراب کردن وضو در حالت کہ ناخوش می دارد طبیعت استعمال آب را۔
چنانچہ در سرا و بیماری۔ پس گفت بعد از ان در چه چیز خصومت می کنند؟ فرمود در درجات یعنی عملها
کہ ثواب قرب الہی تعالیٰ اندران بیشتر گردد۔ پس گفت خدا سے تعالیٰ در چه چیز کدام درجات دید؟ فرمود
(مثلاً) درجات خورامیدن طعام عام بہت و نفع آن دیگر ترقی کردن..... و بگردم نخلق و لطف بودن و
باز بردستان و شکستہ دلان درستی نہ نمودن۔ دیگر نماز کردن بہت بہ شب و حال آنکہ مردم در خواب اند۔
گفت پروردگار تعالیٰ سوال کن و طلب از مراد خیرات دعا کن برائے خود و ہر چیز خواہی۔ گفتم دعا کرم این
دعا: اَللّٰهُمَّ اسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ وَ اَنْ تُغْفِرَ لِيْ
وَ تَرْحَمَنِيْ وَ اِذَا اُرُوْتُ فِتْنَةً يَقُوْمُ فِتْنِيْ غَيْرَ مُفْتُونٍ وَ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ
يُّحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ يُقْبَلُ بِنَبِيِّ اِلٰى حُبِّكَ۔ معنی این است۔ خداوند ابرہ درستی من سوال می کنم از تو
کردن نیکی ہارا و گذاشتن کار ہا سے بدرا۔ سوال می کنم دوستی مسکینان را و چون خواہی کہ بندگان
خود را ابتلا و آزمائش و گمراہی بدہی یعنی بلا سے بفرستی کہ بدان بیم و نقص ذروال دین بود، پس بہ میران مرا
اذان کہ گرفتار فتنہ شوم۔ سوال می کنم دوستی کسی کہ او دوست ترا دوست بہت دوستی
مے را کہ نزدیک گرداند مرا بہ دوستی تو۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا حَقٌّ
فَاَدْرُسُوْهَا فَاِنَّهَا حَقٌّ فَاَحْفَظُوْهَا ثُمَّ تَعْلَمُوْهَا۔ (رواہ احمد و الترمذی) وَقَالَ هَذَا

حدیث حسن صحیح پس گفت آن حضرت مرصحا بہ را بعد از ان حدیث این اقوہ کہ دیدم و گفتم راست و درست، پس بخوانید آن را و یاد گیرید معانی و الفاظ آن را بعد از ان تعلیم کنید آن را بہ مردم گفت ترمذی این حدیث حسن صحیح است. صاحب مہربان مرتبہ قرار دہد کہ در ان چند روز است کہ شیخ عبدالرحمن پسر برادر غفران پناہ شیخ سیف الدین با والدہ خود این جا آمدہ در فقیرخانہ می باشد الحال قصد حضرت و مراجعت بہ وطن دارد ہر دو سلام و نیاز تمام بخدمت آن صاحبہ مہربان می رسانند و در و عا مشغول می باشند. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰبَعِ الْہٰدٰی.

مکتوب ۱۲۱

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. احقر برتیبہ پس از اداسے نیاز و سلام و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد کہ چون ماہ مبارک رمضان نزدیک رسیدہ حدیث چند در فضیلت آن با ترجمہ نوشتہ بخدمت عالیہ فرستادہ مطالعہ فرمایند و در کتب کتب آن حد نمایند واللہ الموفق و المعین۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحَدِ یَوْمٍ مِنْ شُعْبَانَ. فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظْلَمْتُكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْہِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَہُ فِرْیَصَۃً وَ قِیَامَ لَیْلَتِہُ لَطْوَعًا مَنْ تَقَرَّبَ بِہِ بِمَخْصَلَتِہِ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدٰی فِرْیَصَۃً فَمَا سِوَاہُ وَ مَنْ اَدٰی فِرْیَصَۃً كَانَ كَمَنْ اَدٰی سَبْعِیْنَ فِرْیَصَۃً فَمَا سِوَاہُ وَ هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ یُعْطِی اللّٰهُ ثَوَابَ الْجَنَّةِ وَ شَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَ شَهْرٌ یَزَادُ فِیْہِ بِرُّ رُوقِ الْمُؤْمِنِ مَنْ قَطَرَ فِیْہِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَۃً وَ لَوْ وَ عَتَّقُ رَقَبَتِہِ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ لَہُ مِثْلُ اَجْرِہِ مِنْ غَيْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَجْرِہِ شَیْءٌ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ كُلُّنَا یَجِدُ مَا نَفْطِرُ الصَّائِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا الْمَثَابُ مِنْ قَطْرِ صَائِمٍ عَلٰی مَدْقَةِ لَبَنِ وَاَشْرَابِہُ مِنْ مَاعٍ وَاَشْرَابِہُ مِنْ مَاعٍ وَاَشْرَابِہُ مِنْ مَاعٍ وَاَشْرَابِہُ مِنْ مَاعٍ

لَا يَظُنُّ أَحَدٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَاحَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ لَهُ وَاعْتَقَ مِنَ النَّارِ. یعنی گفت سلمان فارسی، خواند ما را آن حضرت دسپین روز از ماه شعبان. پس گفت اسے مردمان بہ تحقیق اثرات کرد سایہ انداخت شمارا ماہے بزرگ. ماہے است کہ برکت کردہ است در آن ماہ شبے بہتر از ہزار شب گردانیدہ است. حق تعالی روزہ رمضان را فرض گردانیدہ است و نماز کردن شب را در آن نفل و سنت کسے کہ نزدیکی بوید بر گاہ حق تعالی، درین ماہ بگوید عملے را از نیکی، یعنی نفل باشد، چون کسے کہ بگذارد فرض را در ہر ماہے کہ غیر رمضان است و کسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را در غیر آن ماہ. و ماہ رمضان ماہے است کہ دروے صبر بہت از شہوات نفس، و صبر کردن ثواب آن بہشت است و ماہ رمضان ماہے است کہ دروے غم خواری فقرا و دگر سنگان باید کرد و ماہے است کہ زیادہ کردہ شود دروے رزق مسلمانان. کسے کہ روزہ کشاید در آن روزہ دارے را، یا شد مراد را آمرزیدن گناہان ادا، و سبب آزادی ذات از آتش، یا شد مراد را مانند مزدوری آن روزہ دارے بے آنکہ کم شود از مزدوری و سے چیزے گفتہ اسے پیغمبر خدا نسبت از ماہ کسے یا بن صفت کہ یا تم چیزے را کہ روزہ دار را و تمیم. یعنی ما فقرائیم استطاعت آن نداریم. پس گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم می و بد خداے تعالی این ثواب کسے را کہ روزہ کشاید و روزہ دارے بہ دے از شیر آمیختہ بہ آب یا بہ دے از آب باید و کسے را سیر گرداند روزہ دارے را بنوشاند اورا خداے تعالی از خون من کہ کوثر بہت، نوشاند کہ تشنہ نہ گردد بعد دے ہرگز، تا آنکہ در آید در بہشت و ماہ رمضان ماہے است کہ اول ماہ سبب افاقت رحمت است از جانب حق و میان دے سبب مغفرت و آمرزش گناہان است، و آخر آن آزاد شدن بہت از آتش دوزخ. و کسے کہ خفیف کند از راہ غلام خود در آن، یعنی خدمت کم گیر و بہا مزد خداے تعالی مراد را و آزاد گرداند از آتش. و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمَّ يَدْعُ قَوْلَ النَّارِ وَرَدَّ الْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ

بِه حَاجَةٍ أَنْ يَدَّعِ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. یعنی گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کسی کہ ترک نہ کند
سجین دروغ و عمل دروغ یعنی عمل باطل و منکر و خلاف شرع نیست مر خدا سے را حاجتے بغیر نہایتے در آنکہ
ترک کند وے خوردنی و نوشیدنی خود را و این عبارت از عدم قبول روزه وے بہت. بزرگان گفتہ اند کہ
صوم سہ قسم بہت یکے صوم عوام بہت کہ بر کافہ اناام بہت، و آن نگاہ داشتن بہت خود را از اکل و شرب و غیرہ
کہ در شرع ممنوع بہت. و صوم خواص و آن منع اعضاء و تو اس از لذت و شہوات محرمة و مکروہ بہت
بلکہ از اہناک و فرود رفتن در مباحات نیز از آنچه منافی کسر نفس بہت و تمع ادرست. و صوم اخص الخواص
و آن نگاہ داشتن بہت خود را از چیزے کہ مادون حق بہت و عدم التفات بغیر وے و تعلق بساوا
وے سبحانہ. و نزد بعضے علماء غیبت نیز ناقص صوم بہت و از غیبت و دروغ و عمل باطل نزد علماء
ثواب روزه ساقط می باشد، اگرچہ ادا سے فرض می شود. و عن ابن عمر قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أفضأ قلباً ذهب الظمأ وابتلت العروق ووثبت
الأجر إن شاء اللہ. یعنی بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقتے کہ می کشاد روزه را می فرمود رفت
تشنگی در تشدر گما و ثابت شد اجر و ثواب انشاء اللہ. صاحب مہربان سلامت از کثرت فیوض
و برکات الوار و اسرار ماہ رمضان کہ مشاہدہ و محسوس اہل عرفان بہت چہ بیان نماید کہ از چیز تحریر
و خطیہ تقریر خارج بہت ع کہ بگویم شرح آن بے حد شود. بلکہ اصلاً در شرح و بیان نہ گنجیدہ شے
از ان دریا سے رحمت بہت و منظر آثار و الوار و برکات نامناہی بہت. خصوصاً عشرہ اخیرہ علی
الخصوص شہا سے طاق آن کہ گنجینہ رحمت و کنوز حکمت اند. بہت و ہفتم قدر بسیار مر جو است.
و ظہور الوار و اسرار آن در ان شب بسیار مجرب بہت و بعضے ازین شہا کہ ظہور الوار شرف ورود
یافتہ و در ان صین دست دعا برداشتہ گو یا لیلۃ القدر تمثل بصورتے شدہ بیرون آمد و در یوزہ
دعا ازین احقر بر ایانیز نمودہ سائنا ایتہم لنا نوناً فانا و اعین لنا انک علی کل شیء قدید

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا وَآلِهِ أَجْمَعِينَ .

مکتوب ۱۲۲ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ لَوْلِيَّهِ الْكِبْرِيُّمُ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْعَظِيمِ وَآلِهِ الْكَرِيمِ وَصَحْبِهِ الْفَخِيمِ

به ورود عنایت نامہ سے نامی باکمال الطاف و مہربانی مشرف و مغرز گردید۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ خندہ

خیرات و برکات آن صاحبہ را دیدگاہ بکمال خیر و خوبی بر سر نقرہ سلامت دارد۔ مبلغ پانصد عدد روپیہ

بہ جبت عرس قبلہ گاہی قطب الاقطاب و پیر دستگیر عنایت فرمودہ بودند در عین انتظار رسیدہ فقیر

در عین فکر خود بالفعل استعدا د آن نہ داشت از جاسے قرص نہ خواست۔ الحمد للہ آن صاحبہ مہربان

قدر دان ازین امر فارغ البال ساخته اند۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماید و وسیلہ نجات اخروی گرداند

عجب مواضع است کہ در مجالس عرس بزرگان محسوس و مشاہدہ می گردد کہ ارواح طیبات ایشان

باکمال جاہ و جلال حاضر می شوند، و الوار و برکات ایشان گویا عالم را فرامی گیرند و نہایت

رضائے ایشان درین امر ظاہر می شود۔ امید است کہ این خدمت سبب رضائے مولائے حقیقی

گردد۔ و چہ محبت ایشان عین محبت الہی است و موجب سعادات غیر منہای — در حدیث است کہ

فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ روز قیامت حق تعالیٰ می فرماید کجا اندکسانے کہ برائے رضای من

بذل می کردند کہ امروز سایہ دہم آہنار ازیر عرش خود و دوران روز سایہ نسبت مگر سایہ عرش و نیز

در جاسے دیگر بہ حدیث آمدہ است کسانے کہ برائے خدا محبت دارند روز قیامت آہنار را بر نیز نو

نشانند چنانچہ غبطہ در شک برند از غایت قرب و منزلت پیغمبران و شہیدان۔ حق تعالیٰ بہ فضل

خوش بر محبت حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم و محبت دوستان خود بریاند و بمیراند، و در زمرہ

دوستان خود محشور گرداناد۔ و در ادعیہ ماثورہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعائے نیز

آمدہ است اَللّٰهُمَّ اَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا وَاَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا وَاَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا وَاَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا

اَللّٰهُمَّ اَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا وَاَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا وَاَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا وَاَحِبِّنِيْ مِثْلِكُنَا

بجست می خواشتند و با ہم برائے من می بستند و برائے من

معنی حدیث آن است، خداوند ابرویان مرا مسکین و بمیران مرا مسکین و محشور گردان مرا روز قیامت در گروه مساکین. گویا برای تعلیم امت فرموده است. و در حدیث آمده که پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده اند المرء مفع من احييت. یعنی آدمی یا کسے است که با او محبت دارد. پس محبان و دوستان او تعالی امید است در روز با ایشان باشند و در درجات ایشان شریک بوند. در کتب تفاسیر مذکور و منقول است که روزے صنادید در روستای قریش که کفار بودند با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتند که در مجلس شما درویشان و غلامان می باشند و ما را از ایشان ننگ می آید.

مکتوب ۱۲۳

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. حقایق آگاه برادر وتی حاجی عبد اللہ ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و از دعای خیر فراموش نہ سازند. و این جانب را نیز در دعا دانند. هر کسے مہیات گور و عذاب قیامت پیش از چگونہ بہ جمعیت و آرام بود. نبی دانند کہ فردا کجا مسکن و مادی شود. فریق فی الجنة و فریق فی السعیر. فمن نزع عن الناس و ادخل الجنة فقد قاتل. وقت عمل است نہ هنگام حرص و طول امل. وقت کار است نہ موسم خورد و خواب فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال. نبوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم. فاعملوا ما شئتم ان الله بما تعملون بصیر۔

گوے توفیق معاد در میان افکنده اند کس بہ میدان دینی آید سواران را چه شد

سلاح آثار صوفی قربان را بہ آن دغدہ کہ شہاد در شاہجہان آباد بہ او نموده بودید بہ شما فرستادہ شد، یقین کہ مطابق موعودہ در حق او کمال سعی خواہند نمود کہ کامیاب و شکر گزار آید کہ حصول این معنی با کمال مسرت این جانب است. زیادہ درین باب چه مبالغہ رود و جمیع یاران را طریق سلام رسانند۔ ہمہ یاران را خوش باشی خوانند و دامنہا بیاد حق جل و علی باشند و صحبت برادر عزیز حاجی عبد اللہ را

مفتنم دانند و بجلقه ذکر حاجی مذکور ملازم بوند سلام ز فقیر زاد ابوالاعلیٰ حاجی را و جمیع یاران را سلام

خوانند و السلام.

مکتوب ۱۲۲

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. حقایق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین، و شرافت و سعادت دستگاہان، نوز و زنیک و بهرام نیک و پر نظر نیک و جمیع یاران خوش باشی ازین فقیر سلام منت انجام خوانند و مشتاق دانند. خلاصه النسان و ما به الامتیاز او از این و آن مشوق و عشق و محبت است و تفاوت در افراد النسان به اعتبار متعلق است، اِنْ خَيْرًا فَخَيْرًا و اِنْ شَرًّا فَشَرًّا. اگر بهتر است نتیجه آن قرب معرفت است و الا ندامت و حسرت. خوش گفت مولوی معنوی: سه

عشق آن شعله است کوی چون بر فروخت

هر چه بخر معشوق باشد جمله سوخت

تیغ لا در قتل غیر حق براند

فکر کن زان پس که بعد از لاجه ماند

ماند الا الله باقی جمله رفت

باشد

مدتی است که از خبر صحت و سلامتی آن عزیزان اطلاعی ندارد. بهر حال هر جا که باشند در یاد حق جل و علا و از احوال فرحت کمال خود نویسان بوند که این معنی باعث تسلی خاطر این جانب است. خاطر این فقیر از حرج و مرج به فکر تنگ آمده بود. با وجودی که بادشاه دین پناه از کمال اخلاص و عنایت از خود جدا نمی فرمود بهر وجه خصمت گرفته چون راه دریا تا حال مسدود بود از هم کفار فرنگ ازین سبب زیارت حرمین الشریفین که از وطن کیمیم بود آن عازم به طرف دکن شده مشرف نه گردید الا چار غمیت به این طرف نبود لکن الحمد که بجز و عافیت بتاریخ نهم شهر رمضان المبارک با فرزند و مستعلقان داخل ثنا بجهان آباد گردید چون ایام کار خیر عاجزه نزدیک رسیده است بنا بر آن به همت بعضی از لوازمات آن دهم از مکر برسات چند ماه در آن جا اقامت نموده هر گاه که راه هاسه خشک شوند امید است که در مهر سهند رفته ازین مکر

فارغ شوند، ازان جا کہ بعض لوازمات این امر ازان جمله یک راسل است کہ قسم اول و خوب باشد ضرور در کار است. بنا بر آن محض از برائے اطلاع این معنی قاصداً جوہرہ دار نیز داده و عزیزان فرستاده شدند چون درین ایام آمدن فرزندی خواہر الوالا علی دران دیار شدہ است، در لوازمات این خیر ہر قدر کہ گنہ گری در تصدیح بر یاران ہم چندان نہ شود سعی نمایند و بہ جمع یاران طریق سلام خوانند.

مکتوب ۱۲۵

الحمد لله والسلام على عباده الدين اصطفى. فرزند سعادت مند شیخ محمد زبیر جو ازین فقیر سلام خوانند و سلامتی در ترک متعمصی دانند بجناب قدس خداوندی جل شانہ استناسند. مکتوب مرغوب آن فرزند مشتمل بر احوال بلند مقال و مقامات ارتہند رسیدنوش ساخت ع
اس وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

مرقوم بود کہ طہم گردید دنیا ترا حکم آخرت دادیم، این امر از ملہات بزرگان است، و معنی آن حضرت ایشان مفصل فرمودہ اند و ما ذلک علی اللہ یجزئنا. و نیز نوشتہ اند کہ بعضی اوقات آن قدر اسرارہ محبوبیت در میان می آید کہ قریب است کہ دران وقت عاشق خود گردد. بہ فقیر ہم در وقت ظہور اسرارہ محبوبیت حالتی روی دہد کہ از حیطہ بیان خارج است، کہ بگویم شرح آن بچپہ شود. بلکہ آن اسرارہ از غایت علو و لطافت از اسرار لازم الاستتار است. در حیرت کہ این اسرار قطره است از بحار اسرارہ محبوبیت، محبوب مطلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است. پس آن اسرار چون خواہد و اللہ یحکم
بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. و منصبی قلبیت بیک است و در را گنجایش ندارد
مگر از راہ نیابت، عجب ہزار عجب کہ بگویم جوہر دیگر اہل حقوق را سلام نہ نوشتند مضی کا مضی باز این
چنین نہ شود. از جانب اہل حقوق سلام برسد، بجاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبداللہ دہر کہ
از یاران آن جا باشند سلام. ہمہ بیاد حق جل و علی باشند

ہرچیز ذکر خدا سے احسن بہت گر شکر خوردن بود جان کندن بہت

تشنیدہ کہ بہرام بیگ خوش باشی یک اسپ نیاز کردہ، اگر راست و درست بہت آن را فروختہ قیمت او

خواہند آورد۔

مکتوب ۱۲۶۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين صنفتي. مکتوب فرزند شیخ محمد زبیر زاد اللہ غرہ
و توفیقہ خوش وقت ساخت۔ نوشتہ بودند کہ بعضی یاران منصب قطبیت بہ طریق نیابت در حق بعضی
یاران از زبان بن فقیر نقل می کردند۔ داین فقیر از زبان شہاد حق خود مکر شنیدہ در کتب خود نیز در
مادہ خود یافتہ معلوم آن فرزند باد کہ این فقیر دیگر از این بشارت اصلاً یاد نہ دارد۔ در مادہ شما کہ
از راہ در اثنت بہ این امر عظیم و خیر حق آید، می تواند کہ باشد۔ نیز مرقوم بود کہ در بعضی اوقات خود را
بہ طریق در اثنت منظر آن رحمت کہ سید المرسلین الاولین والاخرین در قرآن مجید بہ آن مبشر ساختہ اند کہ
وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ می باید کہ فرزند من، اگرچہ این بزرگ بہت امان شاہان پر محب
گر بنوازند گدازا، کہ بعضی اوقات آن قد فتح و زلال در میان می آید کہ نوشتن راست نیاید مبارک باد
و تفصیل آن در حضور اظہار کرد و الباقی عند الباقی انشاء اللہ الباقی۔ والدہ شہاد ہمیشہ و غلام احمد
سلامت بہ استقامت باشند۔

مکتوب ۱۲۷۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين صنفتي. مکتوب مرغوب فرزند از محمد زبیر زاد اللہ
غرہ و توفیقہ رسیدن نمازین بہ فنوع پیوست۔ الحمد لله سبحانه على اذالك وعلى جميع نعمائه۔ فقیر
ازین احوالات و اردات شہادش از نوشتن ظاہر متوقع بود، الحمد لله سبحانه کہ معلوم شہادش نیز گرد
معاظرت قطبیت از راہ کمالات آن از راہ نیابت فقیر بودہ باشد والا ازین منصب کس نمی شود و ظهور

امرار قومیت و محبوبیت و خلعت دیگر موروثی عظیم ہمہ ممکن بلکہ واقع انشاء اللہ تعالیٰ وَالْغَيْبُ عِنْدَ
 اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ۔ بہ والدہ و ہمیشہ خود سلام فقیر سانسند و علی الدوام در دعائے حصول خیرات خود ہا و
 اشتیاق لقاد انند۔ فرزند می غلام احمد بکمال دارین موصول باد بالتون والصاد والسلام و علیہ
 السلوٰۃ والسلام تلافی زلات گذشتہ شود و قبول درگاہ اعلیٰ گردد۔ این تصدیقہ درین نزدیکی مصمم شدہ
 بود۔ اما چون کار خیر عاجزہ فرزند می ابوالاعلیٰ در میان آمد و همچنین مواقع دیگر از احوال اہلیہ فرزند می محمد
 وغیر آن علاوہ آن گشت تا فراغ ازین امور و رفع موانع آن چند ماہ دیگر درین دیار توقف روئے داد
 این غم مصمم بہت تاد عالم غیب چہ مقدس بہت اللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا
 مِنْ خُرَايِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ بیہات سے

گر بماندیم زندہ بر دوزیم

داسنے کز فراق چاک شدہ

در بر فتنیم عذرها پندیر
 اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ
 اشتیاق ملاقات گرامی چہ نگار دحق تعالیٰ بہ حسن الوجہ میسر گردانند۔ بہر حال این فقیر آثار اللیل و
 اطراف النہار بہ دعائے خیریت المکریم و معزز فرزند ان و متعلقان در رنگ فرزند ان خود مشغول، و از
 آن کرم نیز متوقع این معنی دارد۔

می تواند کہ دہد اشک مرا برین قبول

آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را
 مخدوما، شنیدہ شد کہ خوشی کہ غائب بود فوت شدہ فرزند می چنانچہ گوئی ہیج نہ دیدہ، چون آدمی مدنی
 الطبع بہت، و آن نور چشم در عنقوان شباب بہت درین امر مرہ ثانیہ از سنن بزرگان اگر بخاطر شریف درجا
 معقول این امر سنوی برسد از کمال اسلام بہت و اقدام بران سنت رضاے رحمان بہت باقی اختیار
 بہ آن مہربان بہت۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ صُطِفِي بِحَقَائِقِ وَمَعَارِفِ آكَاةِ اخْوِي اخْوِي
 حاجی احمرین حاجی حبیب اللہ لائزال کاسمہ حَسْبُنَا اللهُ سُبْحَانَهُ. ازین درویش دل ریش سلام
 سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق شناسند. بزرگے گفتے ان اَمْرَدَتْ سَلَامَةً سَلَامَةً عَلَى الدُّنْيَا
 وَان اَمْرَدَتْ الْكِرَامَةَ كِبْرًا عَلَى الْاٰخِرَةِ. یعنی اگر سلامت خواہی سلام گو بردنیا و دعاء سازان را
 و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت بلیغ گو دے آن مباحث قول بزرگ بر آن است کہ خواہ آخرت را، و
 طالب مولا جل و علی باش، نہ باین معنی کہ بکار آخرت نہ پرداز، بلکہ منظور نظر او اذان جز حق سبحانہ و
 دگر نہ باشد. ہیبات سے

صَوَفْتُ الْعُمُرَ فِي كَرِيهِ وَرَبِيبِ فَاهَا شَرُّ اَهَا شَرُّ اَهَا

عجب معاملہ ایست کہ بیا آن ہمہ خرابی و شرمندگی خجالت از صورت عمر در بطالت کما ہی چنان آورد
 عنایات بے غایات او سجات خود را می یابد کہ زبان قلم در تحریر آن نمی باشد خصوصاً در ماہ مبارک
 رمضان چندان وقائق و اسرار خلعت و محبت و محبوبیت پے در پے بہادر نماز تراویح شرف ورود
 یافت کہ بے طاقت ساخت و زبان انہار آن نہ داشت. شب بسیت و مہتمم آن لیلۃ القدر پس این کار
 آسان بہت ہندہ شدن بسیار محال بہت. الہی ہندہ بساز. کار امروز بہ فردا ہنداز کہ هَلْكَ
 الْمُسَوِّفُونَ یعنی ہلاک شدند کسانے کہ در تاخیری اندازند اعمال خیر را، و کار آخرت را بر فردا نیاید
 انداخت. و کار دنیا سهل بہت. وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 اجمعین، وَسَلَّمَ سَلَامًا كَثِيرًا.

مکتوب

ق ۲۲۹

ط م پ ب لا س ر ی